وللہ الحمد
تاریخِ شعروادب کا بے مثال شاہکار
(حمدیہ کلام جس کے کسی لفظ پر کوئی نقطہ نہیں)
خورشید ناظر

بسم الله الرحمن الرحيم
لا اله الا الله محمد رسول الله

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ

وَلِلّٰہِ الحَمدُ

تاریخِ شعروادب کا بے مثال شاہ کار

(حمدیہ کلام جس کے کسی لفظ پر کوئی نقطہ نہیں)

خورشید ناظر

منظوم سیرت نگار "بلغ العلیٰ بکمالہٖ" منظوم شرح نگار "اسماء الحسنیٰ" اور
حضرت محمد ﷺ کے پاک ناموں کی منفرد منظوم شرح "حسنت جمیع خصالہٖ"

مجلس
اردو ...... بہاول پور

موبائل نمبر ۰۳۰۱-۷۷۹۷۷۲۳

نام کتاب	وللہ الحمد
شاعر	خورشید ناظر
سرورق	ریاض حسین بھٹہ
کمپوزنگ	ریاض حسین بھٹہ
سالِ اشاعت	۲۰۱۷ء
ناشر	اردو مجلس۔ بہاول پور
طباعت	پرنٹ ایکسپریس پرنٹرز رحیم یار خاں

انتساب

مَیں انتہائی محبت، عقیدت اور انکسار
میں ڈوبی ہوئی اپنی اس کوشش کو بصد ادب
اپنے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے
نام کرتا ہوں جن کا یہ احسان بہرصورت
عظیم ترین ہے کہ اُنھوںؐ نے ہمیں اللہ
کریم و رحیم کی پہچان اور اُن سے محبت
کرنے کا سلیقہ اور طریقہ عطا فرمایا۔

خورشید ناظر

کوائف

نام	خورشید احمد
قلمی نام	خورشید ناظرؔ
والد کا نام	غلام نبی
تاریخِ پیدائش	۲ جنوری ۱۹۴۴ء
مقامِ پیدائش	بہاول پور
تعلیم	بی کام
تصانیف	۱۔کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی روّیے (تنقید) (صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ یافتہ)
	۲۔ پانچ درسی کتب
	۳۔ ہر قدم روشنی (سفر نامۂ حج)
	۴۔ خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ (تنقید)
	۵۔ بلغ العلیٰ بکمالہٖ (منظوم سیرت پاک)
	۶۔منظوم شرح اسماءِ الحسنیٰ
	۷۔حسنت جمیع خصالہٖ (حضرت محمد ﷺ کے پاک ناموں کی منظوم شرح)

زیرِ ترتیب کتب	حمدیہ ونعتیہ مجموعہ اور دو شعری مجموعے
شائع شدہ	ا۔ ملک کے مختلف ادبی جرائد واخبارات میں تنقیدی
نگارشات	مضامین، تخلیقاتِ نظم ونثر
	۲۔ اخباری کالم
	۳۔ بحیثیت مرتبِ اعلیٰ ''حروف'' چار شمارے
	۴۔ مشترکہ شعری مجموعہ ''کرنیں''
سماجی خدمات	ا۔ ممبر میونسپل کارپوریشن بہاول پور (۱۹۸۸۔۱۹۹۲)
	۲۔ ممبر تعلیمی مشاورتی بورڈ ضلع بہاول پور
	۳۔ ممبر پرائس کنٹرول کمیٹی ضلع بہاول پور
	۴۔ ممبر کنزیومر کونسل ضلع بہاول پور
	۵۔ ممبر رائٹر ویلفیئر فنڈ، حکومت پنجاب،
	بہاول پور ڈویژن
ایوارڈ	اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی طرف سے
	صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ
پتا	۳۳۴۔سی سیٹلائٹ ٹاؤن بہاول پور
موبائل	۰۳۳۴۔۷۰۷۳۲۴۴

❁❁❁❁

فہرست

❁❁❁❁

ایں سعادت ---

خورشید ناظر اگر لاہور یا کراچی جیسے شہر کے متوطن ہوتے تو ان کی شہرت ادب سے لگاؤ رکھنے والے ہر کہ ومہ تک پہنچ چکی ہوتی۔ ادبی مراکز سے دُور افتادہ بہاول پور میں سکونت رکھنے اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ سے ان کی نظم ونثر اپنے اردگرد کے علاقے سے نکل کر دور تک نہیں پہنچی لیکن تا بہ کے:

نگاہیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانے میں
کہیں چھپتا ہے اکبر پھول، پتوں میں نہاں ہو کر

خورشید ناظر روشِ عام پر گامزن ہونے سے احتراز کرتے ہیں۔ وہ شعرائے ماضی و حال کی تقلید کرنے کی بجائے اپنا راستہ خود بناتے ہیں۔

راہِ خود را از مژہ کاویدہ ای

ان کی زیرِ نظر تخلیقی کاوش ایک فراموش کردہ صنفِ شعر اور از یادِ رفتہ صنعتِ شعری کے احیا کی کامیاب کوشش ہے۔ حمد یہ شاعری کا یہ مجموعہ ''وللہ الحمد'' ایک حمدِ مسلسل بعنوان ''مرا اللہ، مرا ہادی، مرا مولا'' اور ایک طویل نظم اور غزل کی ہیئت میں کہی گئی اکتالیس حمدوں پر مشتمل ہے۔ حمد یہ اشعار کی تعداد گیارہ سو کے لگ بھگ ہے۔ حمدِ مسلسل سات سو چھیاسی اشعار کے مبارک عدد پر مشتمل ہے اور یہ مجموعہ صنعتِ غیر منقوطہ میں ہے۔ غیر منقوطہ اسلوب میں شعر گوئی یا نثر نگاری کسی پہاڑ کی بلند چوٹی کو سر کرنے کے مترادف ہے۔ یہ کام اتنا دشوار ہے کہ بہت کم اساتذۂ فن نے ادھر التفات کیا ہے۔ سید انشاء کا مختصر دیوانِ غزل اور مختصر رسالہ سلک گوہر غالباً اردو میں غیر منقوطہ کلام کی اولیں مثالیں ہیں لیکن انشاء کے ہاں اس قسم کے اشعار کی تعداد محض تین سو کے لگ بھگ ہے۔ دوسری اہم کاوش مشہور مرثیہ نگار سلامت علی دبیر کی ہے جنھوں نے مراثی اور بعض دیگر اصناف میں اپنی قادر الکلامی کا جوہر دکھایا ہے اور پانچ سو پچاس کے قریب بے نقط اشعار لکھ ڈالے ہیں مگر خورشید ناظر نے تقریباً گیارہ سو شعر کہے ہیں۔ زیادہ اِمکان یہی ہے کہ اس صنعت میں اِن سے زیادہ اشعار کسی اردو شاعر نے تخلیق نہیں کیے۔ یہ بہت بڑی

سعادت ہے جو اُنھیں نصیب ہوئی ہے اور وہ بھی حمد یہ شاعری کی صورت میں ۔اس کے بارے میں کہا گیا ہے:

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس صنعت میں چند شعر لکھنا بہت مشکل ہے چہ جائے کہ سینکڑوں اشعار قلمبند کرنا۔اردو حروف میں آدھوں آدھا ایسے ہیں جن پر نقطے لگانے پڑتے ہیں۔نظم یا نثر کو محض بے نقط الفاظ کی مدد سے لکھنا بہت مشکل کام ہے اور ادھر اساتذہ کے عدم التفات کی وجہ یہی دشواری ہے لیکن خورشید ناظر نے یہ مشکل کام خاصی سہولت سے سرانجام دے ڈالا ہے۔

اس مجموعے میں کئی اصناف اور کئی بحور استعمال ہوئی ہیں جو اس وجہ سے ضروری ہیں کہ یکسانیت خواہ سحر آمیز ہو پھر بھی کبھی نہ کبھی ملال انگیز ہو جاتی ہے مگر خورشید ناظر نے مثنوی، مسدس (دو مثلثات کی یکجائی)،قصیدہ (یا قطعہ) ترجیع بند وغیرہ کی ہئیتیں استعمال کی ہیں اور بحور میں بھی رنگا رنگی اختیار کی ہے۔اس طرح یہ پورا مجموعہ موضوع کی وحدانیت کے باوجود تنوع کی دلکشی سموئے ہوئے ہے۔کہنے کی ضرورت

نہیں ہے کہ حمد کا سب سے بڑا ماخذ قرآنِ مجید ہے۔ احادیثِ مبارکہ اور ارشاداتِ اصحابِ کبار و اولیائے عظام بھی قرآنِ عظیم کی تشریحات سے تجاوز نہیں کرتے۔ اللہ کے تمام صفاتی نام اُسی ذاتِ واحد کی طرف ہمیں متوجہ کرتے ہیں۔ خورشید ناظر نے بھی انھی مآخذ سے استفادہ کیا ہے اور اس انداز میں کہ مطالعے، تجربے اور تصور کو ملا جلا کر ایک کر دیا ہے اور اس طرح یہ اہم حمدیہ مجموعہ تیار ہوا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا
پروفیسر امیریٹس (اردو)، سابق پرنسپل اورینٹل کالج،
ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ،
ڈائریکٹر ادارۂ تاریخِ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک و ہند
پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ایک اور سنگِ میل

کوئی پوچھے کہ بہاول پور میں سب سے زیادہ کس نے لکھا اور کہا اور کس معیار کا لکھا تو میرا صاف ستھرا اور بے لاگ و بلا خوفِ تردید جواب ہوگا کہ اردو مجلس بہاول پور کے نثر نگار، ادیب اور شاعر خورشید ناظر نے سب سے زیادہ لفظ، مجلّے اور شعر لکھے اور کہے اور جو کچھ لکھا وہ ہر اعتبار سے بہترین ہے۔ اس وقت میرے پیشِ نظر وہ سب لفظ نہیں ہیں جو انھوں نے ریڈیو پاکستان کے لیے لکھے نہ وہ لفظ جو میونسپل کارپوریشن بہاول پور وغیرہ کی کارروائیوں میں شامل ہیں اور نہ ہی وہ صفحات و کتب ہیں جو خورشید ناظر نے نصابی ضروریات کے مطابق لکھے اور تحریر کی ہیں۔

میرے پیشِ نظر تو بہاول پور کے مختلف اخبارات میں مطبوعہ اُن کے وہ کالم ہیں جن میں شہر بہاول پور، ملکِ پاکستان اور ملتِ

ِ اسلامیہ کے عمومی مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر ان کالموں کو زمانی ترتیب سے یک جا کر دیا جائے تو ایک طرف تو بہاول پور کی تاریخ کا ایک باب مکمل ہو جائے گا اور دوسری طرف پاکستان وملت اسلامیہ کے سلگتے ہوئے مسائل سامنے آ جائیں گے لیکن یہ خورشید ناظر کا ایسا کارنامہ نہیں ہے جس پر ہم نازاں ہوں البتہ اس سے آگے اور اس کے علاوہ بھی خورشید ناظر نے جو کچھ لکھا اور جو کچھ وہ لکھ رہے ہیں وہ بطور خاص قابلِ توجہ ہے۔ مثال کے طورر پر ان کی کتب ''کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی روّیے'' اور ''خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ'' اس حوالے سے قابل توجہ ہیں کہ ان پر انہیں دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ''خواجہ غلام فرید صد سالہ ایوارڈ'' دے چکی ہے۔

اوّل الذکر کتاب میں خورشید ناظر نے اس امر کا اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے کہ اگر دیوانِ خواجہ فرید کو مغرب کے تنقید نگاروں مثلاً ارسطو، افلاطون، سڈنی، کولرج اور لان جائی نس وغیرہ کے معیاروں پر پرکھا جائے تو خواجہ فرید کی شاعری کس کس معیار پر پوری اترتی ہے۔ خواجہ فرید پر لکھی گئی دوسری کتاب کا موضوع بے حد اہم اور انتہائی ٹیکنیکل ہے یعنی خواجہ فرید کے قوافی۔ اس کتاب کی اصل اہمیت تو ہے ہی یہ کہ اس

کے ذریعے خواجہ فرید کا شعری مرتبہ متعین ہوتا اور علوم شاعری پر خواجہ فرید کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے لیکن اس کتاب کی اہمیت کا اہم ترین پہلو یہ بھی ہے کہ آج کل کے بہت سے تجربہ کار اور سینئر شاعر بھی اس کے ذریعے تحریر پر اپنی گرفت کا اندازہ کر کے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں کہ بہت سے سینئر شاعر قطعہ کا عنوان دے کر مثنوی ہیئت میں لکھتے اور قصیدہ فارم کے اشعار کو مثنوی جیسا کہہ دیتے ہیں لیکن اس سب کے باوجود یا اسی سبب سے اکابرین اسلامیہ یونیورسٹی، سرائیکی ادبی مجلس، اردو اکیڈمی اور خود خورشید ناظر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دیوانِ فرید کو دیکھیں اور توجہ کر کے اس کی پڑھت اور لکھت کو درست کریں کہ یہ کام بہت ضروری ہے اور اہم ہے اور اسے صرف خورشید ناظر یا اُن کے ساتھ منسلک ٹیم کے افراد ہی کر سکتے ہیں۔

لیکن یہاں ان سب کو وہ مسئلہ درپیش ہے اور وہ یہ کہ خواجہ فرید بہت محترم و معزز پر خورشید ناظر کو تو ایک عرصے سے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی جانب متوجہ کر رکھا ہے۔ اس بات کو اس طرح زیادہ واضح کیا جا سکتا ہے کہ سال ہا سال پہلے اللہ کی مہربانی ہوئی اور خورشید ناظر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت حاصل ہوئی۔ پھر انھیں اللہ

تعالیٰ نے اپنے اور رسول ﷺ کے دربار میں بلا لیا اور خورشید ناظر نے زندگی میں پہلا حج کیا۔ لوگ ایک سال میں ایک حج کرتے اور کر سکتے ہیں جبکہ خورشید ناظر نے ایک سال میں دو حج کیے۔ ایک حج عملی طور پر اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ اور دوسرا حج ذہنی و روحانی طور پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ لیکن ان حجوں کی کیفیت اُن کے سفر نامۂ حج ''ہر قدم روشنی'' سے واضح ہوسکتی ہے۔ اوّل یہ کہ میں نے انہی اثرات کے باعث یہ مبارک سفر نامہ خود شائع اور تقسیم کیا تھا۔ دوسرا یہ کہ جس نے بھی یہ سفر نامہ پڑھا، دو چار مستثنیات کے علاوہ اُس نے سفرِ حج و عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ اردو کا ہر لفظ محترم لیکن دینی و مذہبی لٹریچر کا ہر لفظ محترم تر۔ لیکن بہاول پور میں اردو کے اکثر سفر نامۂ حج میں یہ سفر نامہ اپنے جذبۂ عقیدت وفزوں تر معلومات کے سبب قرآن وحدیث کے بعد عمدہ ترین کتب میں سرِ فہرست ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خورشید ناظر کو سفرِ عمرہ کی سعادت سے نوازا۔ یہ آئے تو ان کے پاس ایک اور علمی منصوبہ تھا جس کے تحت انہوں نے ساڑھے سات ہزار اشعار پر مشتمل سیرتِ پاک ؐ منظوم بہ عنوان ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ'' مکمل کی۔ بحرِ ہزج مثمن سالم میں کہی گئی یہ مثنوی اپنے اندر بہت سی خصوصیات رکھتی ہے اور اس کی سب سے بڑی خوبی یہ

ہے کہ اس کا ایک ایک واقعہ اور ایک ایک شعر تحقیق کے ہر معیار پر پورا اترتا ہے۔ دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ ساڑھے سات ہزار اشعار پر مشتمل منظوم سیرتِ پاکؐ میں کوئی فنی نقص نہیں ہے۔ منظوم سیرتِ پاک ﷺ کی تقریبِ رونمائی پنجاب کالج بہاول پور میں ہوئی جس میں پروفیسر ڈاکٹر سلیم مظہر، پروفیسر ڈاکٹر فخر الحق نوری اور پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے شرکت فرمائی اور خطاب بھی کیا۔

خورشید ناظر تیسرے سفرِ عمرہ سے واپس آئے تو اُن کے ساتھ ایک خیال بھی آیا اور وہ یہ کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے 154 اسماءِ گرامی کی منظوم شرح لکھنا شروع کی۔ یہ کام مکمل ہوا اور ''منظوم شرح اسماءِ الحسنیٰ'' کے نام سے شائع ہوا اور اس کتاب نے بھی عوام وخواص میں پذیرائی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر مہربانی کی اور خورشید ناظر عمرہ کی نیت سے حرمین شریفین گئے تو اب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے 105 ناموں کی منفرد منظوم شرح کا خیال دامن گیر تھا۔ یہ مطبوعہ کتاب بعنوان ''حسنت جمیع خصالہٖ'' کل 576 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں بہت سے اہلِ بہاول پور اور ارکانِ اردو مجلس کی آراء بھی شامل ہیں۔

یہ بیش بہا کتاب خورشید ناظر نے مجھے 21 اپریل 2016ء یعنی گزشتہ یومِ وفاتِ اقبال کے موقع پر عطا کی تھی۔ اس کے لیے میں اُن کا شکر گزار ہوں۔ اسی نشست کے دوران میں خورشید ناظر نے ایک اور خیال کا اظہار فرمایا کہ اب کے بلاوا آئے تو یہ کام کروں گا۔ مزید یہ کہ مقدمہ لکھنے کے لیے تیار رہیئے۔ میں نے کہا کہ میں بھی لکھوں گا اور خواجہ صاحب سے بھی درخواست کریں گے۔

اتفاق سے مئی کے وسط میں والد صاحب کی طبیعت بگڑی اور وہ میرے پاس بہاول پور تشریف لے آئے۔ امی جان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی لیکن معمولی علاج معالجے سے دونوں کسی قدر سنبھل گئے اور دونوں نے نوے اور چھیانوے سال کی عمر میں اپنے روزے مکمل کیے اور انھی دنوں کسی نامعلوم دن خورشید ناظر کا فون آیا اور فرمانے لگے کہ بھائی کراچی سے بول رہا ہوں۔ اچانک کرم ہوا اور دوستوں کو بتا بھی نہ سکا، بس فون کر رہا ہوں اور دو گھنٹے بعد ہم ائر پورٹ چلے جائیں گے اور وہاں سے مکہ و مدینہ انشاء اللہ۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اب وہ علمی و شعری منصوبہ تکمیل پا جائے گا۔ اسی اثناء میں والدین پھر علیل ہوئے اور علالت یوں بڑھتی چلی گئی کہ ہر دوا اور ہر علاج بے کار ثابت ہوا۔

27 ستمبر 2016ء کو والد صاحب اور 13 نومبر 2016ء کو والدہ صاحبہ اللہ کو پیاری ہو گئیں اور میں نے خود کو دونوں طرف سے یتیم پایا۔ ایسے میں کھانے پینے بلکہ جینے کو جی نہیں چاہتا تھا کجا کہ کچھ لکھا جائے اور سچی بات یہ ہے کہ میں لکھنے کی بات یکسر بھول بھی گیا تھا لیکن کل شام خورشید ناظر کا فون آیا تو اپنا وعدہ یاد آیا۔

یاد کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ کلامِ غیر منقوط کا آغاز تو لفظ ''اسلام'' اور ''اللہ'' سے ہو گیا تھا۔ کلمۂ طیب بھی اسی صنعت میں ہے اور ہمارے رسول پاک ﷺ کے فرشی و عرشی اسم گرامی یعنی ''محمد'' اور ''احمد'' بھی کسی نقطے کے بغیر ہیں۔ البتہ صنعتوں کا آغاز اہلِ فارس کے ذہن کی ایجاد ہونا چاہئے اور فارسی میں صرف یہی نہیں تھا کہ نقطہ دار یا غیر منقوط بلکہ یہ اہتمام بھی تھا کہ سارے مصرعے کے تمام حرف نقطہ دار ہوں، نقطے اوپر ہوں یا یہ اہتمام کیا جائے کہ نقطے صرف نیچے ہوں۔ ایسا اہتمام بھی ہوا کہ ایک حرف پر نقطہ اوپر اور دوسرے حرف کے نیچے اور دلچسپ بات یہ کہ شعر میں شعریت بھی قائم رہے لیکن اردو کا معاملہ کسی قدر مختلف رہا مثلاً اردو میں پہلا شعری کارنامہ فخر دین نظامی کی مثنوی ''لام راؤ پدم راؤ'' ہے جسے مولوی عبدالحئی نے ڈھونڈا اور ڈاکٹر جمیل جالبی جیسے محقق و نقاد نے

مدون ومرتب کیا۔مثنوی لام راؤ پدم راؤ کے بنیادی اور اصل مسودے کو دیکھیں تو اُس میں بھی کوئی نقطہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی شوشہ واضح ہے۔ اسی لیے کسی کو متن سمجھنا آسان نہیں ہے۔ دراصل اُس زمانے کے لوگ ادبی تحریر تو الگ بات ہے اگر کسی کو خط بھی لکھتے تھے تو عبارت شوشوں اور نقطوں کے بغیر ہوتی تھی اور کوئی نقطے ڈالتا تھا تو مکتوب الیہ خفا ہو جاتا تھا اور وہ کہتا تھا کہ نقطے ڈالنے والے نے اُسے ان پڑھ، بے سمجھ اور جاہل تصور کیا ہے گویا یہ کسی صنعت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اُس زمانے کی تصنیفی تقاضوں کے سبب تھا لیکن بعدازاں اسے فن کا درجہ دے دیا گیا اور انشاء اللہ خاں انشاء جیسے ذہین فنکار نے رانی کیتکی کی کہانی جیسی نثری داستان صنعتِ غیر منقوط میں لکھ ڈالی۔

یہی زمانہ ہے جب ریاست بہاول پور میں اردو شعر گوئی کا آغاز ہوا لیکن ابتدائی دور میں کوئی بہاول پوری اردو شاعر و نثر نگار صنعتِ غیر منقوط کی طرف متوجہ نہیں ہوا البتہ لبید بہاول پوری کے ہاں قصیدہ فارم کی ایک نظم اس صنعت میں ملتی ہے۔لبید بہاول پوری پر پروفیسر ڈاکٹر سلیم ملک نے کام کیا تھا۔جس میں اُن کے حالاتِ زندگی کے علاوہ اور کچھ بہت اہم تنقید کے ساتھ ساتھ اُن کا کچھ کلام بھی جمع کر دیا گیا۔

مذکورہ کتاب اردو اکیڈمی بہاول پور نے 1992ء میں شائع کی اور مذکورہ نظم اس کتاب کے صفحہ نمبر 110 موجود ہے۔

اسی طرح ڈیرہ نواب صاحب میں ایک طبیب و شاعر محمد ممتاز حسین طاہر چشتی رہتے ہیں۔ جن کی اصنافِ نثر و شعر پر گرفت کمال کی ہے۔ اُن کا ایک نعتیہ مجموعہ ''نعت سرا'' کے نام سے 2001ء میں چھپ کر منظرِ عام پر آیا جس میں ایک نعت صنعتِ غیر منقوط میں بھی ہے۔ بہاول پور کے سینئر شاعر و ادیب سید تابش الوری کا آخری مجموعہ ''سرکارِ دوعالم'' تقریباً نعتیہ ہے اور بڑی حد تک غیر منقوط ہے جبکہ خورشید ناظر کا نام میری فہرست میں چوتھے نمبر پر لیکن یہ فہرست زمانی اور کتب کے مطابق ہے بصورت دیگر تقریباً 1100 اشعار پر مشتمل خورشید ناظر کا زیرِ طبع حمدیہ مجموعہ ''وللہ الحمد'' اپنے اشعار کی تعداد، جذبۂ عقیدت اور فن کی بلندیوں کے سبب اوّلین حیثیت کا حامل ہے۔

میں ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ، منظوم شرح اسماءِ الحسنیٰ اور حسنت جمیع خصالہٖ'' کے سبب خورشید ناظر کو خطہ بہاول پور کا سب سے اہم اور بڑا مذہبی شاعر قرار دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ جب ان کے دو زیرِ ترتیب شعری مجموعے بھی زیورِ طباعت سے آراستہ ہو جائیں گے تو میں مذہبی کی

شرط بھی ختم کر دوں گا اور میں کہوں گا کہ بہاول پور کا سب سے بڑا اردو شاعر خورشید ناظر ہے۔ میں صرف یہ نہیں کہوں گا بلکہ بشرطِ زندگی انہیں 2 جنوری 2018ء کو ان کی سالگرہ کے موقع پر اردو مجلس بہاول پور اور خود اپنی طرف سے سونے کا تاج پہناؤں گا کہ خورشید ناظر اس کا حق دار اور بہاول پور کی شان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ میں حکومتی اداروں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجرموں کو نوازنے کی بجائے اہلِ علم کی طرف متوجہ ہوں اور ان میں خورشید ناظر ہی ایسا شاعر و ادیب ہے جسے سب سے پہلے نوازا جانا چاہئے کیونکہ وہ بجا طور پر اِس عزت کا حق دار ہے۔

خورشید ناظر کی طویل ترین حمد یہ نظم ''مرا اللہ، مرا ہادی، مرا مولا (حمدِ مسلسل) سے چند اشعار:

مرا اللہ ، مرا ہادی ، مرا مولا
مصور اور مالک ہے وہ ہر اِک کا

وہ سلطاں ہے اماں والا، کرم والا
حَکَم ہے حُکم والا اور حِکَم والا

کمالِ عالم آرائی کا مالک وہ
مہ و مہر و رہ و راہی کا مالک وہ

مَطاعِم کا ہے مالک اور معطِم وہ
ہر اِک عالَم کا عالِم اور حاکم وہ

مرا اللہ کمالِ علم والا ہے
مرا اللہ کمالِ حِلم والا ہے

اُن کی ایک اور طویل حمدیہ نظم ''مرا والی، مرا ماوا'' سے ایک بند

عوالم کو کھلائے وہ
وِلائے کل دِکھائے وہ
دِلوں کے دُکھ مٹائے وہ
اُسی کا دل، وہ دِل آرا

مرا مالک، مرا ماوا
مرا والی، مرا اللہ

اور چھوٹی بحر میں کہی گئی ایک حمد:

عالم سارا اللہ کا ہے
دھاری، دھارا اللہ کا ہے
وہ ہر اِک کا، ہر اِک اُس کا
کُل کو سہارا اللہ کا ہے

سارے گرامی ، عامی اُس کے
اور دلارا اللہ کا ہے
وِرد اُسی کے اِسم کا ہر دم
حمد کا دھارا اللہ کا ہے
ہے دل داری اللہ ہی کی
حال ہمارا اللہ کا ہے

پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد
ڈین فیکلٹی آف آرٹس، صدر شعبہ اردو
، ڈائریکٹر تعلقاتِ عامہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

وللہ الحمد–شاہ کار غیر منقوط حمدیہ مجموعہ

حالؔی، روایتی شاعری کو چھوڑ کر جس طرح قومی شاعری کے گلِ سرسبد کہلائے، اسی طرح ہمارے شہر بہاول پور کے کہنہ مشق شاعر جناب خورشید ناظر جو اپنی جوانی میں روایتی عشق و محبت اور فکر و خیال کے اعتبار سے ایک چونکا دینے والے شاعر تھے، اپنے والدین کے مذہبی رجحان اور اُن کی دینی تربیت نے جہاں اُن کو نماز روزے کا پابند بنایا، وہاں سرزمینِ روہی (بہاول پور) کے عظیم المرتبت ہفت زبان صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فریدؒ سے ان کی عقیدت و محبت، نیز اُن کے کلام کے گہرے مطالعے نے اللہ اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عشق سے انہیں سرشار کر دیا جس نے ان کے قلب و ذہن کو ایسا منور کیا کہ عین عالمِ جوانی میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور پھر ان کی شاعری میں عشقِ مجازی کے علاوہ عشقِ

حقیقی کا رنگ جھلکنے لگا اور 1998ء میں پہلے حج کے موقع پر اُن کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ تمنا قبول ہوئی کہ وہ کوئی ایسا کام کر جائیں جو اللہ اور اس کے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل کر سکے چنانچہ ایک ادیب اور شاعر کی حیثیت سے ان کی ساری توانائیوں کا مرکزِ حمد و نعت ہو گیا۔

انہوں نے حج کا ایسا سفر نامہ لکھا جو جغرافیائی پیش منظر اور تاریخی پس منظر کا حسین امتزاج ہے۔ پھر انہوں نے علم شعر و عروض میں مہارت اور دورِ رسالت کے عمیق مطالعے کے پیش نظر اردو زبان میں ہزاروں اشعار پر مشتمل ایک ایسی منفرد منظوم سیرتُ النبی ﷺ کا نذرانہ پیش کیا جو شعری محاسن اور صنائع بدائع کی خوبیوں کے ساتھ ساتھ تحقیقی دیانت کا شاہکار ہے۔ اسی طرح کئی ہزار اشعار میں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کی حقیقت، معنویت اور دنیا و آخرت میں ان کی تاثیر کی بڑے خوبصورت پیرائے میں شرح بیان کی ہے اور اب، یہ پیش نظر تازہ تصنیف بھی اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا اردو شاعری میں ایک وقیع اضافہ ہے۔

ایک حمد یہ طویل نظم ''مرا ہادی، مرا اللہ، مرا مولا'' (حمدِ مسلسل)

کے عنوان سے سات سو چھیاسی اشعار پر مشتمل ہے۔ دوسری ایک اور مترنم نظم پندرہ بند میں ہے۔ اکتالیس حمدیہ غزلیں ہیں اور لطف یہ کہ پورے کلام میں آپ کسی حرف پر نقطہ نہیں پائیں گے۔ صنعتِ غیر منقوطہ میں ان کا یہ کلام اُن کے فنی اوجِ کمال کی دلیل ہے۔ تحریر میں ایسے الفاظ کا استعمال جس میں کسی حرف پر نقطہ نہ ہو، خود ایک مشکل صنعت ہے کہ نثر و نظم میں وہی اس کا اہتمام کر سکتا ہے جسے زبان و بیان پر پوری قدرت ہو۔ جناب خورشید ناظر کا کلام پڑھتے جایئے، معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ کا وسیع و عریض باغ سامنے کھِلا ہوا ہے اور وہ بڑی سہولت سے غیر منقوط الفاظ کے پھولوں کو چُن چُن کر اپنی حمدیہ شاعری میں ترتیب دیتے جارہے ہیں۔ ان کے کلام کے ہر شعر میں کسی نہ کسی صفتِ الٰہی کا ذکر موجود ہے مثلاً وہ اس کی عطا کا ذکر کرتے ہیں تو یوں:

دَوَل اس کی عطا، اس کا کرم ہر سُو

اسی کے رحم سے مہکا ہوا ہر کُو

مذکورہ شعر پر غور کیجئے کہ کس مؤثر انداز میں مولا کریم کے رحم و کرم کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس کی روانی میں الفاظ کے غیر منقوط ہونے کے باوجود آورد کا احساس نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔اس تصور کو یوں پیش کرتے ہیں:-

اسے معلوم ہے احوال کُل ، کَل کا
ہے رَو در رَو اسی کے کُل کا ہر لمحہ

کُل -تمام کے معنوں میں اور کَل -مستقبل کے لیے اور رو در رو کے معنی بقولِ اقبال: سلسلۂ روز و شب نقش گر حادثات - یعنی اسے مستقبل کے حالات کا مکمل علم ہے- اور-کُل جو کچھ بھی پیش آنے والا ہے وہ سب کچھ اس کے سامنے ہے۔

ویسے تو اللہ تعالیٰ کا تصور ہم سب کے دلوں میں عمومیت کے ساتھ موجود ہے لیکن بقولِ اقبال،فطرتِ انسانی ہے کہ اس کی نظر ''خوگرِ پیکرِ محسوس'' ہے۔غیر مرئی ذات کا تصور کبھی کبھی اس کے ذہن سے محو ہو کر اشیائے ظواہر تک محدود رہ جاتا ہے۔یہاں شاعر نے صفاتِ الٰہی کو اپنے اس طویل و وقیع حمدیہ کلام میں اس خوبصورتی سے پیش کیا ہے کہ اس کی عظمت وجلالت،اس کی قہاری وغفاری اور اُس کے رحم وکرم کا ایک گہرا نقش ہمارے دلوں پر بیٹھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور وحدانیت کا تصور دینِ اسلام نے جس طرح دنیائے انسانیت کے سامنے پیش کیا ہے، وہ کسی اور مذہب اور

نظریے کے حامل افراد سے ممکن نہیں ہوا۔ یہ کلمہ یعنی - اللہ اکبر- (اللہ سب سے بڑا ہے) دنیا میں ہر جگہ، ہر لمحہ اور ہر وقت اذانوں میں گونج رہا ہے۔ نمازوں میں کروڑوں بلکہ اربوں کی تعداد میں مسلمان اپنی اقامت میں ،رکوع وسجود میں بار بار اللہ اکبر کہہ کر اس کی کبریائی کا وِرد کررہے ہیں۔ ہمارے شاعر کے کلام میں یہی خیال روح بن کر دوڑ رہا ہے۔

ماہرینِ فلکیات، کائنات کی وسعت کا تصور یوں بیان کرتے ہیں کہ ہمارے نظامِ شمسی میں سورج ہماری زمین سے دس لاکھ گنا بڑا ہے اور ہمارے سامنے نظر آنے والی کہکشاں میں ہمارے سورج جیسے تین سو ارب سے زائد ستارے موجود ہیں اور ان میں بہت سے سورج، ہمارے سورج سے پچاس لاکھ، ایک کروڑ اور ایک ارب گنا تک بڑے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اگر سرعتِ رفتار اتنی حاصل کر لی جائے کہ ایک سیکنڈ میں دنیا کے سات چکر لگائے جاسکیں تو ہماری سامنے والی کہکشاں کو پار کرتے کرتے ایک لاکھ سال لگ جائیں گے اور ہماری پڑوسی کہکشاں اس سے دوگنی ہے۔ ایک اور کہکشاں ساٹھ گنا اور ایک اور چھ سو گنا بڑی ہے اور ایسی ایسی سینتالیس ہزار کہکشائیں موجود ہیں جن کے مجموعے کو کلسٹر کہا جاتا ہے۔ ایک لوکل کلسٹر میں سو کے قریب سپر کلسٹر ہیں اور

کائنات میں ایسے ایک کروڑ سپر کلسٹر...... ذرا سوچتے جایئے، سر چکرانے لگتا ہے اور یہ تو صرف سائنسی حوالوں سے اندازے ہیں، حقیقت کیا ہوگی!!؟

خیال کیجئے اس خالق کا، جس نے یہ سب کچھ تخلیق کیا، اس کی عظمت اور کبریائی کا کیا ٹھکانا-!! اللہ اکبر! ہمارے شاعر کہتے ہیں:-

ہمالہ اس کے آگے رائی سے کم ہے
اسے اِک کاہ سے کم سارا عالم ہے

اور ایسی عظیم کائنات کے خالق کی محبوب ترین ہستی پر لاکھوں، کروڑوں درود و سلام ہوں جنہوں نے انسان کو اللہ کی پاک ذات کا پتہ بتایا۔ شبِ معراج میں اس عظیم ذات کا دیدار کیا۔ ان کے ذکر کے بغیر کلمۂ طیبہ بھی مکمل نہیں۔ حمد بھی ذکرِ احمد کے بغیر ادھوری سی لگتی ہے چنانچہ، انھوں نے نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کو اسی حمد میں انسان پر اللہ کا سب سے بڑا احسان، اس کی عطا اور اس کا انعام قرار دیا ہے۔ انسان اور اللہ کی عظیم ذات کے درمیان وہی تو انبیائے کرام کے امام، باعثِ تخلیق کائنات، رابطہ، واسطہ اور وسیلہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

رسول اللہ عطا اُس کی
عطا اس سی ، دگر کوئی ؟
کہاں ہے اور کہاں ہوگی
محمد اِک کرم اُس کا
مرا مالک ، مرا ماویٰ
مرا والی ، مرا اللہ

اسی نظم کا کیا خوب بند ہے:

وساوس سے ورا ہے وہ
دُکھی دل کی صدا ہے وہ
وہ عادل ہے ، کھرا ہے وہ
اسی کا ہے رواں سکہ
مرا مالک ، مرا ماویٰ
مرا والی ، مرا اللہ

اسی طرح پورے حمدیہ کلام میں صنعتِ غیر منقوطہ کے علاوہ صنائع لفظی اور صنائع معنوی کی بہت سی خوبیاں بھی آپ پائیں گے۔

بہاول پور جسے بجا طور پر ''خطۂ اُلفت'' قومی یک جہتی اور

استحکام کی اُمیدوں کا مرکز، والیانِ ریاست نے جسے اِسلام اور اردو کی بنیادوں پر استوار کیا، پاکستان کے لیے ایک مثال اور نمونہ!!- جہاں سے ایک عرصہ تک خانۂ کعبہ کے لیے غلاف تحفے میں بھیجے جاتے رہے۔ جہاں کے شعراء و ادبا کے قلم اردو شعر و ادب کے علاوہ اللہ اور اس کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد و محاسن بیان کرتے رہے۔ اللہ اور محمد ﷺ کے اسمائے گرامی اور ہمارا کلمۂ طیبہ غیر منقوط ہے۔

اردو ادب و شعر میں غیر منقوطہ شعر و ادب کی تاریخ بڑی مختصر ہے۔ یہ اعزاز بھی اسی خطے کو حاصل ہوا ہے کہ حمد و نعت کے غیر منقوط مجموعے یہاں سے شائع ہوئے۔ کچھ عرصہ قبل سید تابش الوری نے ''سرکارِ دو عالم'' کے عنوان سے نعت کا غیر منقوط مجموعہ پیش کیا اور صدارتی ایوارڈ کے حق دار قرار پائے اور اب اس شہر کے ایک اور کہنہ مشق شاعر و ادیب جنابِ خورشید ناظر اسی صنعتِ غیر منقوطہ میں اللہ جل شانہٗ کی حمد و ثنا میں زیرِ نظر مجموعہ پیش کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کائنات کی سب سے بڑی دولت ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ کلام کو جزائے خیر دے۔ قارئین کے قلوب کو خشیّت الٰہی اور عشقِ رسول کے

نور سے منور کر دے کہ یہی توشۂ آخرت بھی ہے اور دنیا میں کامیابیوں اور کامرانیوں کا وسیلہ بھی!!

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عارف
سابق صدر شعبۂ اردو گورنمنٹ ایس ای کالج بہاول پور
سابق صدر شعبۂ اردو گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور
ڈین فیکلٹی آف لینگویج گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور
سابق پروفیسر آن ڈیپوٹیشن دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی بات

اے اللہ! آپ کا یہ عاجز، کم علم اور حقیر بندہ آپ کے احسانات کو نا صرف ہمیشہ دِل کی گہرائیوں سے تسلیم کرتا چلا آ رہا ہے بلکہ اِن کے اظہار میں ہمیشہ ترفع سے ہم کنار ہوتا ہے۔ آج بھی یہ گنہگار آپ کی درگاہِ اقدس میں بچشمِ تر ہدیۂ سپاس پیش کر رہا ہے۔

اے اللہ! یہ آپ ہی کی ذات ہے کہ جو جس سے چاہے اُس سے مشکل سے مشکل کام آسانی سے لے کر اُسے دنیا اور اپنے سامنے سرخرو کر دے۔ میں آپ کی محبت کے راستے کا ایک ادنیٰ سا مسافر ہوں لیکن دیکھ رہا ہوں کہ آپ مشکل کو آسان، کالی راہوں کو روشن، قلیل کو کثیر، غریب کو امیر، امیر کو حقیر، خوشی کو غم، عروج کو زوال، زوال کو عروج، کوہ کو زمین بوس، کاہ کو کوہ، ناکام کو کامیاب، کامیاب کو ناکام، سمندر کو صحرا، صحرا کو سمندر، غرض ہر اُس کام کو نہایت کامیابی سے سرانجام دینے کی کُلّی

طاقت رکھتے ہیں جو آپ کے ارادے میں داخل ہو۔

اے زمین و آسمان کے ہر ذرّے اور ہر لمحے کے مالک، آپ کی بے مثال قدرت کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں۔ آپ کا یہ کم ترین بندہ دیکھ رہا ہے کہ آپ اس سے وہ کام لے رہے ہیں جو اس کی استعداد، استطاعت اور صلاحیت سے فزوں تر ہیں۔ آپ خواب دِکھاتے ہیں اور اُس کی تعبیر عطا کر دیتے ہیں۔ آپ ذہن میں خاکہ اُجالتے ہیں اور اُسے تکمیل کی خیرات بخش دیتے ہیں۔ آپ خود ہی دِل کو دُعا کی طرف مائل کرتے ہیں اور پھر وہ لفظ عطا کرتے ہیں کہ جنہیں آپ کی ذاتِ بزرگ و برتر پسند فرما کر دعا کو حرف بحرف پورا کر دیتی ہے۔ آپ دلوں کو خواہشوں کا گداز عطا کرتے ہیں اور پھر اُن خواہشوں کو ہو بہو پورا کر کے اپنے بندوں پر خوشیوں کے خزانے نچھاور کر دیتے ہیں۔ میرے اللہ! میں آپ کے کس کس احسان کا شمار کروں اور کس کس قدرت کا اظہار کروں۔

اے اللہ کریم! میں یہ کیسے بھول سکتا ہوں کہ جب میں زمانے کے ہاتھوں پستی، اپنے نفس کے ہاتھوں رُسوا، اپنی سوچ کے ہاتھوں زوال آشنا، اپنے اعمال کے ہاتھوں شرمندہ، اپنے دِل کے ہاتھوں تنہا، اپنے رویّے کے ہاتھوں انحطاط کا شکار، اپنی مشکلات کے ہاتھوں کم حوصلہ، اپنی

صلاحیتوں کے ہاتھوں بے کار، اپنے ارادوں کے ہاتھوں ناکام، اپنی خودغرضی کے ہاتھوں ذلیل، اپنی بےصبری کے ہاتھوں ریزہ ریزہ اور اپنی زبان کے ہاتھوں پسپا ہونے لگتا ہوں تو آپ ہی کی ذات سہارا دے کر مجھے عزت واحترام کی ہر وہ دولت عطا کر دیتی ہے جس کا میں اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا۔

اللہ کریم! آپ نے مجھے اپنے پیارے گھر پر حاضری کا کئی بار شرف بخشا، اپنے پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضری کی بے پایاں مسرت سے ہم کنار کیا اور پھر یہ نہیں کہ مجھے حاضری ہی کے شرف تک محدود رکھا گیا بلکہ میں نے جو بھی درخواست کی اُسے میرے تصور سے بھی بڑھ کر حسین ترین انداز میں اس طرح قبول ومنظور فرمایا کہ میں فرحاں و نازاں لوٹا۔ میری ساری کتابیں بالعموم اور ہر قدم روشنی (سفرنامۂ حج) بلغ العلیٰ بکمالہٖ (منظوم سیرت پاک)، منظوم شرح اسماءِ الحسنٰی اور حسنت جمیع خصالہٖ (منظوم شرح اسمائے پاک حضرت محمد ﷺ) بالخصوص ایسی کتب ہیں جو سر بسر آپ اور آپ کے آخری رسول ﷺ کے دروازوں پر حاضری پر میرے پھیلے ہوئے دامن میں خیرات کی شکل میں ڈالی گئیں۔

اے اللہ! میں آپ اور آپ کے رسول عظیم ﷺ کے حضور بطور تسلیمِ احساں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے استدعا کر رہا ہوں کہ میں جب تک زندہ ہوں، مجھے اپنے اور اپنے پیارے رسول ﷺ کے دروازے پر حاضری کے شرف سے نہ صرف سرفراز رکھیں بلکہ وہ خیرات جو مجھے یہاں سے ہمیشہ حاصل رہی ہے، اُسے اضافے کے ساتھ میری آخری سانس تک جاری وساری رکھیں۔

میں اپریل 2016ء میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ عمرے کی سعادت حاصل کر کے واپس آیا تو ارادہ تھا کہ معلوم انبیائے کرامؑ کے مختصر احوال پر مشتمل اپنی اُس نثری کتاب پر کام کروں گا جس کے ابتدائی صفحات سفرِ حجازِ مقدس سے پہلے لکھ رہا تھا۔ ایک دن اچانک دِل اُس بے قراری سے دوچار ہو گیا جسے اُس وقت تک قرار نصیب نہیں ہوتا جب تک کہ میں اللہ کریم اور اُن کے رسول عظیم ﷺ کے دروازوں پر حاضری کا شرف حاصل نہ کرلوں۔ میں اپنے محترم دوست سید نسیم جعفری صاحب کے گھر میں بیٹھا اُنھیں ایک واقعہ سنا رہا ہوں، دل بے قرار ہے اور آنکھیں اشکبار ہیں کہ ذہن میں محبتِ اللہ ورسولؐ میں لپٹے ہوئے ایک کوندے نے لپک کر مجھے فوری تیاری کا حکم دیا۔ میں نے اس بیقراری کا جعفری

صاحب کے سامنے اظہار کیا اور انھیں آ گاہ کیا کہ اب ناممکن ہے کہ مجھے اس وقت سے پہلے سکوں نصیب ہو سکے جب تک میں حجازِ مقدس کا سفر اختیار نہ کرلوں اور پھر یوں ہوا کہ میں چوتھے دِن سرزمینِ حجاز پر سجدۂ شکر ادا کر رہا تھا۔ وہاں سے واپس آیا تو زیرِ نظر کتاب تحریر کر کے اُسے منظرِ عام پر لانے کا ارادہ میرے دل میں سما چکا تھا۔ میرے ہر سفرِ حجاز کے دوران مجھے اِسی قسم کے ارادوں سے سرفراز فرمایا گیا جن پر عمل کرتے ہوئے میری مذکورہ بالا کتب قارئین تک پہنچ سکیں۔

غیر منقوطہ حمد یہ مجموعہ دو حمد یہ نظموں اور غزل کی ہیئت میں کہی گئی اکتالیس حمدوں پر مشتمل ہے۔ حمد یہ شاعری خصوصاً طویل حمد یہ نظم کہتے ہوئے میں نے اس بات کو اپنے ذہن میں رکھا کہ اللہ کریم و عظیم نے قرآن پاک میں اپنی قُدرت کو نہ صرف کھل کر بیان فرمایا ہے بلکہ ان کے بار بار ذِکر سے قرآن کریم کی سطروں کو مہکایا ہے۔ میں نے شعر کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ انداز کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت، طاقت یا کِسی وصفِ عظیم کے اظہار کے لیے شعر کہا گیا وہاں اُن کے اعادے کے انداز کو سامنے رکھا۔ اس طرح وہ قارئین جو اس کتاب کا سرسری مطالعہ کریں

گے انہیں شاید یہ احساس ہو کہ کئی باتوں کو شعر کے قالب میں بار بار ڈھالا جا رہا ہے لیکن اگر وہی قارئین اشعار کا توجہ سے مطالعہ کریں گے تو انہیں اُن اشعار میں کئی لحاظ سے جداگانہ مفاہیم اور مختلف ترتیبِ الفاظ کی صورت نظر آئے گی۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ حمد کے موضوعات میں اللہ تعالیٰ کی یکتائی، بے ہمتائی اور واحدانیت کے اقرار اور دلی اظہار کو اولیّت حاصل ہے۔ اس کے بعد اُن کے رحمٰن، رحیم، مَلِک، قدوس، سلام، مومن، مہیمن، عزیز، جبار، غفار، متکبر، خالق، باری، مصور، یعنی ان تمام تر صفات کی ایمان کی حد تک سر بسر درست ہونے کی تصدیق کرنے کے علاوہ ربِّ قدیر کے کُلّی قادر ہونے کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے تسلیم کرتے ہوئے کبھی سادہ، کبھی مرصع اور کبھی فلسفیانہ انداز میں وضاحت کی جاتی ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں بھی اللہ کریم کی ذاتِ عظیم کی لامحدود صفات میں سے ان صفات کو شعر کے قالب میں ڈھالنے کی دیانت دارانہ کوشش کی گئی ہے جو میرے محدود ترین علم کے دائرہ میں زندگی بھر کی کمائی کی شکل میں محفوظ تھیں۔ صفات کی عظمت اور بوقلمونی کے سامنے میرے کہے ہوئے اشعار کے سلسلے میں سورج کے سامنے چراغ کی مثال

بھی کمترین ہے۔ اس لیے اس کام کو اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی کم علمی کا نہایت واضح اقرار کرتے ہوئے یہ عرضی پیش کر رہا ہوں کہ اسے میرے لیے توشۂ آخرت کے طور پر قبول فرمائیں۔

میری سوچی سمجھی رائے ہے کہ حمد ہو یا نعت دونوں کے سلسلے میں شعر کہنا اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک اللہ کریم و رسول عظیم ﷺ کی طرف سے ایسا کرنے کی منظوری نہ مل جائے۔ اپنے بارے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس ذیل میں میرا علم سمندر میں ایک قطرے سے بھی کم تر ہے۔ میری اِس کوشش میں اگر آپ کو اچھائی اور عمدہ معیار نظر آتا ہے تو یہ کلیتاً اللہ کریم کی عطا ہے اور اگر اس میں کوئی خامی یا کوتاہی نظر آتی ہے تو اس میں کلی طور پر میرے محدود ترین علم کا عمل دخل ہے۔ یہاں یہ گزارش بھی ضروری ہے کہ مجھ ناچیز کے کہے ہوئے اشعار میں اگر مفاہیم کے ذیل میں لاشعوری طور پر ایسی صورتِ حال پیدا ہو رہی ہو کہ جو حقائق کو واضح کرنے میں عجزِ بیان کی صورت پیدا کر رہی ہو تو اُس کی وضاحت کو اپنا فرض سمجھتا ہوں اور اگر میری وضاحت دلائل کے آئینے میں مستند اہلِ علم کی تشفّی کے معیار پر پوری نہیں اُترتی تو ایک طرف تو میں اللہ کریم سے مسلسل معافی کا طلب گار اور دوسری طرف اُس کی درستی کا

پابند رہوں گا۔

زیرِ نظر کتاب کے لیے شعر کہتے ہوئے جب دِل نے تشفّی کا اظہار کیا تو میں نے کتاب کو منظرِ عام پر لانے کے اقدامات کا آغاز کیا۔ اشعار کی اوّلیں خواند کے دوران مجھے اطمینان ہوا کہ اس کے اشعار کہیں آورد کی کیفیت سے ہم کنار نہیں ہوئے۔ عام قاری کے لیے ممکن ہے کہ اُسے کچھ الفاظ اُس کے مطالعے سے باہر کے محسوس ہوں لیکن ایسے ہر لفظ کے اُردو زبان میں مستعمل ہونے کی سند موجود ہے۔ علاوہ ازیں میں نے اس کتاب میں ایک بھی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا جو کچھ اہلِ علم بیک وقت منقوط اور غیر منقوط دونوں صورتوں میں استعمال کر لیتے ہیں۔

شعر گوئی کے دوران یہ عمل میرے لیے موجبِ حیرت رہا کہ ان تمام اشعار کو میں نے اتنی سہولت سے کہہ لیا جو مجھے منقوط و غیر منقوط الفاظ کی آمیزش سے کہے ہوئے اشعار میں بھی محسوس نہیں ہوئی۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کی دلیل ہے۔

اس کتاب کے مکمل ہونے سے پہلے ہی میرے چند عالم و فاضل احباب کو اس کام کے بارے میں علم ہو گیا۔ جب انھیں یہ معلوم ہوا، میری ایک حمدیہ نظم سات سو چھیاسی اشعار پر مشتمل ہے تو انھوں نے تحقیق

کے بعد مجھے آگاہ کیا کہ تمام زبانوں کے ادب میں بالعموم اور اردو ادب میں بالخصوص اتنی طویل حمد اس سے پہلے کسی نے نہیں کہی۔ اُن کی تحقیق کے مطابق یہ بالیقیں طویل ترین غیر منقوط حمد یہ نظم بلکہ یہ کتاب غیر منقوط اشعار کی سب سے ضخیم کتاب ہے۔ اگر اُن کی تحقیق درست ہے تو میں اسے اپنے لیے اعزاز سے بڑھ اللہ کا کرم سمجھتا ہوں کہ اُس نے اس کام کے لیے دور افتادہ شہر کے ایک کم علم حقیر شاعر کو منتخب فرمایا۔

اے اللہ کریم! بے شک یہ آپ ہی کی قدرت اور اختیار میں ہے کہ آپ جو کام جس سے چاہیں سہولت کے ساتھ لے لیں اور یقیناً آپ کا ہر فیصلہ اپنے اندر حکمت کے ان گنت پہلو سمیٹے ہوئے منظر عام پر آتا ہے۔

میں نے اس کتاب کے لیے دو ناموں کو ذہن و دِل میں جگہ دے رکھی تھی اور یہ دو نام تھے۔ ''الحمدللہ'' اور ''وللہ الحمد''۔ اس سلسلے میں جب اپنے نہایت معتبر اور صاحبانِ رائے دوستوں سے مشورہ کیا تو واضح اکثریت نے وَللہِ الحمد کو اس کتاب کے نام کے طور پر پسند کیا چنانچہ میں ان سب کی پسند کو اپنی پسند قرار دیتا ہوں اور اُن سب دوستوں کا احسان مند ہوں جنھوں نے مجھے اپنے عمدہ مشورے سے سرفراز کیا۔

میں اپنے محترم دوست سید محمد نسیم جعفری، دوست زادے سید سعد جعفری اور اپنے بیٹے پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی کے لیے سراپا سپاس ہوں جنھوں نے ضروری کتب وغیرہ کی فراہمی میں میری مکمل مدد کی۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے کرم اور احسانات سے سرفراز فرمائیں۔ آمین

میری ''پہلی بات'' کا اُس وقت تک مکمل ہونا ممکن نہیں جب تک مَیں اپنے اُن محسنوں کا اس میں ذکر نہ کرلوں جنھوں نے کتاب کے سلسلے میں اپنے خیالاتِ عالیہ سے مجھے سرفراز فرمایا۔ اس سلسلے میں، مَیں سب سے پہلے دورِ حاضر کے عالمی شہرت یافتہ اور ان گنت اعزازات بشمول صدارتی تمغۂ حسن کارکردگی حکومتِ پاکستان سے نوازے جانے والے نقاد، محقق، شاعر، ادبی مؤرخ اور کثیر روشن جہات کی حامل شخصیت جناب پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کے ذکر سے اپنی اِن سطور کو روشن نہ کرلوں۔ اُنھوں نے کتاب اور میرے بارے میں جو تحریر عطا کی، اُس کے ایک ایک لفظ کو میں اپنے لیے ایک اعزاز کا درجہ دیتا ہوں۔ وہ اُستاد الاساتذہ ہیں، یونیورسٹی اورینٹیل کالج، پنجاب یونیورسٹی کے سابق پرنسپل ہیں، سابق ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ ہیں، پروفیسر امیریٹس (اردو) پنجاب یونیورسٹی ہیں اور ڈائریکٹر ادارۂ تاریخ

ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند ہیں۔ میں اُن کی عطا کے لیے اظہارِ تشکر کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد صاحب، پروفیسر محمد لطیف صاحب، پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عارف صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد انور صابر صاحب، پروفیسر ڈاکٹر شاہد حسن رضوی صاحب، مجیب الرحمٰن خان صاحب، پروفیسر ڈاکٹر سید زوار حسین شاہ صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر صاحب، پروفیسر ڈاکٹر آفتاب گیلانی صاحب، پروفیسر قدرت اللہ شہزاد صاحب، جناب زاہد علی خان صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی صاحب کی تحریریں اس کتاب کے پڑھنے والوں کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کریں گی۔ ان سبھی نام ور صاحبانِ علم کی تحریروں سے اس کتاب کی زینت میں یقیناً اضافہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سبھی اہلِ علم حضرات کے دلوں کو اپنی اور اپنے پیارے رسولِ عظیم ﷺ کی محبت سے ہمیشہ روشن رکھے۔ آمین۔ میں ریاض حسین بھٹہ صاحب کے لیے بھی سراپا سپاس ہوں جنھوں نے کمپوزنگ اور سرِ ورق کی تیاری میں موضوع کے ساتھ اپنے مکمل خلوص کا اظہار کیا۔

جناب سید محمد نسیم صاحب جعفری نے اس کتاب اور میرے

لیے جن خیالات کا اظہار کیا ہے، میں دِل کی گہرائیوں سے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ میں اُن کے خیالات کو مکمل اہمیت کے ساتھ کتاب میں شامل کر رہا ہوں۔

میری تحریر کردہ سبھی کتب کی طرح اس بار بھی مجھے میرے بہت سے پیاروں کا مکمل تعاون اور دُعائیں حاصل رہیں۔ دعاؤں میں مَیں سرفہرست اپنے والدِ گرامی اور والدۂ محترمہ کی دعاؤں کو اپنے لیے سرمایۂ عظیم گردانتا ہوں جنھوں نے میری زندگی کو لمحہ لمحہ مہکایا ہے اور میری زندگی کے سفر کو آخری لمحے تک ایسا زادِراہ عطا کیا ہے کہ جس نے مجھے ہر فکر اور پریشانی سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اے اللہ! میرے والدین کے اَن گنت احسانات کا بدلہ صرف آپ ہی دے سکتے ہیں۔ میں آپ کے حضور اپنے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اُن کے لیے اجرِ کثیر اور کُلّی بخشش اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرنے کی استدعا کر رہا ہوں اور میرے حق میں دُعا کرنے والے ہر فرد کے لیے اللہ کے حضور اُس کی دُنیا اور آخرت کو سنوارنے کی درخواست کرتا ہوں۔

میرے اہلِ خانہ نے حسب سابق اس بار بھی بہر لحاظ میری مدد کی۔ کام کے دوران میری ہر ضرورت کا خیال رکھا۔ میں اپنی اہلیہ زینب

خورشید، اپنے بیٹوں ملک ندیم نبی، ملک نعیم نبی، ملک فہیم نبی اور شکیل نبی، اپنی بہوؤں سلمیٰ ندیم اور شمشاد نعیم، اپنے پوتے وجاہت ندیم، اپنی پوتیوں فائقہ ندیم، عائشہ خورشید، عمیرہ خورشید اور سیرت خورشید کا اُن کے تعاون کے لیے شکر گزار ہوں۔

پہلی بات کے آخر میں اس کتاب کے قارئین سے التماس کر رہا ہوں کہ اگر اس میں انھیں کسی طرح کی خامی نظر آئے تو وہ مجھے آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت سے پہلے اُس خامی کو دور کر لیا جائے۔

آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیں۔ اللہ میرے دل کو اپنی اور اپنے پیارے رسول ﷺ کی محبت سے روشن کر دے اور میرا لمحہ لمحہ اُنہی کے ذکرِ مقدس سے مہکار ہے۔ اللہ کریم میری اس حقیر کوشش کو پسند فرمائیں اور اسے توشۂ آخرت کا درجہ عطا فرمائیں۔

خیر اندیش

خورشید ناظر

۳۳۴-سی سیٹلائٹ ٹاؤن، بہاولپور

موبائل: ۰۳۳۴-۷۰۷۳۲۴۴

مرا اللہ، مرا ہادی، مرا مولا

(حمدِ مسلسل)

مِرا اللہ ، مِرا ہادی ، مِرا مولا

مصور اور مالک ہے وہ ہر اِک کا

اُسی کی ہے مدد سے کامراں ہر اِک

اُسی سے کارواں ہر دم رواں ہر اِک

وہ سُلطاں ہے اَماں والا ، کرم والا

حَکَم ہے ، حُکم والا اور حِلَم والا

وہ سُلطاں عدل والا ، حِلم والا ہے

وِلا والا ، مکمل عِلم والا ہے

صدا کو عدل کا حامی کرے اللہ

دُعاؤں کا صِلہ ہر اِک کو دے اللہ

ہر اِک سائل کو اُس کی ہے مدد حاصل

وہی ہے داد گر اور ہے وہی عادل

وہ صحرا کو گلِ احمر سے مہکائے

دلِ مُردہ کو گرمائے ، وہ دہکائے

کمالِ عالم آرائی کا مالک وہ

مہ و مہر و رہ و راہی کا مالک وہ

وہ واحد ہے ، کہاں ہے دوسرا اُس سا

کلام اُس سا کہاں ہے اور کہا اُس سا

کوئی اُس سا ہو، اِس کا ہے کہاں اِمکاں

کوئی ہو اور اللہ ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی ہم سر ہو اللہ کا ، کہاں اِمکاں

اُسی سا ہو کوئی مولا ، کہاں اِمکاں

اُسی سا در کسی کا ہو ، کہاں اِمکاں

اُسی سا گر کسی کا ہو ، کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو راحم ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو حاکم ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو معطی ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو محصی، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو راعی ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو واعی ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو سُلطاں ، ہے کہاں اِمکاں

کرے اُس کے سے اِحساں، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو والی ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو عالی ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو عادل ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو کامل ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو سامی ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو حامی ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو ہادی ، ہے کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا ہو واہی ، ہے کہاں اِمکاں

وہ واحد ہے ، رہے گا وہ سدا واحد

کہا اُس کا کھرا ، وہ ہے کھرا واعد

مِرا اللہ علو والا ، علا والا

علی ہے وہ ، وہی ہر اِک عطا والا

دُعاؤں کا صِلہ آلا سے دے وہ ہی

مسلسل ہر گھڑی احساں کرے وہ ہی

وہی واعی سدا سے راہ و راہی کا

وہی درماں کرے ساری دواہی کا

مرا اللہ مراحم کی عطا والا

وہ والا ہے ، وہی کلّی وِلا والا

حِکَم سے ہے لمالم حُکم ہر اُس کا

کھُلا ہے عدل کو ہر لمحہ در اُس کا

کوئی گر وِرد اللہ کا کرے دِل سے

وساوس دور ہوں اُس سے ہر اِک لمحے

وہ ہے موسم کا مالک اور ہواؤں کا
وہ والی آسماں کا اور گھٹاؤں کا
عدم کے سارے لمحوں کا وہ عالم ہے
وہ روحوں کے عمل کا کلّی حاکم ہے
اُسے معلوم ہے کُل کا ہر اِک حصہ
اُسے معلوم ہے احوال ہر اِک کا
وہ ہے مولا ، ہر اِک اُس کا گداگر ہے
سدا سے عدل والا ہے ، وہ داور ہے
وہی ہر دُکھ کے مارے کا سہارا ہے
کوئی دھارا ہو ، وہ ساحل ہمارا ہے
وہی اولاد کا معطی سدا سے ہے
رواں ہر اِک عطا اُس کی سدا سے ہے

مِرا اللہ مکمل مِہر والا ہے

اُسی کا سارے عالم کو سہارا ہے

کوئی گر حُکم اُس کا رد کر ڈالے

مکمل دُکھ لکھا ہے واسطے اُس کے

عطائے اللہ سے محروم وہ ہوگا

کئی صدمے سہے گا دِل سدا اُس کا

کمر اُکھڑے کسی کی ، وہ سہارا ہے

ملال آئے ، وہی اُس کا دِلاسا ہے

کسی کا دِل اگر ٹوٹے ، وہی اُس کا

سدا سے حامی ہے اور ہے وہی مولا

مرا اللہ ہے ہادی روحوں کا ہر دَم

دِکھائے سالکوں کو اِک الگ عالَم

مِرا رحماں ہر اِک موسم کا حاکم ہے
وہی کُل کے ہر اِک لمحے کا عالم ہے

وہ سامع ہے سکوں کا اور آہٹ کا
سدا محکوم اُس کے ساحل و صحرا

وہ روح و مرگ کے اَسرار کا عالم
ہر اِک کے ہر عمل ، کردار کا عالم

کِھلائے وہ کلی آسُودہ حالی کی
اُسی کی ہے ہر اِک سو ساری گُل کاری

ہے سارا ملک اُس کا ، ہے حرم اُس کا
حرم در اصل ہے عالی کرم اُس کا

وہ سوکھی ڈال کو اِک دم ہَرا کر دے
کوئی کھوٹا ہو، اُس کو وہ کھرا کر دے

وہی آگاہ حاسد کے حسد سے ہے

عدو سے اور اُس کی ساری کد سے ہے

وہ رحماں ہے مُسلسل رحم والا ہے

سہارا ہر دُکھی کو اِک اُسی کا ہے

سدا سے رحم اُس کا ہے سِوا حد سے

سدا احساں ہے اُس کا دُور ہر کد سے

مِلے اللہ سے ہی ہم کو رسول اللہ ﷺ

کلام اللہ الگ احساں ہے اللہ کا

اگر سوکھی ہوئی ڈالی صدا دے دے

وہ اللہ ہی مِٹائے سارے دُکھ اُس کے

وہ علاّمی ہے عاصی اور عائل کا

وہ علاّمی اِرادوں کا ، ہر اِک دِل کا

ہر اِک کو ہے عطا اُس کی سدا حاصل

سدا سے وہ عطا کی اور ہی مائل

عمل ہر اِک ورا ہے کھوٹ سے اُس کا

اُسے معلوم ہے ہر اِک کھرا کھوٹا

ہمارے واسطے ہے حُکم اللہ کا

مرے ڈر کو رکھو دِل کا سدا حصہ

وِلا اِس سے مری حاصل سدا ہوگی

سدا حاصل کرم ہوگا ، عطا ہوگی

مِرے اللہ کا در ہے وا ہر اِک لمحے

وہ حامی دُکھ کے ماروں کا ہر اِک لمحے

ہے اُس کا رحم آگے سارے عالَم سے

کہاں اِمکاں ہے، اُس سے ہو کوئی آگے

دول اُس کی عطا ، اُس کا کرم ہر سُو
اُسی کے رحم سے مہکا ہوا ہر کُو
وہی سُلطاں ہے ، ہر اِک سلسلہ اُس کا
ہر اِک کو عدل دے ، کوئی کہاں اُس سا
مَطاعم کی عطا احساں اُسی کا ہے
اُسی کا درد ہے ، درماں اُسی کا ہے
وہی ہے دَور کا ، ادوار کا مالک
وہی سر کا ، وہی سرکار کا مالک
وہی دِل کا ، وہی دل کار کا مالک
وہی دَم کا ، وہی دَم دار کا مالک
عطائے عِلم اُس کا ہے کرم اعلیٰ
اُسی سے ہے رواں اعمال کا دھارا

علی ہے وہ ، سدا سے ہے علا والا
وہی ہے لامکاں اور ہر مکاں اُس کا

اُسی کا رحم دائم ہے ، دوامی ہے
وہی اس کا محرک اور معطی ہے

وہ عالم ہر عمل کا ، ہر ادا کا ہے
وہ سامع ہر دُعا ، اُس کی صدا کا ہے

سہارا گر کسی کو کوئی دے دے گا
اُسے اُس کا صلہ اللہ سے آئے گا

مِرے اللہ کا ہی ہر اِک سے ہے وعدہ
صِلہ اس کام کا حد سے سِوا دے گا

مِرا اللہ مَلِک ہے ، حکمراں ہے وہ
وہ مالکِ کُل کا ہے اور لا مکاں ہے وہ

ہر اِک سو کا وہ حاکم ہے سدا ہی سے

کوئی سامی کہاں ہے اللہ کے آگے

اُسے ہر اِک عمل کا علم حاصل ہے

کوئی اُس سا کہاں علّامِ کامل ہے

کہاں کرمک ہلا ، معلوم ہے اُس کو

کوئی کِس سے ملا ، معلوم ہے اُس کو

اُسی کا مُلک ہے اور وہ مَلِک اس کا

اُسی کا کُل ہے اور اُس کا ہر اِک حصہ

وہی ماکل ، وہ ماکول کا مالک

کہاں اِمکاں ، ہو کوئی دوسرا مالک

مکارم سے ہے مملو ، وہ ورا کد سے

عمل ردّی ہو اُس کا ، دور اس حد سے

کمی کا کوئی اِمکاں ہو ، کہاں اِمکاں

امورِ کُل کا مالک ہے ، وہ ہے رحماں

وہ طاہر ہے ، طہور اُس سا کہاں ہوگا

کہاں اِمکاں کہ ہم سر ہو کوئی اُس کا

ہو طالح ، عمدہ رَہ اُس کو دکھائے وہ

اُسے عمدہ عمل کی اور لائے وہ

کسی کی روح روگی ہے ، مِرا اللہ

مکمل دور کر دے روگ ہر اُس کا

دکھی کو وہ سُکھی کر دے ، لگے لمحہ

وہ کر دے دُور ہر ڈر سے ، لگے لمحہ

سلام اِک اِسم اللہ کا ، وہ عادل ہے

وہ ہر اِک سے ہے اوّل اور کامل ہے

ہر اِک کو وال حاصل ہے اُسی در کی

وہ لا محدود ، گھر اُس کا کہاں کوئی

سوائے اُس کے ہر اِک ہے عدم والا

دول ، مُلک ومَلک اُس کے ، دوام اُس کا

اگر اوہام کے صحراؤں کا ڈر ہو

اُسی سے حوصلہ حاصل ہے ہر اِک کو

ڈرائے گر وَساوِس کا کوئی صَرصَر

ہو مولا کے کرم سے دُور سارا ڈر

مِلے اُس کو حصارِ رحم اللہ کا

مرا اللہ ولی ہے اور اماں والا

کوئی احکامِ اللہ کا رہے عامل

کرم اللہ کا ہو اُس کو سدا حاصل

وہ کامل علم والا ہے ، کلام اللہ
حوالہ ہے عوالم کے حوالوں کا

وہ ہر اِک طور ہی اعلیٰ ہے ، عالی ہے
ہر اِک محکوم ہے اُس کا ، وہ والی ہے

اُسی کی ہے عمل داری ، وِلا اُس کی
الگ اُس کا کرم ہے اور عطا اُس کی

صدورِ حکم اُس کا ہے سدا کامل
وہی اِک ہے مکمل حُکم کا حامل

وہ لامحدود کا سلطاں ، مَلِک وہ ہی
کہے ہم سر ہوں اُس کا ، ہے کہاں کوئی

کرے وہ کام علم و حلم سے سارا
عملداری ہے اُس کی رحم کا دھارا

عملداری کے گُر سکھلائے لوگوں کو
مَلِک ہے گر کوئی ، وہ کس طرح کا ہو

مَلِک ہے گر کوئی ، وہ ہو کرم والا
کرے گر کام ، حاوی ہو کرم اُس کا

ہوں کردار اور کام اُس کے سدا اعلیٰ
عمل ہو دُور دھوکے سے ہر اِک اُس کا

کہاں آگاہ ہر اِک اللہ عالی سے
ورا وہ علم کی درکُل رسائی سے

ہر اِک مامور ہے ، اِک ہے وہی آمر
امورِ کُل کا ہے دراصل وہ ماہر

ارادہ اَمر کا کر لے ، لگے لمحہ
رہے اِمکاں کہاں کوئی رُکاوٹ کا

ہر اِک ٹوٹے ہوئے کو وہ مِلا ڈالے

ارادہ گر کرے ، کُل کو مِٹا ڈالے

وہ دھارے والے کو ساحل عطا کر دے

کسی کا ٹوٹے دِل اُس کی دوا کر دے

مَطاعِم کا ہے مالک اور مُعطِم وہ

ہر اِک عالَم کا عالِم اور حاکِم وہ

عدم سے اصل کو ڈھالے مِرا اللہ

الگ ہر کام دکھلائے مِرا اللہ

الکھ ہے وہ مگر ہر سو دِکھے ہر دم

اُسی کا حکم ہے ، مردود ہے اہرم

کوئی دِل ٹوٹے وہ اُس کو دِلاسا دے

مٹا ڈالے وِلا سے اُس کے دکھ سارے

مِرے اللہ سا کوئی ہو ، کہاں اِمکاں

ہر اِک ہے دُکھ کا مارا ، اِک وہی درماں

وہ اُس سا ہے ، کرے دعویٰ کوئی اس کا

ہے طے کہ وہ سدا رُسوا ہی ٹھہرے گا

مِرا اللہ ہے اعلیٰ اُس کا دعویٰ ہے

مسلّم دعویٰ ہے اُس کا ، وہ اعلیٰ ہے

مُحیّ و معطی ہر اِک کا مرا اللہ

وہی حاکم عدم کا اور روحوں کا

وہی اولاد کا معطی ، وہی مولا

صِلہ ہر اِک اُسی سے ہی مِلا سارا

گو ہر اِک آدمی اِک سا دکھائی دے

کمال اُس کا ، الگ ہر اِک ہے ساروں سے

وہ کامل عِلم والا ، دائرہ اُس کا
ہے اعداد اور اٹکل سے ورا سارا
اُسے معلوم ہے احوالِ کُل کُل کا
ہے رو در رو اُسی کے کُل کا ہر لمحہ
کروڑوں سال کے احوال کا مالک
وہی ہر دَور کے ہر حال کا مالک
اُسی اِک کا ہے حصہ ہر عمل اُس کا
اُسے ہر کام ہے لمحے سے کم سارا
مصوّر ہے وہ ساحل ، ماہِ کامل کا
مصور ہے وہ لہروں کے مراحل کا
وہی لہروں کو مَہ کا والہ کر ڈالے
وہی دھارے کو رکھے دُور ساحل سے

گُلِ احمر کا مالک ہے مَہَک اُس کی
گلِ سُوری ، ہواؤں کی لَہَک اُس کی

مِرا اللہ مصوّر گورے کالے کا
مصور ہے وہ گُل رو اور لالے کا

دُعا عاصی کرے دِل سے ، صِلہ اُس کا
عطا رحم و کرم کر دے مرا اللہ

کرم اُس کا ہے لامحدود ، عالی ہے
ولی ، عاصی ، ہر اِک کا وہ ہی والی ہے

ہے کُل کا حکمراں کامل ، مرا اللہ
کہاں اِمکاں ، ہو کوئی حکمراں اُس سا

ہر اِک سُو حکم اُس کا ہے سدا عامل
ہے ہر اِک سو اُسی سے ہی اَماں کامل

کڑے ہی حُکم سے عمرِ رواں حاصل

ہو مدھم حکم ، ہوگی وہ کہاں حاصل

اُسی کے حکم سے ہے آسماں ٹھہرا

مِلا ہے حُکم ، سو ہے وہ وہاں ٹھہرا

اُسی کے حکم سے ہر اِک ہے محوِ کار

اُسی کے حکم سے مملو ہے ہر کردار

مرا اللہ کمالِ کار والا ہے

وہی اعلیٰ اصول ، اطوار والا ہے

کہاں اِمکاں ، عطا اُس سی کرے کوئی

کہاں اِمکاں ، صلہ اُس سا ہی دے کوئی

عطا اللہ کی ہر اِک کو ملے ہر دم

کہاں اِمکاں گماں کا کہ وہ ہوگی کم

وہ واحد ہے مَلِک ، ہر اِک گدا اُس کا

سدا سے ہے رواں دورِ عطا اُس کا

حَکَم ہے وہ ، مسلّم ہر کہا اُس کا

اماں کے واسطے در ہے کھُلا اُس کا

مِرا اللہ مکمل عِلم والا ہے

وہ عالم ہر گھڑی ، ہر اِک عمل کا ہے

کوئی اِک لمحہ اور کوئی عمل اُس سے

کہاں اِمکاں ہے اِس کا،اوٹ وہ لے لے

وہی ہے آسماں کا ، مٹی کا عالم

وہی ہے مہر و مہ کے حال کا حاکم

وہ موسم کے ہر اِک لمحے کا عالم ہے

وہ اولوں ، گرمی اور سردی کا حاکم ہے

ہر اِک درد و الم ، احوال کا عالم
ہر اِک کے حال ، ماہ و سال کا عالم
ہواؤں اور لہروں کا وہی عالم
صداؤں ، راہی ، راہوں کا وہی عالم
صدا کوئی ہو ، سامع ہے مرا اللہ
وہ سامع کرم کی ہے سرسراہٹ کا
کوئی دِل دھڑکے ، ڈالی گر ہِلے کوئی
احاطہ ہر صدا کا کر لے اِک وہ ہی
دعا کی ہر گھڑی کا سامع ہے اللہ
دعا گو کو مِلے اُس سے صلہ اس کا
اُسے کوہسار اور رائی دِکھائی دے
دِکھائی اُس کو کُل ، کل کی اکائی دے

اُسے ہر راہ اور راہی دکھائی دے
اسے ماہوں ، اُسے ماہی دکھائی دے
اُسے عالم کا ہر حصہ دِکھائی دے
اُسے گردوں ، اُسے صحرا دکھائی دے
مکمل حِلم کا حامل مِرا اللہ
کسی کو حِلم حاصل ہے کہاں اُس سا
سدا سے علم و آ گاہی عطا اُس کی
رواں اعوام سے کلی وِلا اُس کی
ولائے صوری اور علمی کا مالک وہ
ولائے حلم و ہمدردی کا مالک وہ
سدا اعلیٰ ہر اِک سے حَدس ہے اُس کی
کہاں اِمکاں کہ ہم سر اُس کا ہو کوئی

اُسے معلوم ہے احوالِ کُل کَل کا

سدا عالم ہے وہ علمِ مکمل کا

لَہَک ہر ولولے کی ہے اُسے معلوم

دھڑک ہر وسوسے کی ہے اُسے معلوم

معاصی سے رہائی ہے عطا اُس کی

مکمل کارگر ہے ہر دوا اُس کی

ہے اُس کا حلم حاصل سو رواں ہے عمر

وہ روکے حِلم اِک لمحہ ، کہاں ہے عمر

سدا ہی سے ہر اِک سے ہے کلاں اللہ

وہ ہے رودار اور والی ہے ہر اِک کا

وہی والی ، وہی والا ، وہی اعلیٰ

ہر اِک کو ہے سدا حاصل کرم اُس کا

وہی مٹی کا مالک ، آسماں اُس کا
وہ مولا ہے ، مکاں اور لامکاں اُس کا
اُسی کا عہد و عہدہ ہے ، اُسی کے ہم
ہے کرسی والا اور اَسرار کا محرم
وہ ہادی ہے ، اُسی کا کارواں سارا
وہی ساحل ، وہی ہے لہر اور دھارا
سدا سے وہ ہر اِک سُلطاں کا سُلطاں ہے
وہ کُل کا حکمراں ہے اور ہر آں ہے
اُسی کا حلم ہر دکھ کا مداوا ہے
اُسی کا حلم ہی واحد سہارا ہے
مرا اللہ سدا سے حمد والا ہے
اُسی کی حمد و احساں کا سہارا ہے

کرے گر حمد اللہ کی سدا کوئی

سدا اُس کو صِلہ ہوگا عطا کوئی

اُسے اللہ کا حاصل ہو ہر اِک احساں

لمالم ہر کرم سے اُس کا ہو داماں

علی اللہ کا اِک اسمِ گرامی ہے

علو والا ہے ، عالی ہے وہ سامی ہے

اُسی کا حکم اعلیٰ اور عالی ہے

اُسی کا امر لاگو ہے ، وہ والی ہے

کسی کا واسطہ ہو دور کا اُس سے

کہاں اِمکاں ، عمل کوئی دِکھائی دے

ہے حاوی ہر گھڑی ہر سو حصار اُس کا

کہاں اِمکاں ، ورا اُس سے ہو اِک لمحہ

سدا سے کارگر ٹھہرا حصار اُس کا
سدا سے ہے رواں اس سے عمل سارا

عطا اُس سے ہوا ہے حوصلہ سارا
رواں اُس سے عمل کا ہے سدا دھارا

وہ سامع ہے صداؤں اور دُعاؤں کا
وہی رودِ عطا ہے ، سُکھ کا ہے دھارا

صدورِ حکم والا ، عہد والا ہے
صِلہ ہر اِک کا ، اُسی کا ہی ارادہ ہے

وہی محور ہے ہر اِک کی مرادوں کا
وہی عالم ہے ہر اِک کے ارادوں کا

مدد ہر اِک کو اُس کے دَر سے ہے حاصل
ہر اِک سے ہے سہارا اُس کا ہی کامل

اُسے معلوم ہے احوال لمحوں کا

اُسے معلوم ہے احوال لوگوں کا

اُسے معلوم ہے اعمال کا احوال

کٹے ہر سال کا معلوم اُس کو حال

اُسے آ گاہی حاصل ہے ہر اِک دَم کی

کٹی کس طور سے اس سارے عالم کی

کرم کا اُس کا ہر وعدہ سدا کامل

کہاں اِمکاں ، ہو اُس کا کام لا حاصل

محمد ﷺ کی عطا اُس کا کرم اعلیٰ

کرم اس سطح کا کوئی کہاں ہوگا

ہر اِک گھاٹا مٹا ڈالے کرم اُس کا

کہاں ہوگا کرم والا کوئی اُس سا

مِرا اللہ وساوس دُور کر ڈالے

عطائے حوصلہ سے اور دِلاسے سے

سدا وہ دُور کر ڈالے وساوس سے

حصار اعمالِ صالح کو عطا کر کے

مٹائے دوری کو ہر دَم وِلا سے وہ

سدا مسرور ہو ہر اِک دُعا سے وہ

مکاں اُس کا ہے اور ہے لا مکاں اُس کا

وہ ہو محسوس ہر اِک ہی کو ہر لمحہ

مرا اللہ کہاں ہے دُور ہر اِک سے

مدد اُس سے ملی ہر اِک کو ہر لمحے

اُسے معلوم ہے کس کی صدا آئی

اُسے معلوم ہے کس کی دُعا آئی

دُعا کوئی ہو ، داعی کو صلہ وہ دے

سدا مسرور ہو سائل صِلہ لے کے

مراد اُس کی مِلے سائل کو اُس در سے

کھلا ہر اِک کو وہ ہی در دکھائی دے

وہی اِک ہے کہ ہے ہر آس کا محور

وہی در ہے ، گرے آ کر وہاں ہر سر

مِرا اللہ ہے واسع اور کرم والا

عطا ہر اک کو کردے عمر کی مالا

وہ واہی کو عملداری عطا کر دے

لگے لمحہ ، مَلِک کو وہ گدا کر دے

کسی عاصی کو اعلیٰ وہ عمل دے دے

وہ واسع ہے ، کسی کو وہ دول دے دے

وہ لا محدود کو محدود کر ڈالے

کمی ہر دور کر ڈالے عطا کر کے

مِرا اللہ سدا سے ہے حِکَم والا

کہاں اِمکاں کہ ہم سر ہو کوئی اُس کا

ہے اُس کا عِلم آگے سارے عالم سے

ہوئے حل عِلم ہی سے مسئلے سارے

حِکَم والا سدا سے ہر عمل اُس کا

رواں ہے اُس کے دَم سے کارواں سارا

کلام اللہ حِکَم کا اِک الگ دھارا

علوِ علم والا سارے کا سارا

اُسی کا عِلم ہے عمرِ دواں کی اصل

اُسی کا علم سارے کارواں کی اصل

عمل اُس کا مطاعم کی عطا والا
کلام اُس کا عمل والا ، علا والا

مِرا اللہ سدا سے وڈّ والا ہے
ودود اس واسطے ہی اسم اُس کا ہے

عطا کی عمر ہم کو ، ہے دُلار اُس کا
حَکَم کوئی کہاں اور کردگار اُس سا

مِرا اللہ ہر اِک عالی سے عالی ہے
وہ اعلیٰ ہے ، وہ والا ہے ، وہ والی ہے

سدا محرم ہر اِک اُس کے مراحم کا
گرامی اور مکرم ہے کہاں اُس سا

مِرا اللہ ہر اِک سو ہی دکھائی دے
سدا سے اصلِ عالم ہے وہ ہر لمحے

اُسے ہر لمحے کُل عالم دِکھائی دے
کسی کو اوٹ حاصل ہے کہاں اُس سے
وہ ہے علاّم کُل کا ، سارے عالم کا
کہاں علاّم کوئی اور ہے اُس سا
سدا سے عدل والا ہے مِرا اللہ
سدا عادل رہا ہے وہ ہر اِک لمحہ
اماں والا ہے ، اُس کا حُکم ہے ہر دَم
اسی رہ کا سدا راہی رہے عالم
اسی کا حکم ہے سارے رسولوں کو
اسی کا حکم ہے سارے ہی لوگوں کو
اگر کوئی کسی کا کام ہو اَٹکا
کرے وہ کامراں اُس کو لگے لمحہ

دعاؤں کا صلہ داعی کو وہ دے کے

مکمل ہر ادھورے کام کو کر دے

کرے وہ کام ، ہر اِک کام ہے کامل

اُسی کے در سے ہے ہر اِک عطا حاصل

اُسی کا ہر سوالی کو سہارا ہے

سدا رحم و کرم کا وہ ہی دھارا ہے

وہ آمر ہے ، ہر اِک مامور ہے اُس کا

اُسی سالار کا ہے کارواں سارا

امورِ کُل کا ماہر ہے مِرا اللہ

احاطہ ہو کہاں اُس کی رسائی کا

اُسے کل اور ہر حصہ دکھائی دے

لگے لمحہ ، کڑا ہر کام وہ کر لے

ہمالہ اُس کے آگے رائی سے کم ہے

اُسے اِک کاہ سے کم سارا عالم ہے

کسی سے وہ مدد لے ، ہے کہاں اِمکاں

کہاں اِمکاں کسی کا لے کوئی احساں

ارادہ وہ کرے ، ہر کام ہو کامل

اسے ہر کام کا ہے علمِ کُل حاصل

کرے حُکم اُس کا رد کوئی ، کہاں اِمکاں

عطا کوئی کرے اُس سی ، کہاں اِمکاں

وہ کُل عالم کا سلطاں ہے ، سدا سے ہی

رواں ہے عمر ہر سُو ، ہے وہی واعی

ولی ہے وہ ، دوامی ہے وِلا اُس کی

وِلا دراصل ہے دائم عطا اُس کی

وہی ہے کہ سدا دوری معاصی سے

ولا کی اوٹ دے کر وہ عطا کر دے

ہے طے کہ حمد ہے اُس کی رواں ہر دم

وہ ہے محمود ، ہر اِک کا ہے وہ محرم

ہے مداحی اُسی کی کام ہر اِک کا

کہاں اِمکاں دکھائی دے کوئی اُس سا

وہ مالک دہر کا اور آسماں اُس کا

ہوا ، صحرا اُسی کے ، لامکاں اُس کا

وہی ہے حمد کا مالک ، وہ کامل ہے

وہ دائم ہے ، دوام اُس کو ہی حاصل ہے

وہی حیّ و مکمل ہے ، کمال اُس کا

ہے کُل کا کُلی مالک اور حال اُس کا

وہ مالک علم و عالم کا ، عمل اُس کا
کمالِ حلم والا اور کھرا سارا
اُسی کے حکم سے ہر سو عدم طاری
کرے کوئی کہاں سے ہم سری اُس کی
عدم کو دے عدم ، ہے حوصلہ اُس کا
کوئی اُس سا کہاں ہے اور کہاں ہوگا
عدم اُس کو کہاں امکاں ہے کہ آ لے
عدم ہر اِک کا حصہ ہے سِوا اُس کے
وہ دائم ہے ، دوامِ کُل اُسے حاصل
سدا سے ہے ، رہے گا وہ سدا کامل
اُسی کا حکم ہی ہے کار گر ہر سو
اُسی کا حکم ہے ہر اِک سدا لاگو

مرا اللہ ہے واحد اور کرم والا

وہ رحماں ہے ، مَلِک ہے وہ حِکَم والا

کوئی ہم سر ، کوئی اُس سا کہاں ہوگا

ورا اکسار سے کوئی کہاں اُس سا

کروڑوں کام کر ڈالے ، لگے لمحہ

کہاں اِمکاں ، کوئی ہو کاری گر اُس سا

اُسے واحد کہو ، ہے حُکم اُس کا ہی

ہے حُکم اُس کا ، کرم اُس کا ، عطا اُس کی

گواہی ہی گواہی ہے کلام اللہ

وہ واحد ہے ، کہاں ہے دوسرا اُس سا

احد اللہ کا اِک اِسم گرامی ہے

وہ واحد ہے اسی کی اِک گواہی ہے

وہ رائی لے کسی سے ، ہے کہاں اِمکاں

صمد ہے وہ ، رواں اُس کا سدا احساں

عطا اُس کو کرے ، اُس سا کہاں کوئی

سدا حاصل ہر اِک کو ہے عطا اُس کی

مرا اللہ صمد ہے ، وہ عطا کر کے

کہاں اِمکاں ، عطا کا وہ صِلہ لے لے

کرے کل کام وہ ، اُس کو لگے لمحہ

لگے لمحہ ، اُلٹ دے حال عالَم کا

لگے لمحہ ، وہ صحرا کو ہرا کر دے

لگے لمحہ ، وہ ساگر کو ہوا کر دے

اُسے معلوم ہے ہر اصل کا احوال

اُسے معلوم ہے ہر اِک عمل کا حال

کوئی ہو کام ، اُس کے واسطے آساں

وہ لے احساں کسی کا ہے کہاں اِمکاں

کروڑوں سال کا کوئی ہو کام ، اللہ

ارادہ گر کرے ، اُس کو لگے لمحہ

کہاں اِمکاں کوئی اُس کام کو روکے

مِرا اللہ ہے آگے سارے عالم سے

وہ کامل ، کام اُس کا ہے ہر اِک کامل

اُسے ہر کام کا ہے سرِ کُل حاصل

سدا سے حکمراں وہ سارے عالَم کا

کہاں اِمکاں کوئی ہو حکمراں اُس سا

ہے کُلّی اور دائم حکمراں وہ ہی

دوامی ہر عمل ، دائم عطا اُس کی

وہ اوّل ہے لَہک ہر سُو اُسی کی ہے
سدا سے ہی للَک ہر سُو اُسی کی ہے

وہی اوّل ہر اِک کردار والا ہے
وہی اعلیٰ عمل ، مہکار والا ہے

وہ اوّل حکمراں ، راعی کہاں اُس سا
ہے اوّل ، مدعی کوئی کہاں اس کا

وہ اوّل ہے ، اُسی کے سلسلے سارے
رواں ہر سُو اُسی کے علم کے دھارے

حوالوں کا حوالہ ہے مرا اللہ
ہر اِک دھارے کا دھارا ہے مِرا اللہ

دوام اُس کو ، دوامی ہر عمل اُس کا
وہ دائم ہے ، کہاں دائم کوئی اُس سا

رہا ہے وہ سدا سے اور رہے گا وہ

وہ احساں کر رہا ہے اور کرے گا وہ

مسلسل حکمراں ہے سارے عالَم کا

رواں ہے حکم اُس کا ہی ہر اِک لمحہ

ہر اِک محدود ، لا محدود ہے وہ ہی

کوئی اُس سا ہو دائم ، ہے کہاں کوئی

عدم کی کھوہ ہے گھر سارے لوگوں کا

سدا سے اِک وہی ہے اور سدا ہوگا

دکھے اُس کی طرح کوئی ، کہاں اُس سا

کھلا ہر سو دکھائی دے وہ ہر لمحہ

سہارا اُس کا ہر اِک کو دکھائی دے

وہ لاکھوں کی مدد کو آئے ہر لمحے

دِکھائی دے ہر اِک کو سکرہ کے دوراں

ہو حائل اوٹ اُس لمحے ، کہاں اِمکاں

مکمل عِلم اُس کا ہے کِسے حاصل

ادھورا علم ہر اِک کا ، وہی کامل

کمال اُس کے کروڑوں ، اوٹ ہے حاصل

دکھے ہر اِک کمال اُس کو کہ ہو مائل

کسی کا علم اُس کے علم کے آگے

سدا ردّی ہے اور کم ہے وہ رائی سے

کہاں اِدراک کوئی کر سکے اُس کا

کہاں اِک کاہ سے کم اور کہاں اللہ

ولی ہر اِک کا وہ ، ہر اِک کا والی ہے

وہی ہر اِک سے اعلیٰ اور عالی ہے

وہی سلطاں ، وہی ہر حکم والا ہے

رواں سکہ ہر اِک سو اِک اُسی کا ہے

ہر اِک مملوک ، وہ مالک ، وہ مولا ہے

مَلَک سارے اُسی کے ، وِرد اُس کا ہے

ہر اِک اُس کی وِلا کا ہی سوالی ہے

عطا اُس کی ہر اِک عمدہ ہے ، عالی ہے

علو اُس سا کسی کو ہے کہاں حاصل

وہ ہے سوئے کرم ہی ہر گھڑی مائل

اٹل ٹھہری رسائی کو وِلا اُس کی

سِوا اس کے کہاں اس کا ہے رہ کوئی

وہ ہے احساں کا دھارا اور کرم والا

اُسی کا در ہے عالی ، وہ حرم والا

مراحل دُکھ کے وہ آساں کرے ہر دم
ہر اِک دُکھ کا وہی درماں کرے ہر دم
ہر اِک کے وہ مسائل دور کر ڈالے
سدا درد و الم ہر اِک کے وہ ٹالے
ہر اِک عالی اُسی در کا سوالی ہے
عوالی کا مرا اللہ ہی والی ہے
عوالم کو کرے وہ مہر سے مملو
سدا سے کارگر اُس کی وِلا ہر سو
مطاعم کی عطا اُس در کا احساں ہے
وہی معطی ، وہی عالم کا سُلطاں ہے
کرم اُس کا اِدھر ہے اور اُدھر ہوگا
کرم اُس کا ہر اِک کا دعویٰ اور ماوا

ہر اِک عاصی اُسی کے رحم کا عادی

رواں ہر لمحے ، ہر دم ہے عطا اُس کی

کرم کا حصہ ہر اِک کو سدا حاصل

ہے کم اِمکاں ، عمل عاصی کا ہو حائل

وہ احساں والا ہے، احساں رواں اُس کے

رُکے اِک لمحے کو احساں کہاں اُس کے

ہو عاصی کو عمل کا گر کوئی احساس

گماں اس کا کہاں، اُس در سے ٹوٹے آس

گرے گر کوئی ، اُس کو آسرا وہ دے

گھٹا اُس کو کرم ہی کی سدا وہ دے

کرم کی اوٹ عاصی کو مِلے اُس سے

کھُلا ہے حِلم کا در اُس کا ہر لمحے

گراں اعمال کا احساس کر کے ہی
ملے گی اللہ کے دَر سے مُراد اُس کی
کسی کو ردّ وہ کر دے ، ہے کم اِمکاں
مسلسل کر رہا ہے وہ ہر اِک احساں
ٹلے راہِ معاصی سے اگر کوئی
اُسے اللہ کی حاصل ہر عطا ہوگی
معطر سارا عالم اُس کے دَم سے ہے
رواں ہر کام اُس کے ہی کرم سے ہے
وہی در ہے کہ ہر اِک کی رسائی ہے
للک ساری اُسی کے در سے آئی ہے
مرا اللہ سدا اِکرام والا ہے
وہی ہر دکھ کا درماں ہے ، مداوا ہے

وہ موسم کو ہمارے واسطے ہے ڈھال

سدھارے وہ ہی دکھ کے ماروں کے احوال

ہے مملو اُس کے ہی اِکرام سے عالم

کوئی گھائل ہو ، اُس کے واسطے مرہم

ہے لامحدود ہر لمحے وِلا اُس کی

ہے طے، ماں کی وِلا سے ہے سِوا اُس کی

سکوں کا لمحہ لمحہ ہے عطا اُس کی

کہاں اِمکاں عطا اُس سی کرے کوئی

کرے حل وہ ہی گر ہو مسئلہ کوئی

کہاں ہم درد ہے اُس کے سِوا کوئی

مرا اللہ ہے کامِل ہر حوالے سے

مکمل کام اُس کے سارے کے سارے

کروڑوں کام کر لے وہ لگے لمحہ

وہ کامل ہے ، کہاں کامل کوئی اُس سا

اُسے عالم ہر اِک لمحے دِکھائی دے

کہاں ہے اوٹ حاصل رائی کو اُس سے

ورا اور ہر مَلک اُس کو دکھائی دے

کہاں اِک لمحہ ماہوں دور ہے اُس سے

ہر اِک ساگر کا سارا عِلم ہے اُس کو

ہر اِک کا علم اُس کو ہے ، وہ کوئی ہو

وہ عالم ہے سواحل اور دھاروں کا

وہ عالم ہے دکھوں کا ، دُکھ کے ماروں کا

ہر اِک کی اصل ہی معلوم ہے اُس کو

دکھائی دے اُسے ہر اِک ، وہ کوئی ہو

وہ ہر اِک کے ہر اِک لمحے کا حاکم ہے

کہاں ہے ، کُل کہاں ہوگا کا عالم ہے

اکٹھا وہ کرے ، اُس کو الگ کر دے

ارادوں کے حوالے کام کر ڈالے

مسلسل سارے عالم کا وہ عالِم ہے

وہ مالک ہے ، وہی عالَم کا حاکم ہے

دول اُس کی ، وہ مالک سارے عالم کا

کہاں سطاں کوئی اُس سا ہوا ہوگا

وہی ہے حمد کا مالک ، وہی والی

اُسی کے در کا سائل ہے ہر اِک عالی

درِ اللہ کے آگے گر گرے کوئی

ہے طے ، اُس کو ملے گی ہر مراد اُس کی

کھلائے سارے عالم کو مرا اللہ

دکھائے کہ وہی ہے ساروں کا مولا

گھٹاؤں اور ہواؤں کا وہی مالک

دُکھی دِل کی صداؤں کا وہی مالک

صداؤں کو عطا سے کامراں کر دے

دعاؤں کا صلہ دے عمدہ اِحساں سے

مرا اللہ ہی راہِ عدل والا ہے

ہر اِک کو اُس کا ہر لمحے سہارا ہے

مرا اللہ ہے ہادی سارے عالم کا

وہ ارحم ہے ، کوئی راحم کہاں اُس سا

کھرا رَہ وہ دِکھائے سارے لوگوں کو

کڑے رَہ سے ہٹائے سارے لوگوں کو

کھرا رَہ ہی دکھایا سارے اُرسل کو
کہ اس رَہ سے اماں لوگوں کو حاصل ہو

عمل کی راہ کل عالم کو دِکھلائی
اماں کی لہر اس سے ہر گھڑی آئی

کلام اللہ اُسی کے عِلم کا ہالہ
سطر ہر اِک اُسی کے علم کی مالا

وہ ہادی ہے ، رواں ہے عمر ہر لمحہ
سدا سے لاگو ہے ہر طور حکم اُس کا

عمل اُس کا مکمل ہے حِکَم والا
وہ ہے واعی سدا سے سارے عالم کا

حِکَم سے وہ امورِ کل رواں رکھے
کہاں اِمکاں کرے کوئی اُلٹ اس سے

وہ ہادی ہے عمل کے کل مراحل کا
اُسی کا حکم ہی حل ہے مسائل کا

اُسی کی کارگہ ، اُس کے ہی سارے کام
اُسی سے سکھ کا ساماں اور سکوں ، آرام

کوئی اُس سا ہو کاری گر کہاں اِمکاں
ہے اُس کے واسطے ہر کام ہی آساں

کروڑوں کام ، ہر اِک اُس کا ہے حاکی
عمل کے واسطے حاصل عطا اُس کی

مرے اللہ کا ہم سر ہے کہاں کوئی
ہر اِک سو ہے رواں ہر لمحے حمد اُس کی

کرے کام اُس سے کوئی ، ہے کہاں اِمکاں
کھلا ہے ہر گھڑی اُس کا درِ احساں

کرے ہر اِک اُسی سے ہر مدد حاصل

وہ ہر اِک اصل کا عالم ، وہ ہے کامل

کہاں کوئی کہ سکھلائے وہ اللہ کو

ہوا ہے اور کہاں اِمکاں کہ کوئی ہو

اُسے معلوم ہے عالم کے ساروں کا

کرے وہ ہی عطا ہر اِک کو ہر لمحہ

کمالِ کار کا مالک ہے اِک وہ ہی

کہاں اُس سا ہوا ، ہوگا کہاں کوئی

ہے کوہ و کہ ، روا سے کہ ورا سے ہے

ہر اِک کی عمر اِک اُس کی عطا سے ہے

ہر اِک کو ہے سدا سے ہی عطا حاصل

ہر اِک کے حصے کا عالم وہی کامل

ہر اِک مملو اُسی اِک کے کرم سے ہے
ہر اِک لمحہ ہر اِک کا اُس کے دم سے ہے
ہر اِک سو وہ دکھائی دے ہر اِک لمحہ
اُسے معلوم ہے احوال ہر اِک کا
اُسی کا در کھلا ہر دم دکھائی دے
عوالی ، حکمراں سارے گدا اُس کے
مرا اللہ ہے حاکم سارے عالم کا
وہی مالک ہر اِک کا ہے ، وہی ماوا
وہی عامل ، ہر اِک معمول ہے اُس کا
اُسی سے ہے رواں ہر اَمر کا دھارا
وہ واحد ہے کہ ہر اِک کام کر لے وہ
کہاں اِمکاں کہ احساں کوئی سر لے وہ

کوئی ہو کام ، اُس کے واسطے آساں

رُکے وہ کام ، اس کا ہے کہاں اِمکاں

کہاں اِمکاں کہ ہم سر اُس کا ہو کوئی

کہاں اِمکاں کرے کوئی مدد اُس کی

سدا اُس کی اماں حاصل ہے عالم کو

ہر اِک کو دے اماں اللہ ، وہ کوئی ہو

اماں اموال کو اور علم کو حاصل

اماں دے وہ ہر اِک کو ، ہے وہی کامل

اماں اعمال کو اُس سے مِلے ہر دم

اماں احوال کو اُس سے ملے ہر دم

اماں دے دہر کو دائم ، ہے اِک وہ ہی

اَماں دے آسماں کو ، ہے کہاں کوئی

وہ مالک کُل کا ہے ، وہ ہی مراعی ہے

وہی ماکول کا مالک ہے ، معطی ہے

وہ روکے گر عطا اِک لمحہ کو ساری

وہی اِک لمحہ کر دے گا عدم طاری

ہر اِک کے ہے ارادوں کا وہ رکھوالا

مکمل ہوں سدا گر ہو کرم اُس کا

کوئی ہو کام ، وہ ہی کاری گر ٹھہرے

کہاں ہے کارگر کوئی سوا اُس کے

کرے حل وہ ہی عالم کے مسائل کو

عطا مرہم کرے گر کوئی گھائل ہو

حِکَم سے حل کرے وہ مسئلے سارے

دُعاؤں کا صِلہ دے وہ مراحم سے

ہماری عمر ہے کُلّی عطا اُس کی
کہاں اُس سی عطا والا ہوا کوئی

مرے اللہ کا احساں ہے رواں ہر دَم
رواں ہر دم ، سدا سے ہے دواں ہر دم

کرے اِحساں ہر اِک لمحے مرا مولا
کہو دل سے کہ ہے احساں سدا اُس کا

کرم اُس کا کہ عالم کو کھلائے وہ
رکھے عامل ، سلائے وہ ، دکھائے وہ

وہی عالم کا مالک ، عالم آرا ہے
ہے احساں والا وہ ، اُس کا سہارا ہے

ہے اعلیٰ اور عمدہ اُس کا ہر احساں
وہ لے احساں کِسی کا ، ہے کہاں اِمکاں

عطائے عمر اُس کا ہی کرم ٹھہرا

وہی درِ کُل ہے معطی سارے عالم کا

ورا کا اور ملائک کا وہی مولا

کرے احساں ، سدا سے ہے عمل اُس کا

وہی اکرم ہے اور اِکرام والا ہے

ہر اِک کو اُس کے اِحساں کا سہارا ہے

مکرم اُس سا ہو کوئی ، کہاں اِمکاں

کوئی اُس سا کہاں، اُس سے کرے احساں

رواں ہر سو کرم اُس کا کہ اکرم ہے

وہی مالک ، وہی مولائے عالم ہے

کمال اُس کا ، الگ ہر اِک کا ہے مکھڑا

کہاں اِمکاں ، مصور ہو کوئی اُس سا

علی ہے وہ ، وہی اولیٰ ہے ، اعلیٰ ہے
علا والا ہے وہ اور عالم اُس کا ہے

علو اُس کا گماں سے ہر طرح آگے
کہاں اِمکاں ، رہے آگے کوئی اُس سے

مرے اللہ کا ہر اِک کام ہے اعلیٰ
کوئی ہو اَمر ، کوئی ہے کہاں اُس سا

سدا سے اعلیٰ ہر اِک حکم ہے اُس کا
کوئی ہو حکم ، درگُل اُس کا ہے حصہ

وہ اعلیٰ اکل کا معطی سدا سے ہے
رواں ہر اِک عطا اُس کی سدا سے ہے

ورا اکمام سے ہر اِک عمل اُس کا
کسے حاصل علا اُس سا ، کمال اُس سا

ہر اِک سے اِک وہی ہر طور اعلیٰ ہے

سدا سے حاوی ہر اِک حکم اُس کا ہے

مصور ہے وہی ساری گھٹاؤں کا

عمل دائم رواں اُس سے ہواؤں کا

مصور دہر کا اور آسماں کا ہے

مصور اِک وہی عمرِ رواں کا ہے

روا ، صحرا کا ، دھاروں کا ، سواحل کا

وہ حاکم ہے ہر اِک کے کُل مراحل کا

وہ معمورے کے ہر لمحے کا والی ہے

ہر اِک سے کُل ہواداری اُسی کی ہے

کروڑوں ہی الگ اطوار والوں کا

کمال اُس کا ، الگ ہر اِک سے ہے حصہ

الگ طائر ہے ، ماہی ہے الگ اُس سے

مکوڑوں اور ماہوں کے الگ حصے

گُلِ لالہ الگ ہر طور ہے گُل سے

الگ اطوار کالوں اور گوروں کے

الگ ہے آسماں کا طور مٹی سے

الگ اطوار صحرا اور ساگر کے

الگ اِک دوسرے سے آدمی سارے

الگ داماء ، الگ دھاری ، الگ دھارے

کمال اُس کا، الگ ہر اِک کو رکھا ہے

کمال اُس کا ، ہر اِک اُس کا ہی حصہ ہے

مرا مولا وِلا والا ، علا والا

مدد ہر اِک کی دائم ہے عمل اُس کا

عمل احکام سے ہے ماورا اُس کا
عمل ہر اِک سدا سے ہے کھرا اُس کا

کرے وہ کام کوئی ، کامراں ٹھہرے
کوئی ہو کام ، ہر اِک سے وہ ہے آگے

وہ مولا ہے ، کہاں مولا کوئی اُس سا
سدا سے ہے وہی اِک ساروں کا مولا

ہر اِک موسم سدا سے ہے عطا اُس کی
ہے گرمی اور سردی کا وہی معطی

ہے حاصل سارے عالم کو مدد اُس کی
کہاں ہے کامراں اُس کے سوا کوئی

کرو امداد ہر اِک کی ، ہے حکم اُس کا
اسی سے کارواں سارا رواں ہوگا

وہی اِک ہے الہٰ و ہادی ساروں کا
وہی ماویٰ سدا سے دکھ کے ماروں کا

گرے گر کوئی دل سے اللہ کے آگے
کرم اللہ کا حاصل ہو اُسی لمحے

کلام اللہ اُسی کا ہی کرم ٹھہرا
کرم کوئی کہاں ہوگا کوئی اِس سا

کسی کو دے کے عہدہ وہ کرے احساں
دِگر کوئی دے عہدہ ، ہے کہاں اِمکاں

وہی اِک حل کرے سارے مسائل کو
وہی آساں کرے دُکھ کے مراحل کے

وہی عالم ، وہی علاّم عالم کا
ہے کلّی علم کا مالک مِرا مولا

دِکھائے وہ ہر اِک کو علم کے دھارے
ہر اِک سُو علم کے ساگر رواں اُس کے

اُسی کا علم ہے واحد علو والا
کہاں اِمکاں ، کسی کا علم ہو اُس سا

اُسے حاصل ہے معمورے کا سارا علم
اُسے حاصل ہے ہر اِک آسماں کا عِلم

اُسے ساگر کا سارا عِلم ہے حاصل
اُسی کا علمِ صحرا ہر طرح کامل

ہواؤں اور گھٹاؤں کا وہی عالم
صداؤں اور دعاؤں کا وہی عالم

ہے علم اُس کا سدا سے ہی اُسی کا علم
کہاں اِمکاں کہ رکھے کوئی اُس سا علم

ورا ہے علم اُس کا ہر احاطے سے
ہے اُس کا علم سارا ساروں سے آگے

وہ عالم لمحے لمحے اور کُل کا ہے
وہ عالم ہر گھڑی کے ہر عمل کا ہے

اُسے ہر لمحہ کُل عالم دِکھائی دے
کہاں آہٹ رہے کوئی ورا اُس سے

وہی سُلطاں ، امور کُل کا وہ حاکم
کہاں اِمکاں کہ اُس سا ہو کوئی عالم

کوئی ہو کار ، ہر کاری اُسی کی ہے
سدا سے ہی عمل داری اُسی کی ہے

ہٹے وہ حکم دے کر ، ہے کہاں اِمکاں
ہو لاگو وہ ، کڑا ہے حکم کہ آساں

ہٹے وہ حکم سے ہر کام ہو اُلٹا

ہوا کا ، مہر و مہ کا گام ہو اُلٹا

وہ حاکم ہے ، اُسی کا ہے کرم سارا

رواں ہر سُو سدا ہے عمر کا دھارا

ہر اِک کے واسطے اِک حد ہے ٹھہرا دی

کوئی ٹھکرا دے حد کو ، ہے کہاں کوئی

ہر اِک محکوم کو اُس کے سکوں حاصل

اُسی کا حکم ہر اِک طور ہے کامل

کہاں کوئی کہ اِس کا حکم ٹھکرا دے

کہاں کوئی کہ اُس کا کام اٹکا دے

کوئی کردار کا ہلکا اگر ٹھہرے

کرے دِل سے دُعا وہ کھل کے اللہ سے

ہے اِمکاں کر لے وہ اُس کا کرم حاصل

مرا اللہ کرم کا معطی ہے کامل

اُسی کے گُر سے عالم ڈھل سکا سارا

اُسی اِک کے کرم کا سارا ہے دھارا

ڈھلے ساگر ، ڈھلے صحرا اُسی کر سے

مِلا اِمکاں کا عالم اُس کے ہی در سے

دکھائے راہ راہی کو سدا وہ ہی

ہوا گُر والا اُس سا ہے کہاں کوئی

امور اُس کے کمی سے ماورا دائم

کہاں اُس سا ہے کاری گر کھرا دائم

اُسی اِک کو کمالِ کار ہے حاصل

امورِ کل کا ماہر وہ ، وہی کامل

وہ مالک مُلک کا ، کوئی مَلِک اُس سا
ہوا ہے اور کہاں کوئی ہوا ہوگا
اُسی کا حکم ہے ہر کام کا مصدر
کہاں کوئی ، اُٹھائے اُس کے آگے سر
اُسی کی مِلک ہے عمرِ رواں ساری
اُسی کے حکم سے ہوگا عدم طاری
ہلا کرمک ، ہے طے کہ حکم ہے اُس کا
ہلا گر کاہ اُس کا حکم ہی ہوگا
وہ آمر ہے مکمل حُکم والا ہے
عملداری ہے اُس کی ، امر اُس کا ہے
مرا اللہ سدا سے مہر والا ہے
مسلسل در کھلا اُس کی عطا کا ہے

ہے مملو سارا عالم اُس کے احساں سے
رہے اُس کے رواں احساں سدا سارے
ہو اُس سا مہر والا ، ہے کہاں اِمکاں
اُسی کی مہر ہے ، اُس کا ہی ہے احساں
مرا اللہ ہی ہے علم و عمل والا
احاطہ ہے اُسی سے سارے عالم کا
دکھائے رَہ وہی اعمالِ صالح کا
مکمل مہر والا ہے کہاں اُس سا
گرے کردار کا اِک وہ ہی عاصم ہے
وہی اعمال کے لمحوں کا عالم ہے
مطاعم کی عطا ہے مہر اُس کی ہی
کہاں اُس سی وِلا والا دگر کوئی

ملے عالم کو ہر لمحے عطا اُس کی

ولا والا دگر اُس سا کہاں کوئی

کمالِ مہر کا وہ ہے سدا عادی

دوا ہے ہر دکھی کو مہر ہی اُس کی

ہے عالم کو احاطہ اللہ کا حاصل

ملی اُس سے ہر اِک کو ہے اماں کامل

ہے کم رائی سے اُس کے آگے کُل عالم

وہی مالک ہے ہر اِک کا ، وہی ارحم

وہ ہے عالم کے سارے حال سے آگاہ

وہ ہے ہر اِک کے کل اعمال سے آگاہ

کہاں حاصل کسی کو اوٹ ہے اُس سے

اُسے معلوم کل احوال عالم کے

وہ ہے ہر روکھ کے احوال کا عالم
گلوں کے مرحلوں اور حال کا عالم
کہاں اُس کے احاطے سے ورا کوئی
ورا اُس سے کہاں صحرا ، روا کوئی
کرم کر کے کسی کو کر دے آسودہ
سدا سے حکم لاگو ہے ہر اِک اُس کا
ہر اِک کو مِل رہی ہے ہر مدد اُس کی
رواں ہے عمر ، اُس کی ہے مدد ساری
وہ دوّاری کے ہر دُکھ کو مٹا ڈالے
مٹائے دُکھ وہ ہر اِک کو اماں دے کے
کرے اِمداد وہ اولادِ صالح سے
اُسے معلوم کُل احوال ساروں کے

مدد دے وہ کسی کو ، کامراں ٹھہرے
وہ کوئی ہو ، مدد اُس سے ہی ہر دَم لے

مِرا اللہ ہے اعلیٰ ہر حوالے سے
عوالی اور سلطاں سائل اُس در کے

رہائی عمّو سے وہ آدمی کو دے
صلہ دے وہ علو کا حال سے اُس کے

مرا اللہ علو والا ، علا والا
کہاں اِمکاں ، کوئی ہم سر ملے اُس کا

کسی کو وہ علو دے کر کرم کر دے
وہی کردار کا رَہ اُس کو دکھلائے

وہی عہدہ علو والا عطا کر دے
وہی محروم کر دے اُس کو عہدے سے

کمی سے ماورا دائم عطا اُس کی

ورا اکسار سے ہر اِک ادا اُس کی

وہ حاکم ، حکم ہر اُس کا علو والا

سراسر عدل والا ہر عمل اُس کا

کمہ کو عدل ہر اُس کا دکھائی دے

کہاں اعلیٰ عمل والا کوئی اُس سے

مکمل ہر طرح امداد ہے اُس کی

عطا ماکول عالم کو کرے وہ ہی

ہے عالم کو عطا اکلِ حلال اُس کی

عطا ہر اِک سدا سے ہے کمال اُس کی

عمل ہر اِک سدا مالا کلام اُس کا

ہر اِک کے واسطے ہے رحم عام اُس کا

کمی کوئی ہو ، اُس کو دور وہ کر دے
کرم سے ساروں کو مسرور وہ کر دے

ہر اِک کا آسرا اِک وہ ہی ہے ہر دم
عطا اُس کی کہاں اِمکاں کہ ہو وہ کم

کرے وہ عمدہ کاموں کو ہر اِک سُو عام
وہ ہر وہ کام روکے کہ گرا ہو کام

کرے وہ حل مسائل سارے عالم کے
مدد حاصل ہر اِک کو ہر گھڑی اُس سے

اَماں دے مکر سے وہ عمدہ لوگوں کو
مدد دے کہ ہر اِک کو اکل حاصل ہو

کرے وہ کامراں اُس کو کہ ساعی ہو
صِلہ اُس کو مِلے کہ اُس کا داعی ہو

ہر اِک مَطعَم اُسی کی ہی عطا ٹھہری
وہی ماکول دے ہر اِک کو حصے کی

علا سے دُور دَہ مَردَہ کو رکھے وہ
سدا دہری کو گھر اُس کا دکھائے وہ

وہی ہے دہر کا ہر طور رکھوالا
اُسی کا ہی سدا سے ہے ہر اِک لمحہ

وہی مالک مکمل طور ہر اِک کا
کہاں اِمکاں کسی کا کوئی ہو حصہ

کہاں کَر والا اُس سا ہو سکا کوئی
دکھائی دے کہاں کوئی کمی اُس کی

کوئی ہو کام ، وہ ہے کامراں دائم
اُسی سے ہے رواں ہر کارواں دائم

سدا حاکم وہی اِک سارے عالم کا

کہاں عالم کا حاکم ہے کوئی اُس سا

مسلسل حُکم اُس کا کامراں ٹھہرے

اُسی کا حکم ہی دائم دواں ٹھہرے

اُسی کا ہر عمل ہر دم رہے آگے

کہاں کوئی ،عمل کو رد کرے اُس کے

امورِ کُل کا آمر ہے سدا اللہ

رواں ہے امر ہی سے سلسلہ سارا

اُسی کے حکم کی دائم ہوا عادی

گھٹا راہی اُسی کے حکم کے رہ کی

وہی ہر کارواں کا ہے سدا سالار

وہی ہے ملک کا مالک ، وہی سرکار

سدا سے سارے عالم کا وہی سُلطاں

کوئی ہو اور سُلطاں ، ہے کہاں اِمکاں

وہ احساں والا ہے ، اُس کا رواں احساں

رُکے اِک لمحے کو احساں ، کہاں اِمکاں

کرو احساں سدا سے حکم ہے اُس کا

اسی سے سُکھ ہر اِک سُو اور سکوں ہوگا

کرم اُس کا کرے مسرور لوگوں کو

سکھی ہر طور کر دے دکھ کے ماروں کو

ہے اسلام اِک عطائے اعلیٰ اللہ کی

کوئی ہم سر عطا اُس کی کہاں ہوگی

محمد ﷺ کی عطا اِک ہے الگ احساں

کوئی احساں ہو اس سا ، ہے کہاں اِمکاں

ہر اِک احساں کرم اُس کا ، عطا اُس کی

عطا والا کوئی اُس سا کہاں کوئی

دکھائے آدمی کو عمدہ رَہ اللہ

کروڑوں احساں اُس کے، ہے ہر اِک عمدہ

وہ اعلیٰ ہے کہاں ہم سر کوئی اُس کا

کہے ہم سر ہوں ، ہے کوئی کہاں اُس سا

کمال اِک اُس کو ہی ہر طور ہے حاصل

وہی اِک ہر طرح اکمل ہے اور کامل

کوئی اُس سا ہو، اس کا ہے کہاں اِمکاں

وہی ہے دور والا ، اُس کا ہی دوراں

وہی مولا روا کا ، آسماں کا ہے

وہی ہر طور کامل اور اعلیٰ ہے

علی ہے وہ سدا سے ہے علا والا
مکمل عدل والا اور عطا والا

صلہ کردارِ اعلیٰ کا کرم سے دے
رکھے دوری گرے کردار والوں سے

وہ داور ہے ، اُسی کی داد ہے عالی
اُسی کی داد سے مسرور ہر داعی

عمل عمدہ کو کردے وہ علو والا
کہاں داور ہے کوئی دوسرا اُس سا

لگے لمحہ کروڑوں کام کر ڈالے
اُسی کی ماہ ہے ہر ماہ سے آگے

رواں ہر کارواں اُس کے ہی گر سے ہے
عطا ہر اِک صلہ اُسی کے ہی در سے ہے

وہ اعلیٰ ہے ، صلہ اُس کا سدا اعلیٰ
کرم ، اکرام والا ہے کہاں اُس سا
محی اِک اسم ہے اللہ کا ، مولا کا
عطائے عمر اُس کا ہی عمل اعلیٰ

اُسی سے دہر اِک رودِ رواں ہر دم
اُسی کے حلم کا حاکی سدا عالم
وہی سر، دھڑ کا مالک ، روح کا مالک
وہی ہے عمر کا معطی ، وہی ہالِک

وہی رُکھ کو اُگائے مٹی کے دھڑ سے
اُسی کے حکم سے ہر لمحہ دِل دھڑکے
دھمک دل کی اُسی کا حکم ہی روکے
اگر دے حکم ، دل درگُل دھمک اُٹھے

طِلا کا مٹی کو کردے وہ رکھوالا

مہک اُٹھے اُسی کے حکم سے صحرا

گل و لالہ کو مٹی سے اُگائے وہ

سدا سے سارے عالم کو کھلائے وہ

مرا اللہ محی و علم والا ہے

وہی مالک ہے ، کل عالم اُسی کا ہے

عدم اُس کا ہے اور عمرِ رواں اُس کی

عمل ہر اِک اُسی کی ہے عطا ساری

وہی دے عمر ، کر دے وہ عدم طاری

مسلسل کارگر اُس کی عمل داری

وہی دل کو عطا احساس کر ڈالے

کرم کر کے وہی درد و اَلم ٹالے

سکوں کی راہ لوگوں کو دکھائے وہ
مطاعم کے گل و لالہ کھلائے وہ
لگے لمحہ کسی کو دکھ لگائے وہ
لگے لمحہ ہر اِک دُکھ کو مٹائے وہ
وہی حاکم ہے اور مالک ہے وہ کُل کا
کہاں سُلطاں ہے عالم کا کوئی اُس سا
وہی ہے عمر کا مالک ، عدم اُس کا
اُسی کا لمحہ لمحہ اور عمل سارا
لگے لمحہ ، دلوں کو کردے وہ مردہ
دلوں کو دے دھمک وہی لگے لمحہ
دکھائے مام کل عالم کو ہر لمحے
وہ کھولے ، ہے کہاں اُس سے کوئی آگے

ہے مام اُس کی ، وہ عالم کو مٹا ڈالے
ہے مام اُس کی کہ عمر اُس کو عطا کر دے

ہے مام اُس کی ، عدم کو وہ عدم کر دے
ہے مام اُس کی ، عدم کو کارگر رکھے

رواں عالم ہے ، اُس کا کَر ہی ہے مصدر
مدار اُس کا وہی ہے اور وہی محور

ہے کل املاک کا مالک مِرا اللہ
وہ مالک آسماں کا اور مٹی کا

سدا سے ہے وہ مالک سارے عالم کا
کہاں کوئی کہ اُس سے لے سکے حصہ

وہی سلطاں گھٹاؤں اور ہواؤں کا
صلہ اُس سے ملے ساری دُعاؤں کا

وہی محصی ، وہی مولا ، وہی عالی
وہی اکمل ، وہی کامل ، وہی والی

اُسی کی مِلک ہے ساگر کہ ساحل ہے
مکاں اُس کا ہے اور اُس کا ہی راحل ہے

وہی عالَم کا عالِم اور حاکم ہے
دوام اُس کو ہے حاصل ، وہ ہی دائم ہے

مکرر مُردوں کو وہ ہی اُٹھائے گا
وہی گر سارے عالم کو دِکھائے گا

ہر اِک کا حوصلہ ، اُس کی عطا ہی ہے
سہارا اُس کا ہے ، اُس سے دُعا ہی ہے

گرے اعمال کو عمدہ کرے وہ ہی
دُکھی لوگوں کو سُکھ کی ڈھال دے وہ ہی

الگ اِک عمر ساروں کو وہی دے گا

دوامی ہوگی وہ اور ہر عمل اُس کا

مرے اللہ کی وہ اعلیٰ عطا ہوگی

گرے اعمال سے وہ ماورا ہوگی

صلہ ہوگی ہماری عمر کا وہ ہی

دکھائی دے گی دائم داوری اُس کی

رسول اِک اِک ہے عالم کو عطا اُس کی

کوئی ہو روگ ، دے وہ ہی دوا اُس کی

وہی دے حوصلہ اعمالِ اعلیٰ کا

رہائی دے سدا اوہام سے اللہ

وہ دائم ہے ، کرم اُس کا رواں دائم

وہ سلطاں ہے ، مسلسل ہے وہی حاکم

اُسی کا اِسم اوّل ، وہ دوامی ہے

وہی علاّم ہے ، وہ ہی گرامی ہے

امورِ کل اُسی کی مام کا حاصل

کوئی ہو کام وہ ہی ماہرِ کامل

سدا سے وہ ہے اور ہوگا سدا وہ ہی

ہو گر والا اُسی سا ، ہے کہاں کوئی

عوالم کو عدم کا روگ کھا لے گا

مگر اللہ عدم ہی کو عدم دے گا

کہاں آئی کسی کے کام طراری

سدا سے کارگر ہے مام اللہ کی

مسلسل ہے وہی حاکم ، وہی مالک

ہے طے کہ ہے سوا اُس کے ہر اِک ہالِک

وہی سُلطاں ہے دوّاری سے آگے کا

کہاں ہوگا کوئی سُلطاں کوئی اُس سا

وہ مالک ہے ، احاطہ اُس کا حاوی ہے

اُسی کا آسماں ، مٹی اُسی کی ہے

اُسی کے کوہ و صحرا ، روکھ اور ساگر

وہی ہر دور کا والی ، وہی داور

کھلا ہے در عطا کا ہر گھڑی ، ہر دم

رواں اُس کے کرم کا ہے سدا موسم

رَوا داری امورِ کُل کی ہمراہی

مسلسل سارے عالم کا وہی راعی

وہی ماکول کا معطی سدا سے ہے

ہر اِک کا واسطہ اُس کی عطا سے ہے

مرا اللہ ہے واسع کل وسائل کا

وہ عالم ہے اوامر کے مراحل کا

سدا سے واسع وہ رحم و کرم کا ہے

وہی درماں ہر اِک درد و اَلم کا ہے

اکڑ گر کوئی دِکھلائے ، اُسے اللہ

کرے مٹی ہی مٹی اور لگے لمحہ

اَلم کے ہر عمل سے روکے مولم کو

کرے وہ عدل ، اُس کے آگے کوئی ہو

گرے کاموں سے لوگوں کو ہٹائے وہ

سدا عمدہ عمل کی اور لائے وہ

کرے اعمالِ صالح والوں کو آگے

ہر اِک کو وہ سکوں کی راہ دِکھلائے

عطائے علم احساں اُس کا اعلیٰ ہے

اُسی کا سارے عالم کو سہارا ہے

علو عالم کو اُس کی ہی عطا ٹھہری

علو والی سدا سے ہے عطا اُس کی

سدا سے وہ ہی ہر لمحے کا حاصر ہے

عمل کوئی ہو ، ہر اِک کا وہ ماہر ہے

عمل اعلیٰ کا وہ حامی سدا سے ہے

دعا کا سامع اِک وہ ہی سدا سے ہے

وہ دے کاہل کو ہر اِک علم سے دوری

عطائے علم اِک اعلیٰ عطا اُس کی

گرائے وہ گرے کاموں کے حامل کو

علوِ علم اُس کے در سے حاصل ہو

دکھائے رہ گرے کاموں سے دوری کا

دکھائے عمو سے وہ رَہ رہائی کا

ورع والوں کو دائم وہ علو دے کے

مکمل دور رکھے دُکھ کے ورطہ سے

کوئی دوری گرے کاموں سے گر رکھے

ملے اُس کو عطا اللہ کی ہر لمحے

مرا اللہ اُسے عہدہ عطا کر کے

سکوں سے ، سکھ سے ساری عمر ہی رکھے

کرے رَد حکمِ اللہ ، اُس کو اللہ ہی

رکھے اِک طور دُور اُس سے عطا ساری

اُسے عہدے سے اُس کے وہ ہٹا ڈالے

مِٹا ڈالے علو کے سلسلے اُس کے

کرم سے اُس کو وہ محروم کر ڈالے
کرے اعمال سارے رد وہ اُس کے

مِرا اللہ حَکَم ہے ، عدل والا ہے
ہر اِک کو اُس کا ہی ہر دم سہارا ہے

مسلسل حُکم اُس کا کارگر ہر سُو
سدا مہکے اسی سے دہر کا ہر گُو

حَکَم ہے ، حُکم اُس کا ہے حِکَم والا
ورا اَحکام سے ہر حُکم ہے اُس کا

روا کو کر دے صحرا ، اس کا اِمکاں ہے
گلوں کو کر دے مروا ، اِس کا اِمکاں ہے

وہ لمحوں کو کروڑوں سال کا کر دے
گئے گُل کو وہ حامل حال کا کر دے

اُسی کے حکم سے لمحے رواں ہر دم
اُسی کے حکم سے دھارے رواں ہر دم
سدا سے حکم ہے ہر اِک اٹل اُس کا
سدا سے کارگر ہر اِک عمل اُس کا
ہوا ، موسم ، گھٹا کا وہ ہی والی ہے
اُسی کے روکھ سارے ، ڈالی ڈالی ہے
حکَم اُس سا کہاں ہے دوسرا کوئی
وہ دائم ہے ، کہاں اُس سا ہوا کوئی
سدا سے عدل والا ہے مِرا اللہ
عمل کوئی ہو ، کوئی ہے کہاں اُس سا
ہر اِک کو اُس کے حصے کا کرم حاصل
سدا سے عدل اُس کا ٹھہرا ہے کامل

امورِ کل کو رکھے وہ رواں ہر دَم
مِرا اللہ ہے کُل اَسرار کا محرم

عمل ہر اِک اُسی کا عمدہ اور اعلیٰ
عمل ہر کھوٹ سے ہے ماورا اُس کا

اُسی کا عدل ہر دُکھ کا مداوا ہے
اُسی کا حِلم ہی ہر طور اعلیٰ ہے

مِرا اللہ ہے محصی ، ہے کمال اُس کا
ہمالہ ، رائی ہر اِک کا ہے رکھوالا

اُسے معلوم ہے ماہوں کا کُل احوال
کروڑوں سال کے ہر لمحے کا ہر حال

ملے گر ڈال ، اُس کے حال کا عالم
وہی عالَم کے سارے حال کا عالم

ہواؤں ، موسموں کا وہ ہی واعی ہے

گھٹاؤں ، ساگروں کا وہ ہی محصی ہے

وہ ہر اِک آدمی کے حال کا محصی

وہ ہر صحرا کے کل احوال کا محصی

وہ کل لوگوں کے ہر لمحے کا عالم ہے

وہی عالَم کا عالم اور حاکم ہے

وہی محصی روا کا اور ورا کا ہے

وہی محصی دعا کا اور صدا کا ہے

وہ ہے عمرِ رواں کے لمحوں کا محصی

وہ ہے عالَم کی ساری راہوں کا محصی

کھرے اعمال کا محصی مِرا اللہ

گراں احوال کا محصی مِرا اللہ

وہ کُل کا ، کُل کے ہر حصے کا ہے محصی

وہی ہر اِک کھرے کھوٹے کا ہے محصی

اٹھا عالم اُسی کے حکم سے سارا

رواں اِس سے ہوا ہے عمر کا دھارا

اُسی کی کارگہ عالم ، وہی حاکم

وہی آمر ، وہی ہر اَمر کا عالم

مصور وہ ورا کا ، ساگروں کا ہے

ہر اِک طائر کا اور سارے رُکھوں کا

وہی اول ہے کُل عالم کا کاری گر

کوئی ہو کام ، حاوی ہے اُسی کا کَر

وہی اوّل مصور سارے عالم کا

اُسی کی مام سے ہر اِک عمل عمدہ

وہی ارواح کے عالَم کا کاری گر
وہی اعمار کا ، مَطعَم کا کاری گر

وہی اوّل مصور ہر عمل کا ہے
کہاں کامل مصور کوئی اُس سا ہے

وہی ہم کو عدم دے کر سُلائے گا
مکرّر وہ ہی ہر اِک کو اُٹھائے گا

وہ مالک ہے ، اُسی کا ملک ہے سارا
اُسی کے راہ و راہی ، دھاری اور دھارا

وہی مولائے کُل عالم سدا سے ہے
وہی راحم وہی ارحم سدا سے ہے

احاطہ کُل کو حاصل ہے سدا اُس کا
احاطے والا کوئی ہے کہاں اُس سا

ارادہ گر کرے ، لاگو اُسے کر دے

وہ مالک کُل کا ہے ہر اِک حوالے سے

اُسی کا آسرا عالم کو ہے حاصل

عطا اُس کی ، کرم اُس کا سدا کامل

وہی ہر طور ہے اعلیٰ عُلا والا

وہی اِکرام والا ہے ، عطا والا

کلام اللہ مرے اللہ کا ہے احساں

کوئی احساں کرے اس سا ، کہاں اِمکاں

کھروں کو اللہ ہی کر دے عُلا والا

کہاں اُس سا مراحم کی عطا والا

حِکَم کُلّی سدا سے کارگر ہر سُو

اُسی کا حکم ہر سُو ہے سدا لاگو

علل کو رکھے وہ معلول سے آگے

عمل سے ہی صلے کے سلسلے ڈھالے

عدو سے گر لڑائی ہو ، مرا اللہ

مدد سے دے مسلماں کو دلی کامہ

مدد ساری ملی ، طے ہے حوالوں سے

مدد سے اُس کی ہی وہ کامراں ٹھہرے

کُھلا ہے در کھروں کے واسطے اُس کا

مرا اللہ سدا سے ہے کرم والا

مرا اللہ اُلٹ دے کھوٹ والوں کو

کرے آگے سدا وہ عمدہ لوگوں کو

گرے اعمال والوں کو مرا اللہ

سدا آگے کی راہوں سے ہٹائے گا

کھرے اعمال والوں کو مرا اللہ
رہِ آسودگی دائم دکھائے گا

وہی مالک ، وہی سُلطاں ہے ، حاکم ہے
عمل ، اُس کے صلے کا وہ ہی عالم ہے

وہی عالم کی سالم صار والا ہے
وہی دائم کھرے کردار والا ہے

وہ رکھے ہر صلے سے کام کو اوّل
مرادوں سے وہ رکھے گام کو اوّل

مراحل وہ امورِ کُل کے طے کر کے
لگے لمحہ مکمل سارے کر ڈالے

اُسی کا حکم دائم کامراں ٹھہرے
کہاں اِمکاں کہ کوئی اُس سے ہو آگے

وہ کامل اور کامل ہر عمل اُس کا
کوئی کامل ، کوئی اکمل کہاں اُس سا
کوئی مولم کسی کو دے الم ، اُس کا
کرے درماں سدا سے ہر طرح اللہ
کسی کم حوصلہ کو درد کوئی دے
ملے کم حوصلہ کو عدل اللہ سے
ہے مولم کو مرے اللہ کے کَر کا ڈر
اسی ڈر سے لمالم عمر کا ساگر
مرا اللہ مکمل عدل والا ہے
رواں اس عدل سے عالم کا دھارا ہے
ہر اِک کے ہر عمل کا علم اللہ کو
کہاں اِمکاں کسی کو اوٹ حاصل ہو

صلہ اعمال کا دے گا مرا اللہ
صلہ اعمال ہی کے طور کا ہوگا

وہ عادل ہے، دلار اُس کا ہے عادل سے
دلار اُس کا ہے اُس کی اور مائل سے

مراحم کی عطا اُس کا عمل دائم
مکمل عدل والا اِک وہی حاکم

وہ سُلطاں مُلک کا، ہر مال ہے اُس کا
روا سے کم اُسے عالم دِکھے سارا

عملداری رواں اُس کی مسلسل ہے
سدا سے ہر عمل اُس کا مکمل ہے

گرے کاموں سے ہر اِک کو سدا روکے
وہ عمدہ کام والوں کو کرے آگے

دلار اُس کا کرم کے کام والوں سے

رواں اُس کا کرم ہر گام ، ہر لمحے

کرے احکام اُس کے ردّ گر کوئی

ملے اللہ سے اُس کو اکل سے دُوری

کرے گر وِرد کوئی اِسمِ اللہ کا

کرے اُس کو مکمل کامراں اللہ

سدا اِکرام والا ہے مرا اللہ

عطا وہ ہی کرے حاصل دُعاؤں کا

اسی سے ہے ہر اِک کو ہر عطا حاصل

کرم کامل ، عطا اُس کی ہر اِک کامل

دکھائے رَہ کرم کا کہ وہ ہادی ہے

علو کی راہ عالم کو دکھا دی ہے

مرے اللہ کا ہر اِک حکم اعلیٰ ہے
ہر اِک لمحے کرم سارا اُسی کا ہے
ہو حکم اُس کا کمی والا ، کہاں اِمکاں
مرے اللہ کا ہر اِک حکم اِک احساں
دکھائے اصل رہ ہر اِک کو ، ہر لمحے
کرے احساں وہ گمراہی ورا کر کے
مرا اللہ ہی کل عالم کو ڈھارس دے
مِلے ہر اِک کو کُلّی حوصلہ اُس سے
کمال اُس کو ملے کہ حوصلہ کر لے
مرا اللہ علو اُس کو عطا کر دے
مرا اللہ ہے مَطعَم کی عطا والا
سدا سے ہے وہ مُطعِم سارے عالم کا

مَلِک ہو کہ گدا ، ہر اِک کا وہ والی

رواں ہر سُو سدا سے ہے عطا اُس کی

وہ کوئی ہے ، اُسی کے در سے کھائے گا

ہر اِک اُس کے ہی در سے اَکل لائے گا

کوئی ہے مال والا کہ گداگر ہے

ہر اِک کے واسطے وا اُس کا ہی در ہے

کرم سارے ہی عالم کو دِکھائے وہ

ہر اِک کی سال ساحل سے لگائے وہ

مرا اللہ کمالِ عہد والا ہے

ہر اِک وعدہ کرم والا اُسی کا ہے

کرے وعدہ ، اُسے کامل کرے اللہ

ورا اَکمام سے اُس کا ہر اِک حصہ

کلام اللہ سراسر عدل والا ہے

مہِ کامل کلام اور علم ہالہ ہے

کہا اُس کا کہاں اِمکاں کہ ہو وہ رَد

کہے سے ہر طرح سے ہے ورا ہر کد

کھرا ہر طور سے ہر اِک کہا اُس کا

کلام اس سے کھرا کوئی کہاں ہوگا

کہا ہر اِک اٹل ہے ہر طرح اُس کا

کہا اُس کا سدا سے ہے حِکَم والا

اٹل ہے ہر طرح سے حُکم ہر اُس کا

ہر اِک سے آگے ہر لمحے ہے کَر اُس کا

کڑا ہے واسطے مولم کے حُکم اُس کا

سدا سے عدل اُس کا ہی اٹل ٹھہرا

اُسی کا حکم لاگو اور رواں ہر سُو
اُسی کے حکم سے دائم اماں ہر سُو
کمی کوئی سرِ مُو ہو ، کہاں اِمکاں
اُسی کا عدل اور ہر حکم ہے احساں
وہی ہے ہر طرح سے کّلی گُر والا
اسی گُر سے رواں ہے عمر کا دھارا
وہ دائم ہے ، دگر سارے عدم والے
رواں ہے عمر اُس کے ہی مراحم سے
اُسی کے حُکم سے ہر سُو سکوں حاصل
اُسی کا دائمی ہر حُکم اور کامل
مرا اللہ کرم والا ، عطا والا
کرے وہ دُور گر کوئی ہوا گھاٹا

اُسی سے درد کا دائم مداوا ہے

کوئی دُکھ ہو ، اُسی اِک کا سہارا ہے

کرے گمراہی سے وہ ہی عطا دوری

علو والا کرے کردار کو وہ ہی

مرا اللہ ہی ہائے ہُو سے دے دُوری

دکھائے راہ وہ ہی عمدہ کاموں کی

معاصی سے رہائی وہ عطا کر کے

کرے احساں ، رکھے وہ دُور اہرم سے

رواں اُس کے کرم سے کارواں سارا

وہی اِک کامراں ، اُس سے ہر اِک ہارا

ہر اِک سُو ہے مرے اللہ کا ہی دَھولا

دکھے اُس سے ہر اِک کو دہر کا دھارا

لَہَک اُس کی سے لہکا سارا عالم ہے

مَہَک اُس کی سے مہکا سارا عالم ہے

لَہَک اُس کی سے ہر ساگر دکھائی دے

اُسی سے روکھ ، صحرا ، گھر دکھائی دے

لَہَک اُس کے ہے گُلّی حِلم کی ساری

مِلی ہم کو ہوا داری ، روا داری

دکھائے رَہ ہر اِک کو اُس کا ہی دَھولا

اُسی کی لو سے حاصل علم ہے سارا

اُسی کی لو ، لَہَک ، دَھولے کا ہے احساں

کہ عالم کو مِلا ہے سُکھ کا ہر ساماں

کلام اللہ اُسی کے عِلم کی لَو ہے

عطا ساری اُسی کے حِلم کی لَو ہے

مرا اللہ ہے اوّل ہر حوالے سے
کوئی اُس سے کہاں اِمکاں کہ ہو آگے

وہ ہے ہر طور ہر اِک دور کا مالک
کہاں عالم کا کوئی دوسرا مالک

سدا سے اللہ ہی سرکارِ عالم ہے
سدا سے وہ ہی راحم اور ارحم ہے

ہر اِک وارد ہوا ، وہ ہے کہاں وارد
ہوئے اُس سے ہی مٹی ، آسماں وارد

ہوئی آمد ہر اِک کی ، وہ سدا سے ہے
وہی ہے اصل ، ہر اِک ما سِوا سے ہے

صدا کوئی ہو ، اللہ سامع ہے اُس کا
صدا کا کوئی سامع ہے کہاں اُس سا

سدا سے ہے دُعاؤں کا وہی سامع
ہے صحرا کے رواؤں کا وہی سامع

ملے کرمک ، اُسے اُس کی صدا آئے
وہ سامع ، مُور گر ماکل کوئی کھائے

کرے گر دِل دُعا ، اُس کا وہی سامع
دے ماہوں گر صدا ، اُس کا وہی سامع

کلی سے گر کلی ٹکرائے وہ سامع
کوئی وِسواس دِل دہلائے وہ سامع

سدا عالم کو حاصل ہے عطا اُس کی
عطا والا کوئی اُس سا کہاں کوئی

کمی سے ماورا اُس کی عطا دائم
عطا والا کہاں اُس سا کوئی حاکم

عطائے علم اُس کا اعلیٰ احساں ہے

وہی معطی ، وہی مولائے دوراں ہے

مرا اللہ ہی اکمل اور کامل ہے

کمالِ کُل سدا سے اُس کو حاصل ہے

ورا ہر اِک عمل اکمام سے اُس کا

کوئی ہو کام ، ہر اِک کام ہے اعلیٰ

مرا اللہ ہی دائم اور دوامی ہے

وہی در اصل کل عالم کا والی ہے

عوالم کا سدا سے حکمراں ہے وہ

وہی مالک ہے ، اصلِ کارواں ہے وہ

وہی عمرِ رواں کا کُلّی ہے حاکم

عدم کا اِک وہی ہے حکمراں دائم

عدم ہر اِک کا حصہ ہے سِوا اُس کے

عدم محکوم ہے اللہ ہی حاکم ہے

ہر اِک معدوم ہوگا ، اِک وہی دائم

عدم کا ، سارے عالم کا وہی حاکم

وہ عائل کو علو سے کامراں کر دے

وہ مٹی کو عطا عمرِ رواں کر دے

کرے آلا کو داماں کے حوالے وہ

درِ احساں عوالم کو دِکھائے وہ

مرا اللہ ہے اعلیٰ اور والا ہے

حوالہ وہ ہر اِک عمدہ عمل کا ہے

اُسے ہر رَگ رَگ ہر اِک رائی دِکھائے دے

اُسے ساگر ، اُسے کائی دِکھائی دے

دکھائی دے اُسے صحرا ، روا ہر دم
دلوں کے حال کا دائم وہی محرم

ہر اِک کا ہر عمل اُس کو دکھائی دے
ہر اک آگے کا کُل اُس کو دکھائی دے

کروڑوں سال اِک لمحے سے کم اُس کو
دکھائی دے سمک ہو کہ وہ کرمک ہو

عوالم کا اُسے اِدراک ہے حاصل
کہاں اِمکاں کسی کی اوٹ ہو حائل

مرا اللہ سدا سے رحم کا ساگر
کھلا ہے ہر گھڑی ہر لمحے اُس کا در

ورا اَکمام سے دائم عطا اُس کی
عطا والا کوئی اُس سا کہاں کوئی

ملے اکلِ حلال اُس کے ہی احساں سے
سدا اُس کے ہی در سے ہر کوئی کھائے

عوالم کا سدا سے ہے وہی راعی
عملداری مسلسل ہے رواں اُس کی

روا ہے کہ ورا ، ہر اِک کا وہ مالک
ہوا ہے کہ گھٹا ہر اِک کا وہ مالک

وہ روکھوں ، ساحلوں ،صحراؤں کا سُلطاں
اُسی کا لمحہ لمحہ ہے رواں احساں

اُسی کی کام گاری ، کامراں وہ ہی
وہی حاکم ، ہر اِک کو دے اماں وہ ہی

اُسی کا عہد ہی ہر طور کامل ہے
اُسے کَر ہر عمل کا کلی حاصل ہے

صلہ اعمال کا ہر اِک کو دے اللہ
صلے کے واسطے ہے در کھُلا اُس کا
علو عمدہ عمل والوں کو دے وہ ہی
گرے اعمال والوں کو دے رُسوائی
وہ عادل ہے ، سدا سے عدل والا ہے
اُسی کا عدل ہر دُکھ کا مداوا ہے
امورِ کُل کا وہ ہر طور کاری گر
وہی ہر اِک عمل کا دائمی محور
وہی معطی سدا کردارِ اعلیٰ کا
وہی مُطِعم ہے ، کوئی ہے کہاں اُس سا
مرا اللہ ہے داہی ، ہر عمل اُس کا
سدا سے اعلیٰ اور رحم و کرم والا

عمل ہر طور سے اُس کا سدا کامل

اُسے ہے عِلم ہر اِک کام کا حاصل

دِکھائے رَہ کوئی اُس کو ، کہاں اِمکاں

کوئی ہو کام ، اُس کے واسطے آساں

لگے لمحہ ، کروڑوں کام کر ڈالے

کوئی ہو کام ، وہ ہر طور ہے آگے

اُسی سے عمر کا دھارا رواں ہر دَم

سدا سے ہے گدا اُس کا ہی کُل عالم

روا ، صحرا اُسی کے کَر کا ہے حاصل

ہوا ہو کہ گھٹا ، اُس کی سدا سائل

وہ ساگر کے ہے کل احوال کا عالم

وہی ہے آسماں کے حال کا عالم

کوئی ہو ، اُس کا ہی ہر اِک سدا محکوم

کرم سے اُس کے کوئی ہے کہاں محروم

رواں اُس کے کرم سے سارا عالم ہے

وہ کُل اسرار کا عالم ہے ، محرم ہے

مرا اللہ احد ہے اور واحد ہے

وہ اکرم ہے ، کرم کا وہ ہی واعد ہے

کوئی اُس سا ہو ، اس کا ہے کہاں اِمکاں

کرم اُس سا کرے کوئی ، کہاں آساں

وہ ہر لمحے کرے عالم کا اِک اِک کام

کہاں اِمکاں ، وہ سوئے کہ کرے آرام

وہ ہر اِک کام کا واحد ہے کاری گر

اُسے ہر کام کا حاصل مکمل گُر

وہی ہر طور ہے اکمل ، وہی کامل

اُسے ہے علم ہر اِک کام کا حاصل

وہ عادل ہے مکمل عدل والا ہے

اُسی کا عدل ہی ہر طور عمدہ ہے

گدا ہے کہ مَلِک ، ہر اِک مساوی ہے

اُسی کا عدل ہی ہر طور حاوی ہے

امورِ کُل اُسی کے عدل کا حاصل

اماں ہر سُو ہے کہ وہ ہے سدا عادل

وہ ساگر ، آسماں ، حاکم کہ راہی ہے

اُسی کے عدل کا ہر لمحہ راوی ہے

اُسی کے عدل کا احساں رواں ہر دم

وہی ہے عدل کا معطی ، وہی محرم

رواں ہے عدل سے ہی عمر کا دھارا

اسی سے طے عوالم کا عمل سارا

مرا اللہ مکمل رحم والا ہے

رواں ہر سُو ، اُسی کا رحم سارا ہے

گرے کاموں سے کوئی گر رہے گا دُور

اُسے ہر آگ سے اللہ کرے گا دُور

کرے دِل سے اگر کوئی دُعا اُس سے

ہے طے اُس کو ملے گا ہر صِلہ اُس سے

کھُلا اُس کے کرم کا در سدا سے ہے

لمالم وہ صلے سے ہے ، عطا سے ہے

کسی کو کوئی گر درد و اَلم دے گا

دِکھائے گا اُسے ردِّعمل اللہ

اُسی سے ہے عطائے اکل ہر اِک کو
ملے ہر اِک کو ، کوئی ہو ، کسی سے ہو
مرے اللہ کا ہر اِک کام عمدہ ہے
ہر اِک کا اُس کے آگے لحہ لحہ ہے
کرم سے اُس کے ہے عمرِ رواں ساری
مکمل ہے اَماں ہر سُو ، عطا اُس کی
ہوا ، کالی گھٹا ، اُس کے کرم سے ہے
وہ ساگر ہو کہ صحرا ، اُس کے دم سے ہے
مرا اَللہ سدا سے ہے حِکَم والا
عمل کوئی کہاں اس سے ورا اُس کا
کوئی ہو کام اُس کا ، ہے سدا کامل
اُسے اِدراک ہے ہر کام کا حاصل

مِرا اللہ مراحم کا ہی دھارا ہے

اُسی کا رحم ہر اِک کا سہارا ہے

کڑے روگوں کا اِک وہ ہی مداوا ہے

مدد اُس کی مکمل اِک سہارا ہے

مدد اُس کی سدا سے ہے کرم اُس کا

کہاں اِمکاں کہ کوئی اور ہو اُس سا

کرے داماں لمالم وہ سوالی کا

وہی معطی ہے عالم کے عوالی کا

مدد سے اُس کی حاصل اکل ہو ہر دم

سدا سے ہے وہی آ کال کا محرم

مدد دے وہ عدو سے گر لڑائی ہو

گرے رگروَر عدو ، مسلم سے ، رائی ہو

مدد دے کر اُسے وہ کامراں کر دے
مدد سے اُس کی دائم وہ رہے آگے

مدد کم حوصلہ کو حوصلے سے دے
مرا اللہ اُسے ہر دم کرے آگے

وہ مولم کو گرائے اور لگے لمحہ
ہر اِک کو گُر دکھائے اور لگے لمحہ

مدد اللہ کی ہے دائم علو والی
کرے کم حوصلہ کو وہ سدا عالی

کڑے احوال اُس کے رحم سے ہر دَم
ٹلے کہ ہو گئے آلام کم سے کم

محمد ﷺ کا حوالہ ہے کرم اعلیٰ
عطا اس سا کرم کوئی کہاں ہوگا

ہوئی اس طور سے امداد عالَم کی
کہاں اِس طور کی ہوگی مدد کوئی

رسول اللہ ﷺ مراحم کا رواں دھارا
ہوا ہوگا کوئی اُس سا کہاں دھارا

ہوا ہے رحم کا ساگر عطا ہم کو
کرم حاصل ہوا ہے سارے عالم کو

ہر اِک سو کارگر اللہ کا اِحساں ہے
اُسی سے کام گاری کا ہر اِمکاں ہے

مرا اللہ مطاعم کی عطا والا
مکمل مہر والا ہر عمل اُس کا

اُسی کا آسرا عمرِ رواں کو ہے
سہارا اُس کے کَر کا آسماں کو ہے

گرا ہر کام رد اُس سے ہوا دائم

علوِ کار ہے اُس کی عطا دائم

عطا اولاد کی ، اُس کا ہی احساں ہے

مَلِک ہے وہ ، وہی عالم کا سُلطاں ہے

اُسی کے در کا کُل عالَم سوالی ہے

عوالم کا وہی حاکم ہے ، راعی ہے

دعاؤں کا صلہ اُس کا الگ اِحساں

اُسی سے ہے روا عالم کا ہر اِمکاں

ہے طے، اکلِ حلال اُس کی عطا ہی ہے

وہ ہے والی ، عملداری اُسی کی ہے

عطا اِسلام کی اُس کا ہی احساں ہے

ہمارے واسطے ہر سُکھ کا ساماں ہے

ہر اِک دکھ کا کرے درماں مِرا اللہ
ہر اِک سُکھ کا کرے ساماں مِرا اللہ

دُعاؤں کا وہی سامع سدا سے ہے
صلے کا واسطہ اُس کی عطا سے ہے

ورا اور ساری روحوں کا وہی والی
کرم اُس کا ، عمل اُس کا ، سدا عالی

مکمل عِلم والا ، عدل والا ہے
اُسی کا سارے عالم کو سہارا ہے

مرا اللہ ہے عالِم سارے عالَم کا
وہی ماویٰ ، وہی مالک ، وہی مولا

ہے دھارے اور ہر ساگر کا وہ عالم
روا ، صحرا کا اور ہر گر کا وہ عالم

وہی ہے آسماں کے حال کا عالم
وہی عالم کے کل اموال کا عالم
کروڑوں سال کے ہر لمحے کا عالم
ورا کا اور ملائک کا وہی حاکم
وہی ہر لمحے کا اور کُل کا ہے عالم
وہی ہر مسئلے اور حل کا ہے عالم
وہی اعمار اور اعمال کا عالم
وہی دل اور دل کے حال کا عالم
الم کے ہر مداوے کا وہی عالم
ہر اِک دعوے کا وعدے کا وہی عالم
اُسے معلوم ہے احوال عالم کا
عوالم کا کوئی عالم کہاں اُس سا

وہی عالم ہے ساگر اور ساحل کا

وہ عالم ہے عمل کے کُل مراحل کا

حِکَم سے ہر عمل مملو سدا اُس کا

رواں ہے حکم ہر اِک سو سدا اُس کا

وہ مالک سارے عالم کا ، دکھائے وہ

ہر اِک لمحے کروڑوں کو کھلائے وہ

وہی ماکل ، وہی ماکول کا مالک

وہی عامل ، وہی معمول کا مالک

کھرا ہے وہ ، عمل اُس کا کھرا دائم

کھرا واعد ، کھرا والی ، کھرا حاکم

کلام اللہ کھرا ہے ہر حوالے سے

ہوا داری کھری اُس کی ، کھرے وعدے

مرا اللہ ہی ہے ہر طور سے اعلیٰ

کہاں اِمکاں ہے اس کا ، کوئی ہو اُس سا

وہی اعلیٰ عمل اور حِلم والا ہے

وہی ماہر ، مکمل علم والا ہے

وہی اعلیٰ ، وہی اولیٰ ، وہی والا

سدا سے ہے وہی محرم ہر اِک دِل کا

وہی مولا ، وہی مالک ، وہی راعی

وہی عادل ، وہی اکرم ، وہی واعی

وہی واسع ، وہی واحد ، وہی عالی

وہی داور ، وہی محور ، وہی محصی

وہی دائم ، وہی حاکم ، وہی معطی

وہی سامع ، وہی ارحم ، وہی سامی

مَلِک ہے وہ عملداری اُسی کی ہے
وہی راحم ہے ، دل داری اُسی کی ہے
کلام اللہ ہر اِک سُکھ کا حوالہ ہے
اُسی کا ہے کرم اور رحم سارا ہے
مرا اللہ کمالِ حِلم والا ہے
مرا اللہ کمال عِلم والا ہے

مرا والی ، مرا اللہ

مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

وہ ہر دُکھ کا مداوا ہے
وہ ہر اِک کا سہارا ہے
وہ علم و حِلم والا ہے
سدا اِحساں عمل اُس کا

مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

رسول اللہ ﷺ عطا اُس کی
عطا اُس سی دِگر کوئی
کہاں ہے اور کہاں ہوگی
محمد ﷺ اِک کرم اُس کا

مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

کرم اِکرام والا ہے
عطائے عام والا ہے
وہ محکم کام والا ہے
عمل اُس کا ہر اِک اعلیٰ

مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

ہر اِک اعلیٰ ادا اُس کی

ہر اِک عمدہ عطا اُس کی

ہے دل آرا صدا اُس کی

وہ ہے اوّل ، وہ ہے والا

مرا مالک ، مرا ماوا

مرا والی ، مرا اللہ

وہ ملک و مال کا مالک

وہ کل احوال کا مالک

دلوں کے حال کا مالک

کہاں مالک کوئی اُس سا

مرا مالک ، مرا ماوا

مرا والی ، مرا اللہ

مسلسل حکمراں وہ ہی
ہے اصلِ کارواں وہ ہی
مسلسل کامراں وہ ہی
وہ ہادی ، عادل و مولا
مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

وہ سامع ہے دُعاؤں کا
عطا والا ، کرم والا
کہاں عادل کوئی اُس سا
ہر اِک کا وہ ہی رکھوالا
مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

احد ، واحد ، مرا اللہ
عمل اُس کا ہر اِک عمدہ
وہی علّام ہے اعلیٰ
وہی درماں ہر اِک دُکھ کا
مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

ڈگر عمدہ دکھائے وہ
کدَر دِل کی مِٹائے وہ
رواداری سِکھائے وہ
ولی ، والی وہ ہر اِک کا
مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

سہارا ہے وہ عالم کا
اُسی سے حوصلہ سارا
سہارا ہے سدا اُس کا
کوئی اُس سا کہاں ہوگا
مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

اُسی کا ملک سارا ہے
وہی داور ہمارا ہے
سہاروں کا سہارا ہے
مداوا ہے وہ ہر دُکھ کا
مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

وساوس سے ورا ہے وہ
دُکھی دِل کی صدا ہے وہ
وہ عادل ہے ، کھرا ہے وہ
اُسی کا ہے رواں سکّہ

مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

وہ عالم کا ہے رکھوالا
وہ سلطاں دائمی اُس کا
مرصع اُس کا ہر دعویٰ
مُسلّم ہر کہا اُس کا

مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

وہ واعد ، ملہم و واعی
رسول اُس کے ، وحی اُس کی
عوالم کا وہی راعی
عملداری ہے کام اُس کا
مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

عوالم کو کھِلائے وہ
وِلائے گُل دِکھائے وہ
دلوں کے دُکھ مِٹائے وہ
اُسی کا دِل ، وہ دل آرا
مرا مالک ، مرا ماوا
مرا والی ، مرا اللہ

وہ کُل ادوار کا مالک ، کمال اطوار کا مالک
وہی سرکارِ کل عالم ، ہر اِک سرکار کا مالک

ورا ، طائر ، مَلَک اُس کے ، ہمالہ اور روا اُس کے
وہی اعمال کا مالک ، وہی کردار کا مالک

اُسی کا اِسم ہے اللہ ، وہی مولا ، وہی اعلیٰ
وہی روحوں کا مالک ہے ، وہی اَسرار کا مالک

گلِ احمر اُسی کا ہے ، گُلِ سوری اُسی کا ہے
ہر اِک سُو ہے مَہک اُس کی ، وہی مہکار کا مالک

دوام اُس اِک کو ہے حاصل ، وہ دائم ہے ، وہ راحم ہے
رہ و راہی کا وہ مالک ، مدارِ کار کا مالک

عمل ، اعمال اُس کے اور عمل داری اُسی کی ہے
ہر اِک ڈالی اُسی کی اور گُل کاری اُسی کی ہے
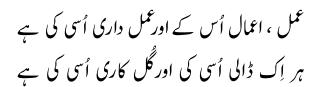
اُسی کا آسماں ہے اور سارا دہر اُس کا ہے
وہی مالک گھٹاؤں کا ، ہوا ساری اُسی کی ہے

وہی معطی مطاعم کا ، وہی سُلطاں ہے عالَم کا
وہی ساگر کا مالک ہے، ہر اِک دھاری اُسی کی ہے

عدو سے عدل ، معظم کی عطا اُس کا عمل دائم
مسلسل حِلم ہر اِک سے ، رواداری اُسی کی ہے

امورِ کُل کا مالک وہ ، ہر اِک ہے سِلسلہ اُس کا
مَلِک ہے سارے عالَم کا وہ، ہرکاری اُسی کی ہے

اللہ ، اکرم ، اوّل ، عالی
مولا ، مالک ، ماوا ، راعی

عادل ، کامل ، اعلیٰ ، دائم
واحد ، واسع ، والی ، واعی

داور ، سرور ، عاصم ، سامع
محور ، ماہر ، مصدر ، محصی

حیّ و صمد ، علّام ، الٰہی
راحم ، عالم ، سُلطاں ، معطی

اللہ کا ہر اِسم ہے اعلیٰ
اللہ کا ہر کام ہے عالی

در سدا کس کا ہے وا ...... اللہ کا
کس کا ہر دم آسرا ...... اللہ کا

کارگر کس کی عمل داری سدا
حکم ہے کس کا کڑا ...... اللہ کا
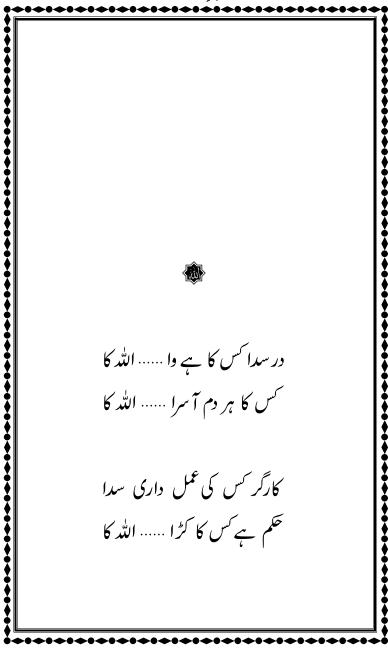
ہے ورا کِس کا عمل اکمام سے
ہے کرم کس کا سِوا ...... اللہ کا

عالم آرا عِلم ہے کس کا سدا
ہے روا کس کا کہا ...... اللہ کا

ہر عطا کس کے کرم کی لہر ہے
کس کا وعدہ ہے کھرا ...... اللہ کا

حمد کروں ہر دم اللہ کی
وہ ہے مالک وہ ہے معطی

وہ ہے راحم ، وہ ہے محصی
وہ ہی ہر اِک کا ہے راعی
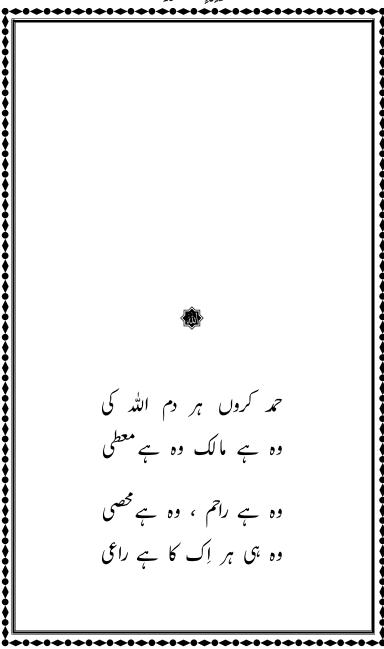
گِردوَر اُس کے ، ہوا اُسی کی
کُل عالم کا سُلطاں وہ ہی

صحرا ، ساگر ، گاؤں ، وادی
ہر دم ، ہر سو دھوم اُسی کی

وہ ہی سامی ، وہ ہی والی
وہ داور ہر اِک سے عالی

وہ رکھوالا ، وہ ہے واعی
اُس کے رہ اور اُس کے راہی

وہی مالک مکاں کا ، لامکاں کا
وہی سالار ہے ہر کارواں کا

اُسے معلوم کل عالم کا احوال
وہی کامل ہے عالم آسماں کا

مرا اللہ ہے کُل عالَم کا والی
کہاں اِمکاں کِسی وہم و گماں کا

امورِ کُل کا ہے اِک وہ ہی ماہر
وہی مولائے کُل روحِ رواں کا

وہ ہے ہر اِک کے ہر لمحے کا عالم
اُسے ہے علم کوئی ہے کہاں کا

کرم اُس کا ، عطا اُس کی رواں ہے
وہی معطی سکوں کا اور اماں کا

مرا اللہ مسلسل حکمراں ہے
وہی ہے حکمراں ہر حکمراں کا

مری عمر کا ہے ہر اِک لمحہ اُس کا
مرا ہے وہ رحماں ، مرا ہے وہ اللہ

اُسی کے کرم سے مکرّم ہوا ہوں
اُسی کے کرم سے ٹلا سارا گھاٹا
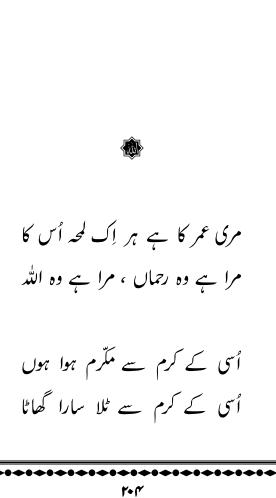
الکھ ہو کے ہر دم دِکھے وہ ہر اِک کو
دِکھے اُس کا گَر ہو وہ ساگر کہ صحرا

اُسی کے کرم سے رواں عمر ساری
اُسی کا ہی ہر اِک کو ہر دم سہارا

عطا سارے عالم کو مَطعَم کرے وہ
وہ معطی ہر اِک کا ، وہ ہر اِک کا مولا

وہ ہر اِک کا والی ، وہ ہر اِک کا واعی
وہ ہر اِک کا راعی ، وہ ہر اِک سے اعلیٰ

اُسی سے دُعا ہے، اُسی سے صِلہ ہے
کرے وہ ہی درد و اَلَم کا مداوا

ہر اِک سو اُسی کی مہک ہے، لہک ہے
عطا اُس کی گل ہے، عطا اُس کی لالہ

حرم اُس کا ، اسی کے ہم
اُسی کا ہے کرم ہر دَم

وہی سُلطاں سدا سے ہے
اُسی کی مِلک ہے عالم

دِلوں کا حکمراں وہ وہی
ہر اِک دل کا وہی محرم
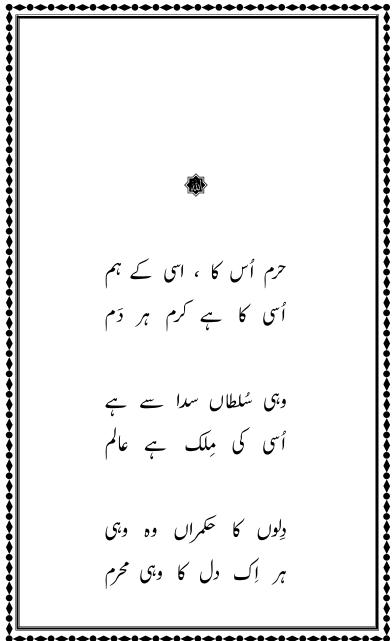
ہر اِک دکھ کا مداوا وہ
ہر اِک گھاؤ کو وہ مرہم

وہ عادل ہے، وہ اکرم ہے
سوالی اور سائل ہم

مرا اللہ وہ حاکم ہے
کہ حُکم اُس کا سدا محکم

وہ کُل اموال کا مالک
اُسی کے کُل دِرم دِرہم

وہی علّامِ اعلیٰ ہے
دِکھائے اُم ، سکھائے اَم

عطا اُس کی حِکَم والی
سِوا دے وہ کہ دے وہ کم

وہ ہے مہر و وِلا والا
وہ ہے راحم ، وہ ہے ارحم

حُکم والا وہی ، وہی حاکم
عِلم والا وہی ، وہی عالم

ہے اُسی کا سہارا عالم کو
اُس سے محدود ہے ہر اِک مولم

سارے ملکِ عدم کے ہی راہی
وہ دوامی ہے اور ہے دائم
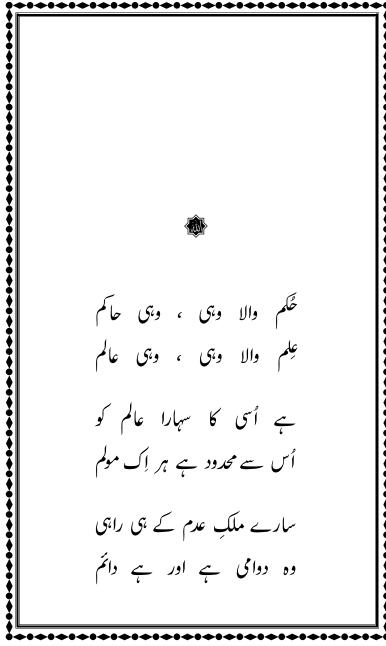
اُس کا کر ، اُس کی مام ہے اعلیٰ
اُس کے آگے کہاں کوئی صارم

اُس کے دم سے رواں دواں ہے عمر
وہ عطا والا ہے ، وہی راحم

اُس کا ہی علم کارگر ہر سُو
سارے مُلہَم کا ہے وہی مُلہِم

اُس کا رحم و کرم ہے مالاکلام
اُس سا کوئی کہاں ہوا راحم

وہی اللہ ہے ، عالی ہے
عملداری اُسی کی ہے

وہی داور ، وہی اطہر
وہ مولا ہے ، وہ محصی ہے

اُسی کا آسرا ہر دَم
وہی عالم کا والی ہے
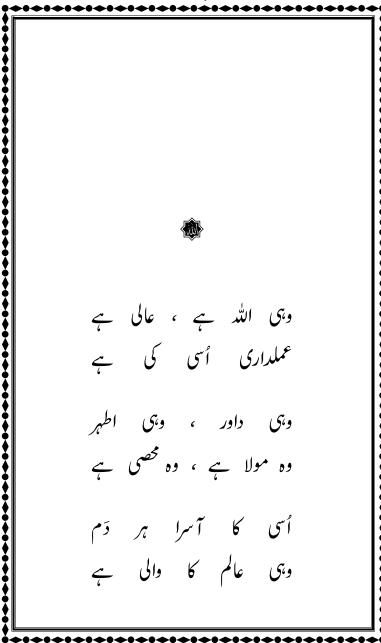
اُسی کا دَر کرم والا
ہر اِک اُس کا سوالی ہے

کھِلائے سارے عالَم کو
عطا ماکول اُس کی ہے

وہ حاکم سارے عالَم کا
اُسی کا حکم حاوی ہے

وہی عادِل ، وہی ارحم
وہی ساروں کا ہادی ہے

گھٹا اُس کی ہے اور اُس کی
ہوا ساری کی ساری ہے

دُعاؤں کا وہی سامع
ہوا داری اُسی کی ہے

وہی ہر سُو دِکھے ہم کو
مہک ہر سُو اُسی کی ہے

مِرا اللہ ، مِرا مولا ، گرامی
مَلِک ہے ، وہ ہے سلطاں اور راعی

وہ مالِک مِلک کا ، مُلک و مَلَک کا
وہی حاکم ہے اور ہر اِک کا والی
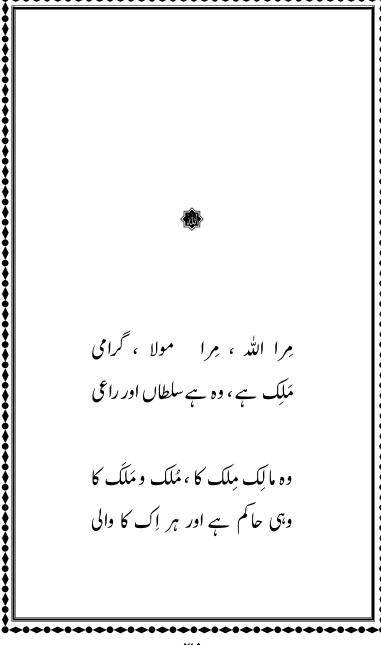
اُسی سے روح کا دھارا رواں ہے
اُسی کا کارواں اور راہ و راہی

الٰہی اُس کا کرم اور مہر اُس کی
ہر اِک اُس کے ہی در کا ہے سوالی

اُسی کا آسماں ، اُس کی ہی مٹی
اُسی کا کوہ ہے ، اُس کی ہی رائی

اُسی کا اِسم اعلیٰ ہے ، ہر اِک سے وہ گرامی ہے
مَلِک ہے سارے عالَم کا ، عملداری اُسی کی ہے
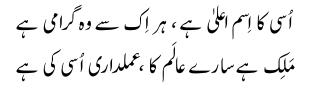
وہی دوّاری کا سُلطاں ، وہی عدلِ علا والا
اُسی کا عِلم اعلیٰ ہے ، اُسی کا حِلم عالی ہے

ہواؤں کا وہی مالک ، دُعاؤں کا وہی سامع
گھٹاؤں کا وہی والی ، اُسی کا اِسم محصی ہے

سدا سے ہے حرم والا ، سدا سے ہے کرم والا
وہی راحم سدا سے ہے ، ہواداری اُسی کی ہے

ہر اِک لمحے کا وہ عالم ، مسلسل ہے وہی حاکم
ہر اِک اُس کا سوالی ہے، ہر اِک کا وہ ہی راعی ہے

مِرا اللہ ، مِرا مولا ، مِرا والی ، مرا حاکم
وہی عالی ، وہی اعلیٰ ، وہی اولیٰ ، وہی عالم

کرم اِکرام والا وہ ، عمل اعمال والا وہ
اُسی کا رحم ہر سُو ہے ، وہی ارحم ، وہی راحم

ہر اِک دُکھ کو مٹائے وہ ، عوالم کو کھلائے وہ
ہر اِک کے کام آئے وہ، ڈرے اُس سے ہر اِک مولم

امورِ کل کا مالک وہ ، وہی مصدر عطا کا ہے
وہی داور ہے عالم کا ، اُسی کا عدل ہے دائم

کمالِ علم والا وہ ، کمالِ حِلم والا وہ
حِکَم اور حُکم والا وہ ، وہی عالم کا ہے حاکم

اُسی کا ملک سارا ہے ، اُسی کے گل ، گُلِ لالہ
ہے گھر اُس کا، ہے دَر اُس کا، اُسی اِک کے محل، طارم

وہی اِک ہے مکاں والا ، وہی اِک لامکاں والا
روا اُس کے ، ورا اُس کی ، وہی مالک سدا ، دائم

کرم ہی کرم ہے، عطا ہی عطا ہے
سدا اُس کے در سے ہر اِک کو ملا ہے

مرا دِل سکوں کی مہک کا ہے عادی
اُسے ہر گھڑی مولا کا آسرا ہے
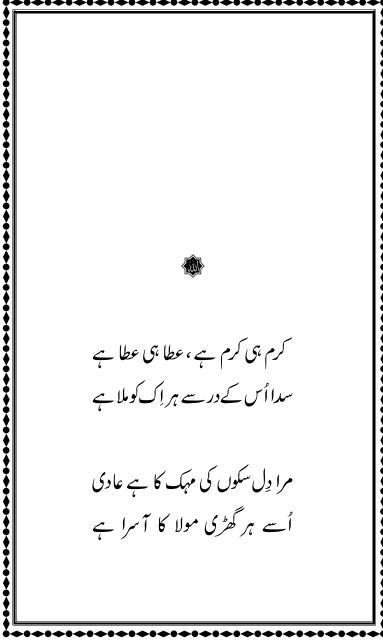
کرم ہی کا ہالہ مسلسل ہے حاصل
دُعاؤں کا ہر دَم صلہ مِل رہا ہے

دل احوالِ درد و اَلم کہہ رہا ہے
وہ درد و اَلم کی دوا کر رہا ہے

وہ سامع ہے ہر اِک دُعا کا سدا سے
اسی واسطے اُس سے ہر اِک دعا ہے

اُس کے اِسم سے سارا عالم مہکا ہے
وہ عالم کا ، اُس کا عالم سارا ہے
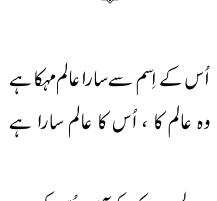
ہر لمحے ہر اِک کو آس اُسی کی ہے
وہ ہر اِک کا مولا ہے اور ماوا ہے

اُس کا ہر اِک کام سراسر عدل سدا
دُکھ کے ماروں کا اِک وہی سہارا ہے

وہ اوّل ہے اور دوام اُسے حاصل
وہ ہی سارے عالم کا رکھوالا ہے

علم و حِکَم کا وہ ہی واحد مصدر ہے
ٹوٹے دِلوں کو ہر دَم اُس کا دِلاسا ہے

کوئی ہو کام ، اُس کا ہے سہارا
سدا سے حکم اُس کا عالم آرا

سواحل اُس کے ہی محکوم سارے
اُسی کی ہے ہوا ، اُس کا ہی دھارا
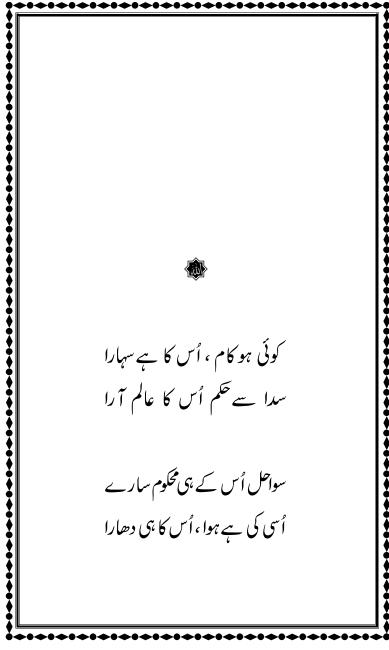
سدا محصور اُس کا لمحہ لمحہ
سدا محکوم عالم اُس کا سارا

وہی محرم عوامل اور عمل کا
وہی ٹوٹے دِلوں کا ہے سہارا

مطاعم کی عطا ہر آدمی کو
سدا ہے کہہ رہی ، وہ ہے ہمارا

مِرا اللہ ہے مالکِ ملک و مال
اُسی کا ہے کُل اور اُسی کا ہے حال

وہ عادل ہے ، ہر دم کرے عدل وہ
اُسی کا ہے ہر سو سراسر کمال
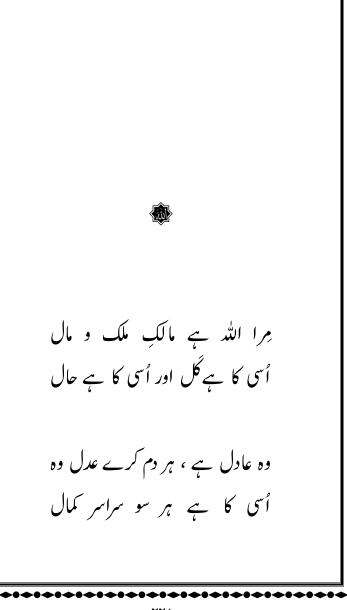
علو والا ہے اور عالی ہے وہ
کرم اُس کا دے سارے دُکھڑوں کو ٹال

وہی حکم والا ہے ، حاکم وہی
گھڑی ، لمحے اُس کے، اُسی کا ہے سال

ہو کھوٹا کھرا اور سُوکھا ہرا
لگے لمحہ کر دے ہری سوکھی ڈال

ہے مِرے اللہ کا کرم ہی کرم
وہی محصی ہے اور وہی ارحم

وہ ہی مالک ہے سارے عالم کا
اُس کا مکہ ہے اور اُسی کا حرم

وہ ہر اِک سو کا حاکم و سُلطاں
سارے اَسرار کا وہی محرم
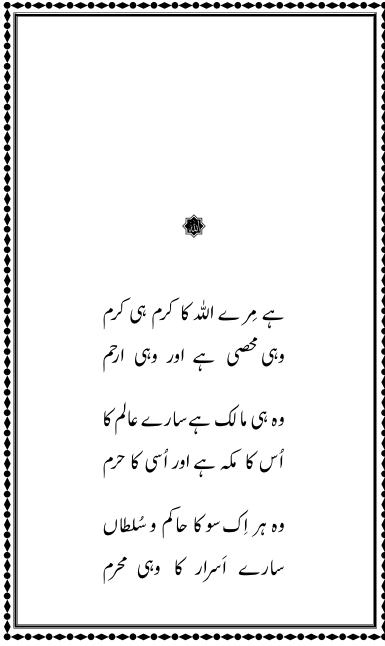
وہ ہے کُل اور امورِ کُل والا
ہے ہر اِک امر کا وہی اعلم

وہ ہی عمرِ رواں کا محرم ہے
اور محکوم اُس کا ملکِ عدم

ہر دُکھی کا وہی سہارا ہے
اِک اُسی کا سہارا ہے محکم

وہ ہی اکرم ، وہی عطا والا
آس اُس کے کرم کی ہے ہر دَم

اِسم اللہ کا کروں وِرد مِرا دِل مہکے
اور ماحول معطر ہو مرا ہر لمحے

آس کا سارا عمل گرد کے صحرا میں رہا
اسمِ اللہ سے ٹلی دُکھ کی گھڑی ہر گھر سے

اُس کا ہم سر ہو کوئی ، اِس کا کہاں اِمکاں ہے
ہے ہر اِک کاہ سے کم ، اُس کے حِکَم کے آگے

مصدرِ علم ہے وہ ، رحم و کرم والا ہے
وہی معطی ہے سدا ، سارے سوالی اُس کے

وہ مصور ہے ، ہر اِک عکس کا ماہر ہے وہ
ہے ورا اُس کا عمل ، وہم کی ہر آہٹ سے

مِرے اعمال کو وہ ہی سدھارے گا
مرے احوال کا واعی مِرا اللہ

اُسے معلوم ہے ارواح کا احوال
اُسے معلوم ہے احوال سائل کا
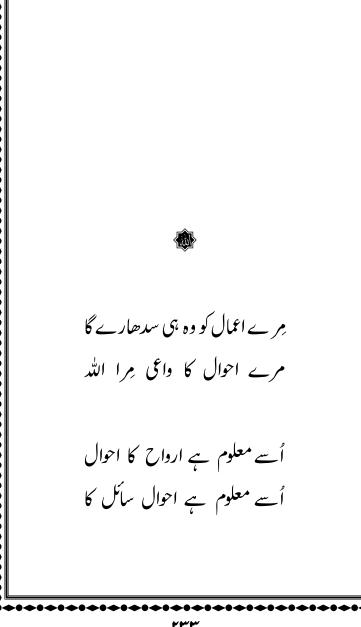
ہواؤں اور گھٹاؤں کا وہی عالم
کروڑوں سال اُس کے واسطے لمحہ

اُسی کا ملک ہے اور آسماں اُس کا
روا کا اور ورا کا ہے وہی مولا

وہ حاکم ہے، اُسی کا حکم ہے لاگو
کوئی عالم، کوئی عادل، کہاں اُس سا

مِرا اللہ ہی سامع ہر صدا کا ہے
وہی سامع ہماری ہر دُعا کا ہے

وہ ہر لمحے کے کل احوال کا محرم
وہی محرم روا کا اور ورا کا ہے
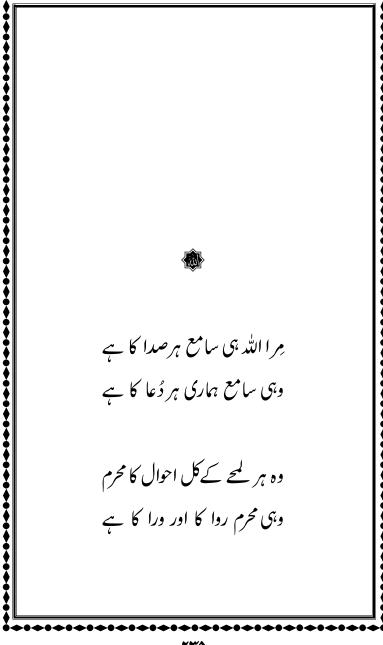
وہی واعی ہر اِک کے ہر عمل کا ہے
وہ معطی ہر کرم کا ، ہر عطا کا ہے

وہ عالم درد کا ، ہر اِک اَلم کا ہے
وہ عالم درد کی ہر اِک دوا کا ہے

وہ ساگر، روکھ اور صحرا کا مالک ہے
وہی مالک گھٹا کا اور ہوا کا ہے

حمد اللہ الٰہ کی کہہ کے
دِل کو مہکا رہا ہوں ہر لمحے

مالکِ مُلک و مال ہے اللہ
ہے وہی عالی کل عوالی سے

حُکم اُس کا رواں دواں ہے سدا
عمر کا کارواں رواں اُس سے

ہے کرم اُس کا ہر گھڑی ، ہر سُو
ہے کرم ہی کی آس ہر لمحے

ہے کرم کا وہ مصدرِ اوّل
ہر طرح ہے ہر اِک سے وہ آگے

گر سوالی سوال اُس سے کرے
وہ اِرادہ کرے ، عطا کر دے

اُس سے اعلیٰ کہاں ہے دَر کوئی
ہر عطا ، ہر صلہ اُسی در سے

اللہ ہی مالک ، مولا
اللہ والی ہر اِک کا

اُس کی عطا کی حد کہاں
اُس کا کرم لمحہ لمحہ

عمر کا ساگر اُس کا ہے
اور عدم محکوم اُس کا
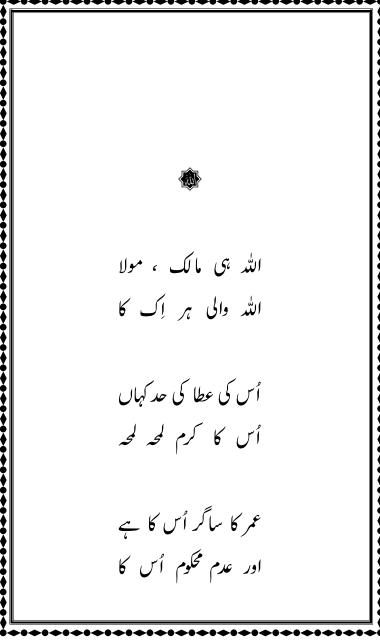
اُس کے در کا سائل ہے
عالم کا عالم سارا

اُس سے ہر اِک کو حاصل
سُکھ کا ، سکوں کا ہر لمحہ

وہ مالک کل عالم کا
اُس کے ملائک اور ورا

صحراؤں کا وہ مالک
اُس کی مٹی اور روا

ساگر ، ہر دھارا اُس کا
ہر اِک اُس کا حمد سرا

وہ ہی سدا سے حاکم ہے
اُس کا رواں دائم سکہ

اُس کا عدل ہی عالی ہے
اُس کا علم ہی ہے اعلیٰ

ہر اِک درد کا درماں اللہ
ہر اِمکاں کا اِمکاں اللہ

اللہ ہادی کُل عالم کا
کل عالم کا سُلطاں اللہ
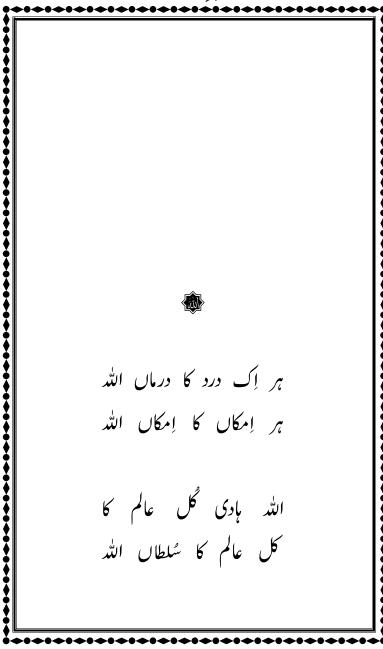
سارے اُس کے در کے سوالی
کرے لمالم داماں اللہ

راہ و راہی اُس کے اور ہے
ہر راہی کا ساماں اللہ

علم و حِلم و راحم ، ارحم
اور سراسر احساں اللہ

ہر سُو اللہ ہی اللہ ہے
اور ہے حاکمِ دوراں اللہ

وِرد ہمارا اللہ اللہ
ہم اُس کے اور وہ ہے ہمارا

مال موالی ، حال و حالی
اُس کا ہی ہے عالم سارا

ماء و ماہی ، راہ و راہی
اُس کا ساگر ، اُس کا دھارا

اُس کے حلم سے مملو ہر اِک
ہر اِک اُس کا کُلّی والہ

اُس کا کرم ہے، اُس کی عطا ہے
اُس سے رواں ہے عمر کا دھارا

ہر سُو اُس کا حکم ہے لاگو
وہ ہر اِک کا حاکمِ اعلیٰ

اللہ ہے ہر دِل کا والی
وہ دل کا ہے، دِل ہے اُس کا

اُس سے ہے ہر ماکل حاصل
وہ ہی مالک ، وہ ہی ماوا

دَرد و اَلم کو وہ ہی ٹالے
وہ ہی ہے ہر دُکھ کا مداوا

سہاروں کے سہارے کا سہارا ہے
وہی مالک ، وہی مولا ہمارا ہے

عطا وہ ہی کرے گا سال کو ساحل
رواں ہر سُو اگر دکھڑوں کا دھارا ہے
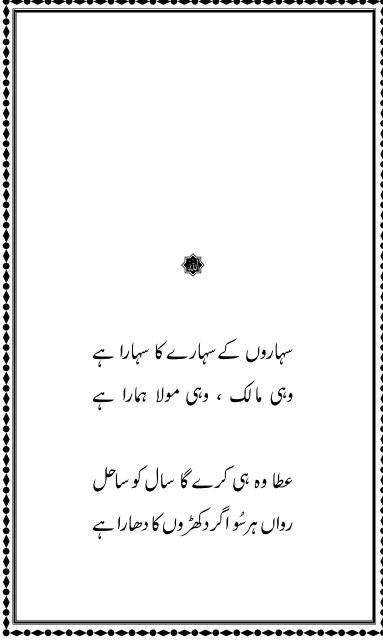
وہی سُلطاں ہے واحد سارے عالم کا
گدا اُس کا ہر اِک ہٹلر ہے، دارا ہے

دوام اِک اللہ کو حاصل سدا سے ہے
سوا اُس کے کوئی ہو عمر ہارا ہے

عطائے کُل کا ہے وہ ہی سدا مصدر
اُسی اِک کا کرم سارے کا سارا ہے

ہر لمحے اِک حمد کہوں
ہر دَم اللہ اللہ کروں

اُس کا ہر اِک اسم اعلیٰ
ہر اِک اِسم کا وِرد کروں
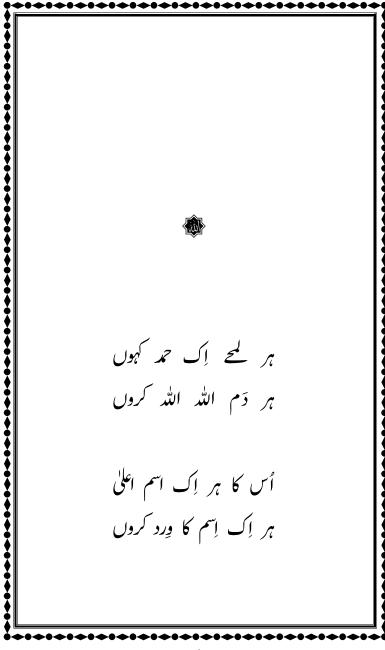
اُس کا در ہی درِ عطا
اُس کے در کا سائل ہوں

ہر دم دِل سے آئے صدا
ہر سُو اُس کا اِسم لکھوں

دل کی دھک دھک کرے دُعا
اُس کے حرم کی گرد رہوں

مرا اللہ ، مرا مالک ، مرا ہے رحماں
مرا گھر اور مری اولاد اُسی کا احساں

اُس کا احساں کہ کرے عمر عطا وہ ہم کو
اُس کا اِحساں کہ کرے دِل کو عطا وہ ارماں
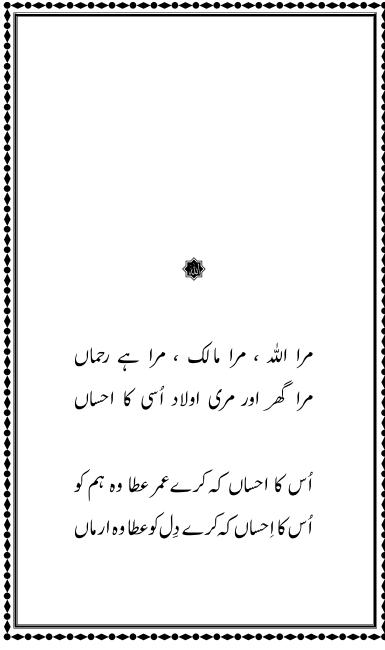
اُس کے در کا ہے سوالی ، وہ مَلِک ہے کہ گدا
اور اُسی در سے ملے درد کا سارا درماں

آدمی ، مُور و ملک ، طائر و کرمک کا وہی
اللہ ہے اور ہو اللہ ، کہاں اِس کا اِمکاں

گر گرے کوئی ، سہارا ہے اُسی کا حاصل
اور دُکھ درد کے مارے اُسی در کے مہماں
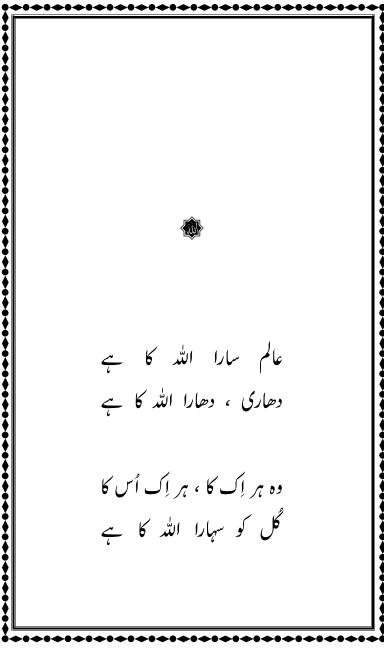
عالم سارا اللہ کا ہے
دھاری ، دھارا اللہ کا ہے

وہ ہر اِک کا ، ہر اِک اُس کا
کُل کو سہارا اللہ کا ہے

سارے گرامی ، عامی اُس کے
اور دلارا اللہ کا ہے

وِرد اُسی کے اِسم کا ہر دم
حمد کا دھارا اللہ کا ہے

ہے دل داری اللہ ہی کی
حال ہمارا اللہ کا ہے

کمال مولا کا ہر سُو دِکھائی دے ہر دم
مہک رہا ہے ہر اِک لمحہ اُس کا رحم و کرم

اُسی کے دم سے ہر اِک سُو سکوں کا عالم ہے
وراعطا سے رہے وہ، ہے اِس کا اِمکاں کم
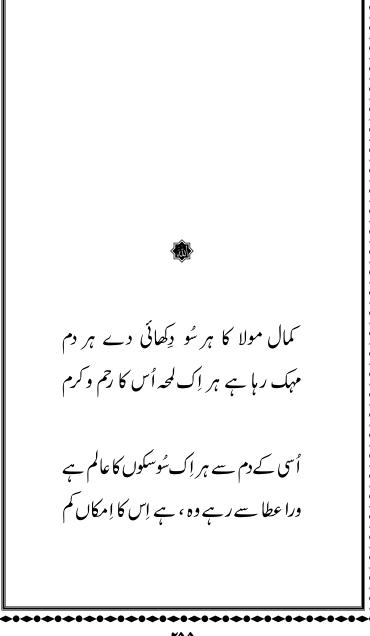
اُسی کی داد رسی ہالہ دُکھ کے ماروں کو
اُسی کی داوری سے کارواں رواں ہر دم

امورِ کل کا سراسر وہی ہے رکھوالا
وہ عدل والا ہے ، راحم ہے اور ہے ارحم

صدا دعا کی اُسے ہر گھڑی گوارا ہے
دُکھی دِلوں کو عطا اُس کی ہے سدا مرہم

مِرے درد و اَلم کا وہ مداوا ہے
اُسی کا اِسم ہے اللہ ، وہ مولا ہے
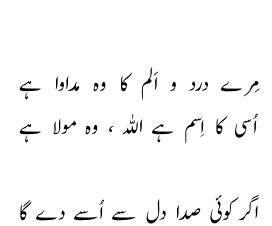
اگر کوئی صدا دل سے اُسے دے گا
صلہ اُس کو مِلے گا اُس کا وعدہ ہے

عمل ہے ماورا اُس کا ہر اِک حد سے
عمل اُس کا ہر اِک اعلیٰ ہے، عمدہ ہے

وہ سُلطاں ہے، وہ کل عالم کا حاکم ہے
ہر اِک اللہ کا ہے، اللہ ہر اِک کا ہے

ہر اِک سائل ہے اُس کا، اُس کا والہ ہے
وہ ہر لمحے کا والی اور مولا ہے

اِک اللہ کا سہارا ہے
وہی مالک ہمارا ہے

ہر اِک احساں اُسی کا ہے
کرم کا وہ ہی دھارا ہے

وہی ہر درد کا درماں
اُسی اِک کا سہارا ہے
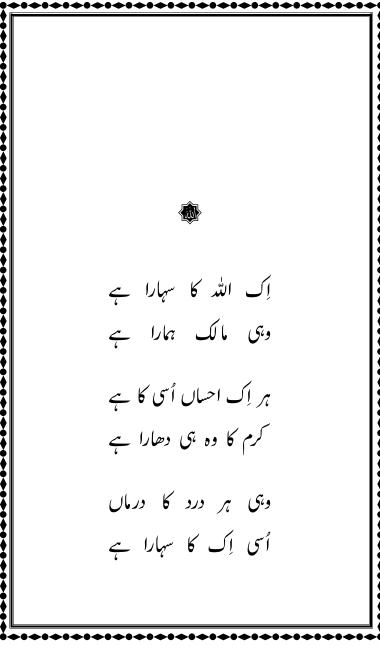
ہر اِک مَطعَم عطا اُس کی
وہی مُطعِم ہمارا ہے

وہی مالک ہے عالَم کا
وہی مالک ہمارا ہے

وہ گاؤں ہو کہ صحرا ہو
اُسی کی دھاری ، دھارا ہے

کرے رَد وہ دُعاؤں کو
کہاں اُس کو گوارا ہے

❁❁❁

مرا اللہ مرا ہے ہر گھڑی ، ہر دم
مِرا ہی وہ رہا ہے ہر گھڑی ، ہر دم

اگر کالی گھٹا دُکھ کی ڈرائے گی
اُسی کا در کھُلا ہے ہر گھڑی ، ہر دم
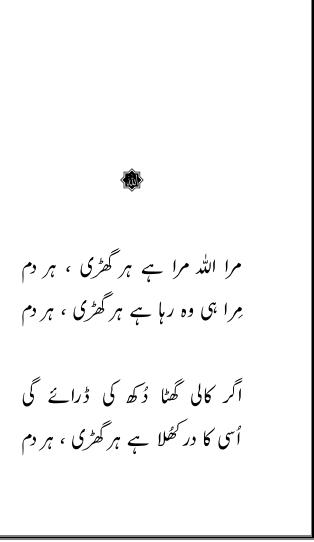
کسی صدمے سے دِل گھائل ہوا ہے گر
کُھلا ، وہ وہی دوا ہے ہر گھڑی ، ہر دم

اکھاڑے صرصرِ آلام گر دِل کو
مرا وہ آسرا ہے ہر گھڑی ، ہر دم

عملداری ہے اُس کی اور رہے گی وہ
کہا اُس کا روا ہے ہر گھڑی ، ہر دم

اللہ ، ہر دم ، اللہ ، اللہ
مالک مولا وہ ہر اِک کا

وِرد اُسی کے اسما کا ہے
اللہ اللہ اللہ مولا
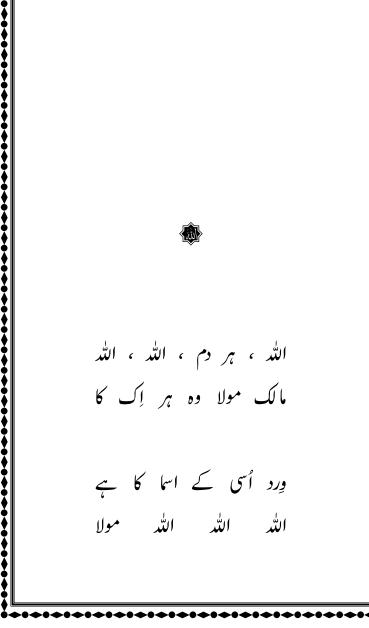
دُکھ کا کالا صحرا ہر سُو
وہ ہی ہر دم سُکھ کا دھارا

ساری حمد کا وہ ہی مالک
حاکمِ اعلیٰ وہ ہر اِک کا

وہ ہی عدل ہے، وہ ہی عادل
وہ ہی سامع کل عالم کا

آس اُسی کی ہر دَم دِل کو
وہ ہی ہے ہر دُکھ کا مداوا

اُس کے کرم کی حد کہاں ہے
کہاں ہے ساحل اُس کی عطا کا

ماہ و مہر و ماہوں اُس کے
وہ ہی مالک دہر و سما کا

ہر اِک کو وہ راہ دِکھائے
وہی ورا کا ہادی ٹھہرا

حاوی ہو گر درد کا دھارا
مولا ہر اِک کا رکھوالا

اُس کا کرم کہ اُس کا ہم کو
ہر لمحے حاصل ہے سہارا

اُس کے کرم کی گہری گھٹا ہی
آس دِلائے لمحہ لمحہ

دُکھ کے رَہ کے ہر راہی کو
اُس کے مراحم کا ہے سہارا

ہر اِک کام اُس کے کرم کے سہارے
وہ اللہ ہے ، سائل ہم اُس کے ہی در کے

وہی درد کو اور اَلم کو مٹائے
دعا کر رہا ہے ہر اِک اُس کے آگے
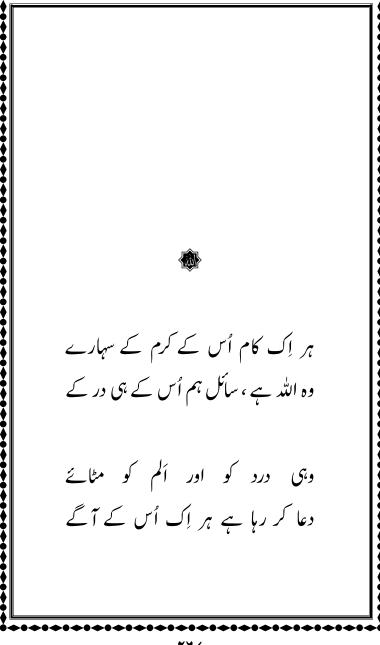
وہ رحماں ، وہ عالم ، وہ عادل سدا سے
مراحم کا حاصل عمل اُس کے سارے

اُسی کے کرم سے سکوں ہے ، اَماں ہے
کرے دور وہ سارے دُکھ، سارے گھاٹے

وہ سامع ہر اِک کی دُعاؤں کا دائم
رواں عمر ہے اِک اُسی کے سہارے

اُسی کا گاؤں سارا ہے
وہی مالک ہمارا ہے

ہر اِک کو آسرا اُس کا
ہر اِک کا وہ سہارا ہے
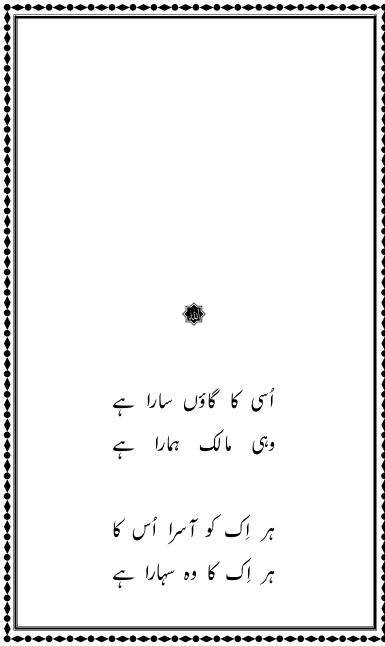
ہر اِک لمحہ عطا اُس کی
مراحم کا وہ دھارا ہے

وہ کل عالم کا والی ہے
اُسی کا ملک سارا ہے

مرا اللہ کرم والا
ہر اِک اُس کا دُلارا ہے

ہوا کر رہی ہے سدا اللہ اللہ
گھٹا کر رہی ہے دُعا اللہ اللہ

ہر اِک دُکھ کے مارے کا وہ حوصلہ ہے
ہر اِک کہہ رہا ہے سدا اللہ اللہ
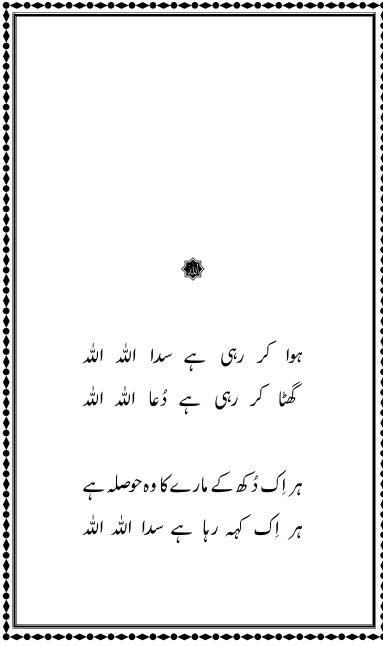
وہی ہے مداوا ، وہی داد گر ہے
ہر اِک دے رہا ہے صدا اللہ اللہ

ہر اِک سو ہے درد و اَلم ہی کا صحرا
ہر اِک کر رہا ہے دُعا اللہ اللہ

اُسی کے کرم سے سکوں مِل رہا ہے
ہے ہر دم اُسی کی عطا اللہ اللہ

اللہ ہر اِک کا رکھوالا
وہ ہی مولا ہے ہر اِک کا

سارا عالم اُس کا سائل
اُس کا گدا ہے عالم سارا
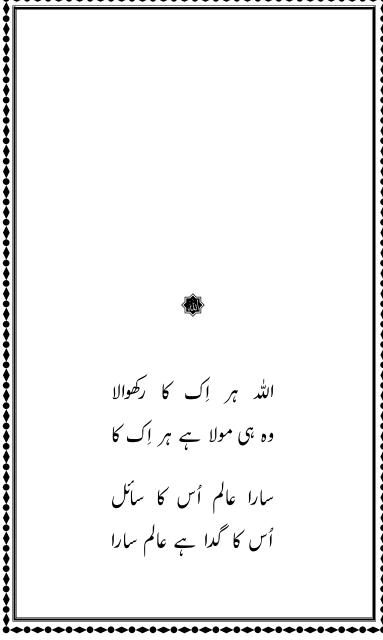
وہ ہی عالی ، وہ ہی والی
کوئی اور کہاں ہے اُس سا

وہ مالک ساگر ، صحرا کا
اور ورا کا حاکمِ اعلیٰ

ہر اِک اور دکھے اِک وہ ہی
وہ ہی ہر اِک کا ہے سہارا

سارے امر امور اُسی کے
اُس کے سال ، اُسی کا لمحہ

اُسے معلوم ہے احوال ہر دِل کا
اُسے معلوم ہے احوال سائل کا

ہے ساگر کے ہر اِک لمحے کا وہ عالم
مکمل علم ہے اُس کو سواحل کا
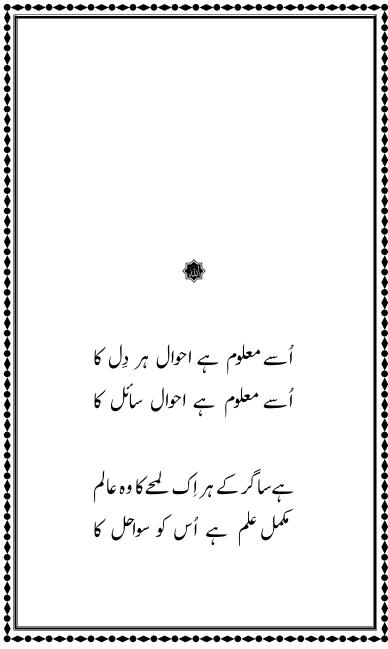
عطا اُس کی ہر اِک کے واسطے ہر دم
وہ مولا ہے ہر اِک کا ہل کا عامل کا

کرم اُس کا حدوں سے ہے ورا ہر دم
وہ ہے عاصی کا اللہ اور عائل کا

مرے ہر اِک عمل کا وہ ہی ہے عالم
مِرے ہر اِک عمل، اُس کے مراحل کا

صحرا ہے وہ ، ساگر ہے کہ ساحل ہے
ہر اِک حمد کی اور سدا سے مائل ہے

طائر ، کرمک ہوں کہ روکھ کی ڈالی ہو
اُس کا دُلار اِک اِک کو ہر دم حاصل ہے
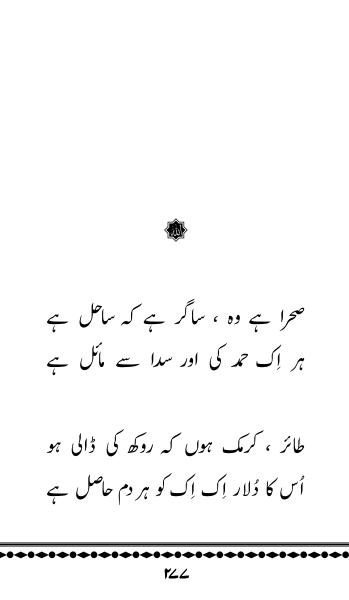
اُس کے کرم کا مرہم اُس اُس کو حاصل
وہ کہ درد کا مارا ہے اور گھائل ہے

گر وِسواس کا ساگر راہ کو کھوٹا کرے
وِرد اللہ کا اُس کے واسطے ساحل ہے

دِل کی دھک دھک اُس کے اِسم کا ورد کرے
اللہ کا گھر اللہ والوں کا دِل ہے

دُعاؤں کا صلہ اُس کی عطا ہے
کرم اُس کا مسلسل ہو رہا ہے

وہ ارحم اور راحم ہے سدا سے
وہی مالک ہر اِک کو دے رہا ہے
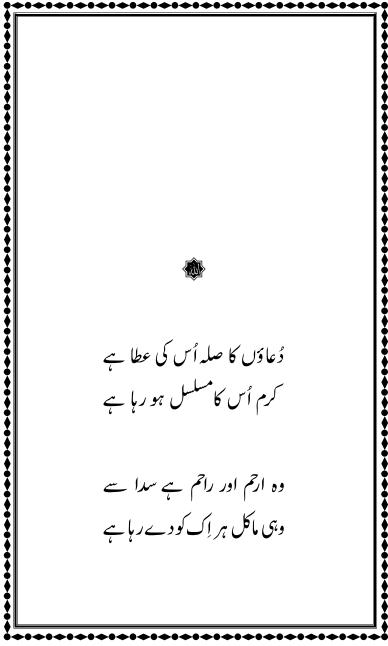
وہی درماں کرے گا ہر اَلم کا
وہی ہر اِک دکھی کا آسرا ہے

ہو صحرائے اَلم کہ دکھ کا ساگر
اُسی اِک کا ہر اِک کو حوصلہ ہے

وہ حاکم ہے ، اُسی کا سکہ لاگو
اٹل ہر طور ہر اُس کا کہا ہے

✿✿✿

تاثرات
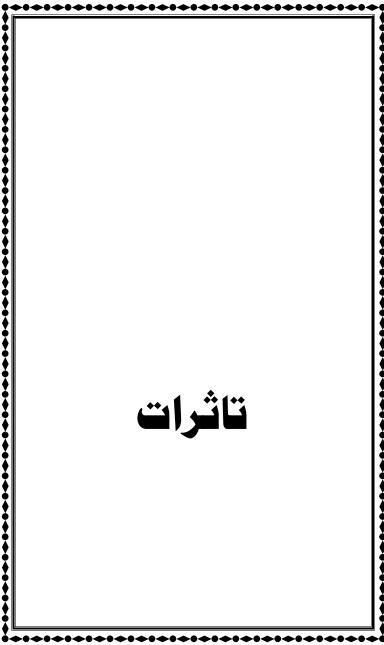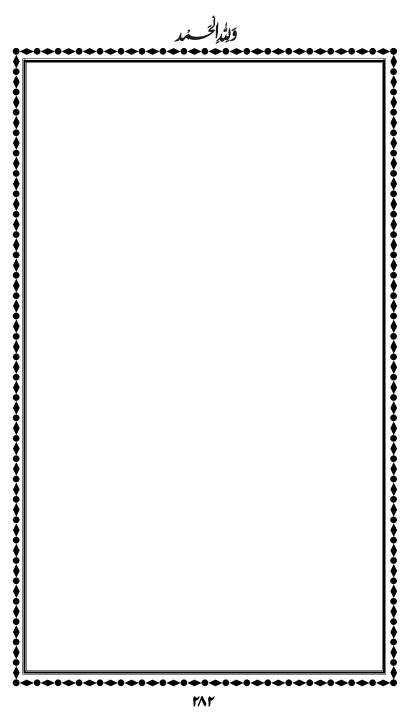
خورشید ناظر کے قلم کی کرشمہ کاری اور معجز نمائی

خورشید ناظر کی شاعری سلسلۃ الذہب کی تیسری کڑی یعنی 'حسنت جمیع خصالہٗ' پر تبصرہ کرتے ہوئے میں نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ خورشید ناظر نے شاعری میں اپنے لیے ایک راہِ خاص متعیّن کر لی ہے جس پر وہ تیزی سے گام زن ہیں۔ نہایت مختصر عرصہ میں ایک اور فن پارہ کا منصۂ شہود پر آ جانا میرے اس خیال کی صداقت پر دال ہے۔ اب کے خورشید ناظر کے قلم نے اپنی کرشمہ سازی اور معجز نمائی سے وہ سماں باندھا ہے کہ قارئین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔

اتنے مختصر عرصہ میں مختلف بحروں اور ہیئتوں میں روانی، سلاست اور فطری سادگی کے ساتھ اتنی کثیر تعداد میں غیر منقوط اشعار کہنا، شاعر کی قوتِ تخلیق، قدرتِ کلام اور فن کارانہ مہارت کا حیران کن مظہر ہے۔ وہی اِک پھول کا مضموں ہے لیکن نہایت شوق اور محبت کے ساتھ

خوبصورتی سے سورنگ سے باندھا ہے۔ میرے علم کے مطابق اردو شاعری ایسے کسی فن پارہ کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

پروفیسر محمد لطیف
سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز اور پرنسپل، شاعر، ناقد

معجزۂ فن کا روشن ظہور

کمالِ خودی، انتہائے عاجزی کا ظہورِ جمیل بن جائے تو خالق و مخلوق کا رشتہ و تعلق اَلَم نشرح ہوتا ہے۔ یہ وہ مقامِ فضیلت ہے جب حمد کا تکلم اظہار پاتا اور کلمۂ عبودیت کا مثالیہ بن جاتا ہے۔ ازل اِس کا نقطۂ آغاز ضرور ہے مگر یہ سلسلۂ حمد وثنا ابد اور یقیناً مابعد بھی جاری وساری رہے گا۔ موجوداتِ عالم میں سے کون ہے جو حمد سرا نہیں؟ ہر کسی کا اظہارِ ذات بے مثل و بے مثال ہے مگر اظہارِ ذات اور حمد وثنائے خالقِ کون ومکاں کا جو منفرد انداز جنابِ خورشید ناظر کو عطا ہوا ہے وہ تاریخِ شعر وادب میں اپنی مثال آپ ہے۔ اسمِ باری تعالیٰ ''اللہ'' اور اسمِ حبیبِ خدا ''محمد ﷺ'' کے ساتھ ساتھ اساسِ دین کلمۂ طیبہ کا بے نقط ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اظہار کا ایک بہترین سلیقہ یہ بھی ہے ''مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ''

جنابِ خورشید ناظر کی یہ تخلیق بلیغ اُن کے تعلقِ خاطر اور ذوقِ بے پایاں کا کمالِ فن قرار دی جاسکتی ہے جس میں ''حمدِ مسلسل'' کے 786

اشعار کا عمیق مطالعہ قاری کے قلب ونظر میں ایک انقلابِ سعید کا تحرک پیدا کر کے اُس کے شعورِ عبودیت کو مہمیز کرتا ہے۔ پھر ترجیع بند میں ایک نئے تجربے کے ساتھ پندرہ حمدیہ مسدس کے بند ''کرشمۂ دامنِ دل می کشد کہ جا ایں جا است'' کے مظہر بن جاتے ہیں۔ آخری بسیط حصہ چھوٹی بحروں میں غزل کی ہیئت میں اکتالیس حمدیہ بے نقط نظمیں شاعر کے ذوق وشوق، قلبِ سعید اور فکرِ بلیغ کے ساتھ ساتھ معجزۂ فن کا روشن ظہور ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جنابِ خورشید ناظر کو جہاں منظوم سیرتِ پاک، اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم و اعظم ﷺ کے اسمائے حسنہ کی منظوم شرح کا منفرد اعزاز عطا فرمایا، وہاں اس حمدیہ مجموعۂ کلام وللہ الحمد میں غیر منقوط اظہار کے قرینہ، سلیقہ اور کمالِ فن سے بھی بہرہ ور فرمایا ہے۔ میری دُعا ہے کہ اُن کے زرخیز ذہن اور سعید روح پر یہ ابرِ کرم اسی طرح برستا رہے تاکہ شاداب موسموں کے پرلطف ذائقوں سے اُن کی ذات سرفراز ہوتی رہے اور ہمارا ایمان بھی تازہ ہوتا رہے۔

پروفیسر ڈاکٹر انور صابر

سابق وائس پرنسپل وصدر شعبۂ اردو گورنمنٹ ایس ای کالج بہاول پور،

مصنف: ''پاکستان میں اردو غزل کا ارتقاء''، مرتب، مؤلف دیگر کتب ومجلّہ جات

خورشید ناظر کی ضیائے ثنا : الواحد الاحد- ولِلّٰہِ الحمد

اسی کی حمد بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں موجود ہیں یعنی انسان، جن و ملک، حیوان، نباتات و جمادات، آب و آتش، باد و باراں، تمام مخلوقات خواہ زبانِ ناطق سے یا زبانِ حال سے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس کی حمد کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ البتہ تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے، بے شک وہ بڑا حلیم و بردبار اور (تمہاری غفلتوں کے باوجود) مغفرت کرنے والا ہے۔ (بنی اسرائیل:۴۴)

حمد کا موضوع نہ صرف وسیع ہے بلکہ بعض حوالوں سے نازک بھی ہے۔ اس موضوع پر کچھ بھی عرض کرنے کے لیے چاہے وہ منثور ہو یا منظوم صرف جہاں بینی و جہاں دیدگی ہی کافی نہیں بلکہ سوزِ روح و جگر بھی ضروری ہے۔ قابلِ صد اطمینان ہے یہ امر کہ میرے بزرگ اور دوست خورشید ناظر حمد کے موضوع پر ہمیشہ تائید ایزدی کے طلب گار رہے اور جو کچھ بھی لکھا اُسے سرزمینِ حجاز میں حضوری و حاضری کے بعد ایک عزم اور

ولولے سے پیش کیا۔ وہی ہے ذاتِ باری، واحد و یکتا اور وہی مالک، اسی کا ہے ازل، اسی کا ابد، وہ بے حاجت ہے، بے پرواہے، مستغنی ہے، صمد ہے اور یقیناً ہم اس کے محتاج و طلبگارِ مدد ہیں۔ حمد و نعت کے موضوع پر کام کرنا یقیناً دو دھاری تلوار پر چلنے کے مترادف ہے تاہم جنابِ خورشید ناظر نے اس حوالے سے تحقیق و تدقیق کا ایک نیا اور اچھوتا معیار قائم کیا ہے۔ ان کی نگاہِ دوررس سے موضوع کا کوئی پہلو اوجھل نہیں رہتا۔ فکر کی پہنائی و پنہائی کا کچھ اندازہ آپ کو ان کے تحریر کردہ مقدمے سے ہوسکتا ہے۔ شعر کے فنی اور ادبی محاسن پر ان کی گرفت اتنی وسیع ہے جیسے ان کی فطرتِ ثانیہ ہو۔ حمدیہ اشعار ایسے ہیں گویا آبشار کا بہاؤ لیکن کیا مجال کہ تخیل کی پرواز شرعی حدود قیود سے ذرا بھی تجاوز کر جائے۔ اس کا اندازہ آپ کو ان کی حمد و نعت کے مطالعہ سے بخوبی ہو جائے گا۔

جنابِ خورشید ناظر کے شعری سفر کا اگر جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اختراع کو ہنر سے ہم آہنگ کرتے ہوئے کئی قسم کے تجربات کرتے رہتے ہیں۔ حالیہ کاوش غیر منقوطہ حمدیہ مجموعہ ''وللہ الحمد'' ایک نادر الوجود سعی ہے کہ اس موضوع پر ہاتھ ڈالنا ہر کس و ناکس کی جرأت و ہمت نہیں۔ بقول خورشید ناظر:

''غیر منقوط حمد یہ مجموعہ دو حمد یہ نظموں اور غزل کی ہیئت میں کہی گئی اکتالیس حمدوں پر مشتمل ہے۔ حمد یہ شاعری خصوصاً حمد یہ نظم کہتے ہوئے میں نے اس بات کو اپنے ذہن میں رکھا کہ اللہ کریم و عظیم نے قرآنِ پاک میں اپنی قدُر کو نہ صرف کھل کر بیان فرمایا ہے بلکہ ان کے بار بار ذکر سے قرآنِ کریم کی سطروں کو مہکایا ہے۔ میں نے شعر کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ انداز کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت، طاقت یا کسی وصفِ عظیم کے اظہار کے لیے شعر کہا گیا وہاں اُن کے اعادے کے انداز کو سامنے رکھا۔''

حمد کا موضوع نیا نہیں۔ حرفِ ''کن'' کا اعجاز کہیے یا اُس کے طبیعی مظہر بگِ بینگ کا، جب سے عدم سے وجود کا آغاز ہوا، ہر شے کی ماہیت میں یہ خاصیت رکھ دی گئی کہ وہ اپنے آفریدگار کی تحمید و تسبیح میں محو رہے۔ سورج، چاند، ستارے، سیارے، ابرو برق، آب و آتش، باد و باراں، دریا ساگر، پربت، شجر و حجر، چرند و پرند، حیات و ممات غرضیکہ ہر شے جو ہم دیکھتے یا محسوس کر سکتے ہیں، جس طرح ایک مربوط و غیر متبدل نظام کے تحت اپنی ابدی تکوینی منزل کی طرف گامزن اور کسی خلل

یا فساد و انتشار کے بغیر عرصۂ کائناتِ بسیط و بے کنار میں اپنے فرائض منصبی بجالانے میں ہمہ تن مشغول ہے، وہی اُس کی تسبیح اور وہی اس کی حمد ہے۔ مقامِ صد اطمینان ہے کہ سرزمینِ بہاول پور میں عطائے ربی سے ہنر آزما خورشید ناظر اسی حمد یہ سلسلے کی کڑی سے منسلک و منہمک ہیں اور اسے فرضِ منصبی سمجھتے ہوئے حصولِ سعادت میں مگن ہیں۔

حمد کسی بھی زبان میں ہو اور کسی بھی شاعر کی ہو، اس کے مضامین اور موضوعات کی اساس ایک ہی ہے۔ خدا کی تعریف، خالق کی قدرت، صنعت کا اظہار، ذاتِ باری تعالیٰ کے بے پایاں کمالات کا بیان، مخلوقات پر اللہ تعالیٰ کے احسانات اور نعمتوں کا بیان، موجود سے امکانات کے جوہر، کارکردگی، خوبصورتی، اسرار، حیرتیں اور اُن سے وابستہ تلازمات، مشاہدات، محسوسات کا ذکر۔ چشمِ زدن میں بدلتی ہوئی اس دنیا کے تغیرات و تحیرات کی نشاندہی بھی نہیں ہوسکتی، احاطہ تو دور کی بات ہے، جیسے جیسے علوم کا محیط پھیلتا جا رہا ہے، نامعلوم کا دائرہ وسعت پذیر ہے، ہر صدی اور ہر عشرہ نہیں، سال بہ سال اور ماہ بہ ماہ انسانی ذہن کی رسائی میں آنے والی معلومات کی تعداد لاکھوں سے زیادہ ہے۔ انفس و آفاق کی گہرائیوں اور پہنائیوں میں موجود اور امکان کا سلسلہ در سلسلہ

نظام، ایک حوالے سے حمد کا موضوع ہے۔

ثنائے روشنی میں روشنی گر کا دھیان فطری امر ہے۔ انسان کسی ذرّے پر بھی غور کرے، اس کا ربط خالق سے جڑ جاتا ہے اور یہ جڑت، خالق کی توصیف وتعریف اور حمد وثنا کا دَر وا کر دیتی ہے۔ جدید علوم اور انکشافات کی روشنی میں حمد کے موضوعات کا ہزار چشمہ ساعت بہ ساعت پھوٹ رہا ہے۔

غیر منقوط حمدیہ مجموعہ تک کا سفر اردو حمد کی سات صدیوں کا سفر ہے۔ اب تک اردو حمد کے بیسیوں مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ ان مجموعوں کے علاوہ حمد کے ہزاروں نمونے اُردو شعراء کی کلیات، دواوین، شعری مجموعوں، مثنوی اور دوسرے نظم پاروں میں موجود ہیں، جو اس بات کی علامت ہیں کہ یہ صنفِ سخن ہر دور، دبستان اور علاقے کے شاعروں کے پیش نظر رہی۔ اگر چہ اس صنف میں جداگانہ مجموعے کم مرتب ہوئے مگر بالواسطہ یا بلا واسطہ اردو شاعری میں حمد تمام اصنافِ سخن میں شروع سے موجود رہی۔ خورشید ناظر نے حمدیہ افکار و مضامین کے لیے جن شعری آہنگوں کا استعمال کیا ہے، اس میں اعادے کے ساتھ ساتھ ایک دل آویز تنوع ہے۔ یہ تنوع مختصر، متوسط اور قدرے طویل بحور و اوزان پر

مشتمل ہے۔ نظم و غزل کی اس دل آویزی میں ایک فطری قرینہ موجود ہے۔ اس کے لیے انھوں نے کوئی شعوری کوشش نہیں کی اور نہ ہی اس تنوع میں کوئی نمائشی بناوٹ اور منصوبہ بندی نظر آتی ہے۔ تخلیقی موقع و محل کی مناسبت سے ہر حمد پارہ فطری انداز سے جس لَے میں ڈھلا، وہی اِس کا آہنگ بنا۔

اگرچہ کبھی بھی بحور و اوازان کا تخصیصی مطالعہ شاعر کی تخلیقی صلاحیتوں کی خوبصورتی پر غالب نہیں آتا تاہم کسی بھی شاعر کے قدرے تفصیلی مطالعے میں یہ سوال بھی سامنے آتا ہے کہ اس نے اپنے موضوعات و مضامین کے اظہار کے لیے شعر کے کن کن اوزان کو ذریعہ بنایا؟ دلچسپ بات یہ ہے کہ خورشید ناظر کے مجموعۂ حمد کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ سوال از خود اٹھتا ہے۔ وہ اس لیے کہ کہیں اس میں زیرِ لب مناجات کا مختصر آہنگ ہے، کہیں ہندی شاعری کی گیت نما اور دوہے نما غنایت میں بات کی گئی ہے:

وہ سلطاں ہے اماں والا کرم والا
حَکَم ہے ، حُکَم والا اور حِلَم والا

وہ سلطاں عدل والا ، حلم والا ہے
وِلا والا ، مکمل علم والا ہے

وہ واحد ہے، کہاں ہے دوسرا اُس سا
کلام اس سا کہاں ہے اور کہا اُس سا

کوئی اُس سا ہو، اس کا ہے کہاں امکاں
کوئی ہو اور اللہ ، ہے کہاں امکاں

کوئی ہم سر ہو اللہ کا ، کہاں امکاں
اُسی سا ہو کوئی مولا ، کہاں امکاں

غور کیجئے تو اس آہنگ میں کہیں ایک سانس میں اور کہیں ایک وقفہ یا بسرام کے ساتھ اظہار اپنی صورتِ آہنگ مکمل کرتا ہے۔ تاثیر کے اعتبار سے یہ آہنگ منفرد خصوصیات رکھتا ہے اور خاص طور پر حمد یہ اظہار میں ہندی لَے کی تاثیر اور نمایاں ہوجاتی ہے:

مصور ہے وہ ساحل ، ماہِ کامل کا
مصور ہے وہ لہروں کے مراحل کا

وہی لہروں کو مہ کا والہ کر ڈالے
وہی دھارے کو رکھے دور ساحل سے

گلِ احمر کا مالک ہے، مہک اس کی
گلِ سوری، ہواؤں کی لہک اس کی

کرم اُس کا ہے لامحدود ، عالی ہے
ولی، عاصی، ہر اک کا وہ ہی والی ہے

ہے کل کا حکمراں کامل، مرا اللہ
کہاں امکاں، ہو کوئی حکمراں اُس سا

علاوہ ازیں چھوٹی بڑی بحروں کے آہنگ سے پیدا ہونے والی تاثیر یقیناً قارئین و سامعین کو مسحور کر دیتی ہے۔ خورشید ناظرؔ کے داخلی آہنگ میں ہر جگہ ایک وفور اور وسعت طلبی کا احساس ملتا ہے گویا کوئی اور وسعت چاہیے بیاں کے لیے۔ اُن کا تخلیقی دباؤ ایک تسلسل اور بہاؤ کی صورت پیدا کر لیتا ہے۔ خصوصاً ان کا وفورِ اظہار اور شوقِ بیاں اتنا متحرک

اور فعال ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔

حُسنِ گفتار کی سب خوبیوں کی انجمن آرائی کر کے خورشید ناظرؔ نے باری تعالیٰ کی شان و جمال، ربوبیت اور اس کے احسانوں کا جو تذکرہ کیا ہے، اس مقصد سے یہی لگتا ہے کہ وہ ہماری رہنمائی کے لیے دردِ دل رکھتے ہیں۔ خونِ جگر سے دوراندیشی کو قلم وقرطاس کی نذر کیا ہے۔ حمد میں چونکہ تصنع اور بناوٹ کا سہارا نہیں چلتا، لہٰذا جنابِ خورشید ناظر نے حقیقت، فلسفہ اور ربی احکامات کو اپنی محبت کے رنگوں اور اُس کی بخشی ہوئی توفیق سے لطافت اور جاذبیت کو ہم آہنگ رکھا۔ بالخصوص غیر منقوطہ شاعری صاف اور سادہ اسلوب کی ہی متقاضی ہوتی ہے۔ انہوں نے حقیقت بیانی کے تحت حمد کو اس قدر قابلِ فہم بنا دیا ہے کہ پڑھتے جائیں اور دل میں اترتی جائے۔

وما توفیقی الا باللہ

ڈاکٹر شاہد حسن رضوی
صدر شعبہ تاریخ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور،
مدیر سہ ماہی 'الزبیر' بہاول پور، مصنف، مرتب

وللہ الحمد-ایک منفرد غیر منقوط مجموعۂ محامد

خورشید ناظر کا غیر منقوط محامد نامہ اپنی طرز کا منفرد اور برصغیر پاک و ہند کی واحد ضخیم کتاب ہے۔ اس میں پہلی حمد غیر منقوط 786 اشعار پر مشتمل ہے۔ یہ اس کتاب کی طویل ترین حمد ہے اور اس کے ساتھ جو غیر منقوط محامد شامل ہیں ان میں بحور بڑی مستعدی سے استعمال کی گئی ہیں اور الفاظ کا ایک دریا ہے جو رواں دواں ہے۔ ہر حمد میں ایک تسلسل ہے جو اس کتاب کی بہت بڑی خوبی ہے۔

میں نے خورشید ناظر کی سبھی کتابوں کا پوری توجہ سے مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ نے انھیں منتخب کاموں کی تکمیل کے لیے منتخب کر لیا ہے۔ اُن کی ہر کتاب منفرد ہونے کے ساتھ ساتھ حبِ خدا اور حبِ رسول ﷺ کے عطر سے مہک رہی ہے اور اپنے قارئین کے ذہنوں کو مہکا رہی ہے۔ اُن کا سفر نامۂ حج ''ہر قدم روشنی''، سیرت پاک ؐ ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ''، منظوم شرح اسماءِ الحسنٰی

''حسنت جمیع خصالہٖ'' اور دیگر کتب ہر لحاظ سے اعلیٰ مقام کی حامل ہیں اور رشک کیے جانے کے لائق ہیں۔

اللہ خورشید ناظر کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ساتھ ہی تہہ دل سے دعا ہے کہ اللہ اُنھیں عمرِ دراز عطا فرمائے۔ (آمین)

مجیب الرحمٰن خان

نامور نعت گو شاعر، معتمد عمومی بزمِ نور، بہاول پور

خورشید ناظر اور فنِ شاعری

خورشید ناظر شعروادب کی دنیا سے کوئی نصف صدی سے وابستہ ہیں ۔ زمانہ بدلتا ہے، حالات بدلتے ہیں، معیشت و معاشرت کے معیار بدلتے ہیں مگر خورشید ناظر کی استقامت میں فرق نہیں آتا۔کل بھی ادب وشعر کو زندگی کا محور ومرکز بناتے تھے اور آج بھی۔آپ اوائل عمر ہی سے مشقت و مروت کے سرمائے کو اپنائے ہوئے ہیں۔اب تو مشقت و مروت کی عادتیں پختہ ہوچکی ہیں اور جب عادتیں پختہ ہو جائیں،فرد کو اسیر کر لیتی ہیں۔شعروادب کی طرح خورشید صاحب کو اپنی ان عادات سے محبت ہوگئی ہے۔یوں لگتا ہے جیسے اُنھوں نے ریاضت کو عبادت اور عبادت کو ریاضت بنالیا ہے۔کیوں اور کیسے کے سوال جنم لیتے ہیں۔ایسے سوالوں کا جواب اُن کی کتب کی ضخامت اور موضوعات کی ثقاہت اور انفرادیت سے عیاں ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی منظوم سیرت پاک ہو یا سفرنامۂ حج ہو یا پھر زیرِ نظر تخلیق وللہ الحمد ہو، ان کا قلمِ گوہر بار مدینہ و مکہ کی فضا سے باہر نہیں نکلتا اور یہ سعادت کم نہیں ۔ جب سے انُھوں نے اپنی نظم ونثر کو روایتی موضوعات واصناف کی بھول بھلیوں سے نکال کر حمد وثنائے خدااور عشقِ مصطفےٰ ﷺ کی طرف موڑا ہے اُن کی فکر، خیال، احساس اور مزاج کا ہر پہلو اللہ اور اُن کے آخری رسول ﷺ کی محبت اور اس کے اظہار کے لیے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔

خورشید ناظر پر اللہ کا خاص کرم ہوا ہے کہ اُنھوں نے بہت کم وقت میں ایسا علمی اور ادبی شاہکار تخلیق کر لیا ہے جو اُن کے نام کو زندہ رکھے گا اور تاریخِ ادب وشعر میں اپنی جگہ بھی بنائے گا۔ میری مراد منظوم حمدِ باری تعالیٰ ہے۔ میں بطور قاری اس طویل نظم کو حیرت وحسرت سے تک رہا ہوں کہ بندۂ ناچیز کو یہ حق، حوصلہ اور ہمت کہاں کہ اس موضوع پر خامہ فرسائی کرے۔ موضوع عظیم، تخلیق کار کہنہ مشق، اس پر مستزاد پوری تخلیق صنعتِ غیر منقوط کی حسین لڑی میں پروئی ہوئی۔

معلوم نہیں شاعر کو گوہرِ مقصود کے حصول کے لیے کتنے دریاؤں کو پار کرنا پڑا ہوگا یا پھر کتنے ہفت اقلیم سر کرنے پڑے ہوں گے، تب کہیں

جا کر اس ضخیم تخلیق کے لیے رستہ ہموار اور ذوق ہمکنار رہا ہوگا۔ کتنی کتب کا، تفاسیر کا مطالعہ کیا ہوگا۔ مقامِ صد شکر ہے کہ خورشید ناظر کا قلم اور حوصلہ تا دمِ آخر بحال اور بجا رہا۔ تھکاوٹ اور کہولت کے آثار کہیں نظر نہیں آتے۔ صرف ایک لفظ ''مکمل'' کو دیکھئے کہ کئی مرتبہ شعری ضرورت کے تحت مصرعوں میں لائے ہیں مگر ہر مرتبہ نئے معنی اور مفاہیم کے دریچے کھُلے دِکھائی دیتے ہیں۔ کچھ مصرے دیکھئے:

؎ مرا اللہ مکمل مہر والا ہے

؎ مِرا اللہ مکمل علم والا ہے

؎ مکمل حِلم کا حامل مِرا اللہ

؎ مکمل کارگر ہے ہر دوا اس کی

؎ وہ آمر ہے مکمل حُکم والا ہے

؎ وہی مالک مکمل طور ہر اِک کا

؎ وہی عادل، مکمل عدل والا ہے

؎ مِرا اللہ مکمل رحم والا ہے

اس صنعت میں اگرچہ اساتذہ کے کلام میں کچھ بند یا اشعار مل جاتے ہیں اور نثر میں بھی کچھ مثالیں ملتی ہیں مگر اس قدر ضخیم مجموعہ اردو

شعروادب میں پہلی مثال ہے۔ مجھے اس تخلیق میں ایک اور خوبی جو مشق و ممارست اور فکرِ رسا سے ہی ممکن ہے، نظر آتی ہے کہ آپ نے غالب کی طرح مصرعوں میں اُن الفاظ کو حذف کیا جن الفاظ کا حذف کر دینا ہی دراصل لطف دیتا ہے۔ صنعتِ غیر منقوط کا مکلّف ہو کر بھی دیگر خوبیوں کو شعر میں لانا کچھ کم اہم نہیں ہے۔ خورشید ناظر نے صنعت گری میں یہ کمال دکھایا ہے کہ لا امکان کو امکان کے پردوں میں کہیں عیاں کر دیا ہے اور کہیں نہاں رہنے دیا ہے۔

صنعتِ غیر منقوط کا خیال رکھتے ہوئے شعر میں روانی اور معنی آفرینی کو یکجا کرنا کچھ آسان کام نہیں تھا۔ خورشید صاحب کے شعری ذوق اور مشقت کی منشا نے یہ مشکل بھی آسان کر دی ہے۔ غزل کی ہیئت میں ایک حمد کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

ہوا کررہی ہے صدا اللہ اللہ
گھٹا کررہی ہے دُعا اللہ اللہ
ہر اِک دُکھ کے مارے کا وہ حوصلہ ہے
ہر اِک کہہ رہا ہے سدا اللہ اللہ

ہر اِک سو ہے درد و والم کا ہی صحرا

ہراِک کر رہا ہے دُعا اللہ اللہ

اُسی کے کرم سے سکوں مل رہا ہے

ہے ہر دم اُسی کی عطا اللہ اللہ

اعلیٰ موضوعات پر قلم اُٹھانا، اعلیٰ دماغ اور اعلیٰ کردار کے افراد کے حصے میں آتا ہے۔ ہرکوئی لطافت وکثافت میں فرق روانہیں رکھ سکتا۔ کتنے ایسے موضوعات ہیں جو زبان کے چٹخارے کے لیے یارلوگوں نے اُچک لیے۔ زبان بھلے چٹخارے لے لے، حلق سے نیچے جاتے ہی بیکار ہوجاتے ہیں اوردل و دماغ تو اُسے قبول ہی نہیں کرتا۔ ایک وقت آتا ہے کہ ایسے موضوعات میں نہ حُسن رہتا ہے نہ چاہت، نہ تحریک ہوتی ہے نہ توصیف۔ کچھ ایسے موضوعات تلذذ کا پانی پیے ہوئے ہیں۔ یارلوگ کمند لگا کر تلذذ زدہ زرد درخت کی اونچی شاخ پر جابیٹھتے ہیں، کسی کوّے کی مانند جواُونچی منڈیر پر بیٹھنا پسند کرتا ہے مگر صلاحیت کا علم اونچی مچان یا منڈیر پر بیٹھنے سے نہیں ہوتا، اونچی اُڑان بھرنے سے ہوتا ہے۔ مبالغہ نہیں، حقیقت ہے کہ خورشید ناظر صاحب نے شعروعلم کی دُنیا میں اونچی اُڑان بھری ہے۔ اتنی اونچی کہ اب کوئی اتنا بلند ہونے کے لیے سومرتبہ

سوچے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ خورشید ناظر کی یہ تخلیق اُردو داں طبقے کے لیے ہمیشہ علم و ہنر اور عشق و مودت کے در کھولتی رہے گی اور اس کا اجر خورشید صاحب کو ملتا رہے گا۔

پروفیسر ڈاکٹر سید زوار حسین شاہ

شعبۂ اردو، گورنمنٹ ایس ای کالج بہاول پور، مصنف، مرتب، ناقد

وللہ الحمد کا ظہور۔ تاریخِ ادب کا ایک انوکھا واقعہ

میرے بزرگ دوست خورشید ناظر صاحب کی ورطۂ حیرت میں ڈالنے والی ایک اور کتاب قارئین کو مبارک ہو۔ اُن کی بہت سی کتب ہمارے مطالعے میں آ چکی ہیں۔ ہر کتاب عمدہ، انوکھی، بہترین اور ادب کی تاریخ کو معتبر و مؤقر بنانے والی ہے۔ خورشید ناظر نا جانے کب سے لکھ رہے ہیں اور اُن کی نگارشات رسائل و جرائد اور مقامی و قومی اخبارات کی زینت میں اضافہ کر رہی ہیں۔ وہ حروف کے نام سے خود ایک مؤقر ادبی جریدے کے مدیرِ اعلیٰ رہے اور یہ رسالہ تاریخِ ادب میں ایک حوالے کی حیثیت رکھتا ہے۔ قارئین کو شاید یاد نہ ہو کہ سالہا سال پہلے کئی شعراء کی شاعری پر مشتمل ''کرنیں'' کے نام سے ایک مجموعہ شائع ہوا جس میں خورشید ناظر صاحب کی بالکل جدید اور منفرد انداز کی غزلیں بھی شائع ہوئی تھیں۔ ان کی انفرادی کتب کی اشاعت کا سلسلہ ''کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی رویّے'' نامی تنقیدی کتاب سے شروع ہوا جس پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے انہیں صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ سے

نوازا۔اس کتاب کے بعداُن کا سفر نامۂ حج ''ہر قدم روشنی'' کے نام سے منظر عام پر آیا جس نے اہل علم ،اہل نظر اور اہل دل کو بے حد متاثر کیا اور صاحب الرائے لوگوں کی رائے کے مطابق یہ ہر لحاظ سے اردو کا بہترین سفر نامہ ہے۔

خورشید ناظر کو اللہ تعالیٰ اور اُن کے آخری نبی ﷺ کئی بار اپنے در کی حاضری کا شرف عطا کر چکے ہیں اور ہر حاضری کے دوران دیگران گنت عنایات کے علاوہ کئی منفرد اور یکتائے روزگار کتب کی تحریر کا تصور بھی بھیک کی صورت میں بخش چکے ہیں۔ وہ جتنی بار حجازِ مقدس گئے ، واپسی پر ایک بلند پایہ کتاب منظر عام پر آ گئی۔ان کتب میں بلغ العلیٰ بکمالہٖ (منظوم سیرت پاک)، منظوم شرح اسماءِ الحسنٰی اور حسنت جمیع خصالہٖ جیسی شاہکار کتب شامل ہیں۔

مارچ 2016ء میں وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ عمرے کی سعادت سے سرفراز ہوئے اور وہاں سے زیرِ بحث کتاب کی بھیک اپنی جھولی میں سمیٹ لائے۔ یہ کتاب ایک منفرد اور اعلیٰ ترین مقام کی حامل ہیں۔ جہاں بڑے بڑے شعراء ایک غیر منقوط شعر کہتے ہوئے ہانپ جاتے ہیں وہاں خورشید ناظر نے 1100 کے لگ بھگ غیر منقوط اشعار سے اپنی

کتاب کو مزین و مؤقر کیا ہے۔ یہ تاریخِ ادب کا ایک انوکھا واقعہ ہے۔ آج تک ادب کی تاریخ اس طرح کی کتاب سے تہی دامن تھی اور بلاخوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کی ضخیم ترین اور عظیم ترین کتاب ہے۔

خورشید ناظر ایک بے نیاز اور گوشہ نشین قسم کے آدمی ہیں۔ انہوں نے آج تک کسی دنیاوی اعزاز کے حصول کے لیے ادبی گروہ بندی یا ایسے کسی حربے کا استعمال نہیں کیا۔ وہ اپنی تحریروں ہی کو اللہ اور رسول کریم ﷺ کی عطا اور اپنا اعزاز قرار دیتے ہیں لیکن میری مستحکم رائے ہے کہ اعزاز دینے والے اداروں اور صاحب اختیار لوگوں کو خود ہی اپنے اعزازات کو معتبر بنانے کے لیے خورشید ناظر کو سرفہرست رکھنا چاہئے کیونکہ انھیں خورشید ناظر سے زیادہ حق دار یقیناً کوئی اور شاعر یا ادیب مل ہی نہیں سکتا لیکن اس کے لیے حق شناس دل اور سچ کو پرکھنے والی نظر کا ہونا بھی تو ضروری ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر
گورنمنٹ ایس ای کالج بہاول پور، مصنف

وللہ الحمد-اظہارِ کمالِ فن

یہ بات میرے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں کہ مجھ جیسے شخص کا اتنی بڑی علمی وادبی شخصیت کے کسی شاہکار پر لکھنا، پھر وہ بھی ایسی مقدس تحریر کے اس پر لکھنا ویسے ہی باعثِ ثواب اور باعثِ اعزاز ہے ۔ جنابِ خورشید ناظر نے جو حمدیہ کتاب لکھی ہے وہ بھی بغیر نقطوں کے، وہ یقیناً ایک شاہکار ہے اوراس طرح کی تحریر جناب خورشید ناظر ہی لکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ اللہ اوراس کے محبوب رسول ﷺ سے سچی محبت کرتے ہیں جس کا عکس ان کی اس کتاب میں بھی نظر آتا ہے۔اس حمدیہ کتاب میں ایک حمد 786 اشعار پر مشتمل ہے جو واقعی کمال ہے۔بغیر نقطوں کے ضخیم حمدیہ مجموعہ ''وللہ الحمد''منظرِ عام پرلانا اُن کا ہی کمال ہے۔

خورشید ناظر صاحب اس سے پہلے بھی اپنی طبیعت میں عجز و انکسار، حبِّ رسولِ خدا ﷺ کی وجہ سے بڑی جاندار کتب تحریر کر چکے

ہیں۔ان میں قابلِ ذکر کلامِ فرید اور مغرب کے تنقیدی رویّے ،سفر نامۂ حج 'ہر قدم روشنی'، فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ، بلغ العلیٰ بکمالہٖ (سیرت پاکؐ کے 7500 سے زیادہ اشعار)، منظوم شرح اسماءِ الحسنیٰ، حسنت جمیع خصالہٖ (منظوم شرح اسمائے محمدﷺ) شامل ہیں۔اگر خورشید ناظر صاحب پنجاب کے مضافاتی علاقے بہاول پور کی بجائے کسی مرکزی شہر میں قیام پذیر ہوتے تو ان کی علمی وادبی خدمات کی وجہ سے ان کی شہرت اوجِ ثریا کو چھوتی اور ان کا مقام کچھ اور ہی ہوتا بہر حال اپنی جاندار تحریروں سے وہ اس خطے کا ہی نہیں پاکستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔

''اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ''

پروفیسر ڈاکٹر آفتاب حسین گیلانی

شعبہ مطالعہ پاکستان، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

وللہ الحمد۔ایک انوکھی تخلیق

جنابِ خورشید ناظر میرے شہر کی نہایت قدآور ادبی شخصیت ہیں۔نظم ہو یا نثر، دونوں شعبوں میں درجۂ کمال تک پہنچے ہوئے ہیں۔ عشقِ الٰہی کا تاج اُن کے سر پر جگمگا رہا ہے اور روح پر خلعتِ حبِّ رسولؐ بہار دکھا رہی ہے۔پہلے اُنہوں نے ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل سیرتِ پاک لکھ کر ورطۂ حیرت میں ڈالا، پھر دو ہزار ایک سو سے زیادہ اشعار پر مشتمل منظوم ''شرح اسماءِ الحسنٰی'' لکھ کر انگشت بدنداں کیا۔ اس عمدہ کام سے قارئین ابھی روح و قلب کو مہکا رہے تھے کہ اُن کی ایک اور تصنیف نے لوگوں پر سرور کی کیفیت طاری کر دی۔اُن کی اس تصنیف کا نام ''حسنت جمیع خصالہٖ'' ہے اور یہ لگ بھگ ساڑھے تین ہزار پر مشتمل ہے جس کے ذریعے اُنہوں نے حضرت محمد ﷺ کے ایک سو پانچ ناموں کی لاجواب منظوم شرح کی ہے اور اب ایک قدم آگے بڑھ کر وہ غیر منقوطہ حمدیہ مجموعہ لے کر جلوہ گر ہو رہے ہیں۔

اس حمدیہ مجموعہ میں مثنوی کی ہیئت میں 786 اشعار پر مشتمل ایک حمدیہ نظم بعنوان ''مرا اللہ، مرا ہادی، مرا مولا'' (حمدِ مسلسل) شامل کی گئی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ مقدس ہندسے علم الاعداد کی رو سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے قائم مقام سمجھے جاتے ہیں۔ اس طویل نظم کے بعد ایک اور طویل نظم اور پھر غزل کی ہیئت میں 41 حمدیں کہی گئی ہیں۔

جناب خورشید ناظر کی متذکرہ بالا چاروں کتب شہ پاروں کا درجہ رکھتی ہیں۔ میرے خیال میں اردو کی ادبی تاریخ میں کسی دوسرے شاعر کو جناب خورشید ناظر جیسا اعزاز حاصل نہیں۔ اللہ انھیں استقامت بخشے۔ (آمین) تا کہ اُن کے زرخیز ذہن سے نئے شاہ کار سامنے آتے رہیں۔

حمدِ مسلسل سے کچھ اشعار:

مِرا اللہ ہے عالم سارے عالَم کا
وہی ماویٰ، وہی مالک، وہی مولا

ہے دھارے اور ساگر کا وہی عالم
روا، صحرا کا اور ہر گر کا وہ عالم

وہی ہے آسماں کے حال کا عالم
وہی عالم کے کُل اموال کا عالم

کروڑوں سال کے ہر لمحے کا عالم
ورا کا اور ملائک کا وہی حاکم

وہی کل، آنے والا کل کا ہے عالم
وہی ہر مسئلے اور حل کا ہے عالم

چھ چھ مصرعوں پر مشتمل کہی گئی نظم سے ایک بند:

وہ ملک و مال کا مالک
وہ کل احوال کا مالک
دلوں کے حال کا مالک
کہاں مالک کوئی اُس سا

مرا مالک ، مرا ماویٰ
مرا والی ، مرا اللہ

اور غزل کی ہیئت میں کہی گئی حمدوں سے کچھ اشعار:

وہی معطی مطاعم کا ، وہی سُلطاں ہے عالم کا
وہی ساگر کا مالک ہے، ہر اِک دھاری اُسی کی ہے

وہی مالک مکاں کا، لامکاں کا
وہی سالار ہے ہر کارواں کا

مرا اللہ مسلسل حکمراں ہے
وہی ہے حکمراں ہر حکمراں کا

وہ ہر اِک کا والی وہ ہر اِک کا داعی
وہ ہر اِک کا راعی ، وہ ہر اِک سے اعلیٰ

اُسی سے دُعا ہے ، اُسی سے صلہ ہے
کرے وہ ہی درد و الم کا مداوا

وہی عادل ، وہی ارحم
وہی ساروں کا ہادی ہے

دُعاؤں کا وہی سامع
ہوا داری اُسی کی ہے

پروفیسر قدرت اللہ شہزآد
مصنف وصدر شعبہ اردو، صادق پبلک سکول، بہاول پور

جنابِ خورشید ناظر ---- ایک تاثراتی جائزہ

سرخ و سپید چہرہ، چمکتی دمکتی روشن آنکھیں، شائستہ، دھیما اور شیریں لب و لہجہ، میانہ قد، صحت مند بدن، پیشانی پر سجدوں کی نشانی خوبصورت محراب، مزاج میں صاحبِ علم و عرفان کی نشانی نمایاں انکسار، لبوں پر ہردم مسکراہٹ اور دعائیں، یہ سب انسانی خوبیاں جب ایک جگہ مرتسم ہوں تو وہ شخصیت بنتی ہے جنابِ خورشید ناظر کی، جو بلاشبہ اپنے فن و شخصیت کے باعث بہاول پور کی شناخت بن چکے ہیں۔

آپ کی شخصیت کے کئی طرح دار پہلو ہیں اور ہر پہلو شاندار ہے۔ نثر نگاری میں جملوں کی بُنت اور کاٹ ایسی کی بڑے بڑے لکھنے والے رشک کریں کہ کاش ایسا اُسلوب ہمیں بھی نصیب ہوتا۔ محفل میں کسی موضوع پر لب کشا ہوں تو حاضرین پر وجد طاری ہوجائے۔ اتنی جامع اور مدلل گفتگو کہ موضوع کے ہر پہلو کا احاطہ کرکے تشنگانِ علم کو

سیراب کر دیں ۔شاعری میں شاید ہی کوئی اُن کے ہم پلہ ہو۔ دبستانِ لکھنو و دکن کی طرح اگر اُن کو دبستانِ بہاول پور کہا جائے تو شاید کچھ حق ادا ہو جائے۔اُن کا شمار اُردو ادب خصوصاً شاعری کے اماموں میں ہوتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں شاعری پر دسترس رکھنے والے ایسے اساتذہ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔

مَیں جب بھی جنابِ خورشید ناظر کے بارے میں لکھنے کے لیے قلم اٹھاتا ہوں تو مجھے مربی و محترم جنابِ عاصی کرنالی کی یاد ضرور آتی ہے کیونکہ میرے دونوں ممدوح کئی یکساں خوبیوں کے حامل ہیں ۔ اِس لیے جنابِ خورشید ناظر کو بہاول پور کا عاصی کرنالی بھی کہہ سکتے ہیں۔نثر کی باریکیوں کے ساتھ شاعری میں بحور، تقطیع، رموزِ اوقاف اور اوزان پر جو عبور جنابِ خورشید ناظر کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے کو کم ہی نصیب ہوا ہوگا۔کئی مرتبہ باتوں باتوں میں جنابِ خورشید ناظر سے مشکل سوالات پوچھنا میری عادت رہی ہے مگر جتنی روانی سے وہ اُن مشکل سوالوں کے جواب لمحہ بھر میں دیتے ہیں وہ اُن کے وسیع مطالعہ، حافظہ اور شاعری و نثر پر دسترس کی دلیل ہے۔ بہت سال پہلے مَیں نے جنابِ خورشید ناظر سے سوال پوچھا کہ ''کف'' کے کتنے معنی ہیں اور فنِ شاعری سے اِس کا کیا

تعلق ہے ۔ میرا سوال سن کر جنابِ خورشید نے مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا، قریب رکھا کاغذ اٹھایا، جیب سے قلم نکالا اور بولے ''اِس سے پہلے کہ تم اپنا اگلا سوال کرو، مَیں تمھیں اُس کا جواب ابھی دے دیتا ہوں ۔ ''کف'' ہاتھ، ہتھیلی اور پہنچے کو کہتے ہیں جبکہ شاعری سے اِس کا تعلق یہ ہے کہ بحر کے رکن کے ساتویں حرف کو ساقط کرنے کو بھی کف کہا جاتا ہے ۔ مثلاً ''یوں'' یہ کہہ کر آپ نے ایک مصرع لکھا اور اُس میں حرف کو ساقط کرنے کا عملی مظاہرہ کر کے مجھے لاجواب کر دیا۔

26/27 سالہ طویل رفاقت میں خورشید ناظر کی زندگی کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ دوستوں کے ساتھ اہلِ محلّہ کے لیے بھی آپ ایک شجرِ سایہ دار ہیں۔ دکھ سکھ کے شریک، ہر دم دوسروں کی بہتری کے لیے کوشاں مگر اپنی ذات کے لیے ہمیشہ سے قناعت پسند رہے۔ سیاست میں بہت دخیل اور باثر ہونے کے باوجود کبھی بے جا تو کیا جائز فائدہ بھی نہیں اٹھایا۔ محکمہ بہبودِ آبادی بہاول نگر میں افسر تھے مگر جب ضیاء الحق نے محکمہ میں ڈاؤن سائزنگ کی تو نوکری چھوڑ کر بہاول پور منتقل ہو گئے۔

آپ کی ہمہ جہت شخصیت نے جلد ہی بہاول پور میں اپنا منفرد

مقام بنالیا۔نماز روزے کا ہمیشہ پابند دیکھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی ماہیّتِ قلب میں ایک نمایاں تبدیلی آتی جارہی تھی۔آپ کا جھکاؤ دین اور دینی شاعری کی طرف بڑھتا گیا جس کی وجہ عالمِ رویا میں شافعِ محشر، سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ کا لمحاتی دیدار تھا جس نے اُن کے قلب کو منور اور بہاول پور کے ادب کو سیراب کر دیا۔خواجہ فرید کے کلام پر تنقیدی کتب لکھ کر دنیائے ادب کو چونکانے والے جنابِ خورشید ناظر نے سفر نامہ حج ''ہر قدم روشنی'' لکھ کر دنیائے ادب کو ششدر کر دیا۔ایسا سفر نامہ نہ پہلے لکھا گیا اور نہ بعد میں لکھا جاسکے گا۔ممتاز مفتی کے سفر نامہ کے بعد یہ دوسرا سفر نامۂ حج ہے جس نے بہت لوگوں کی زندگیاں سنوار دیں۔ شاید اللہ نے اُن سے یہی کام لینا تھا۔اس کے بعد آپ کی ساڑھے سات ہزار سے زائد اشعار پر مبنی منظوم سیرتِ پاک ﷺ ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ'' شائع ہوئی تو جنابِ خورشید ناظر ایک مکمل بدلے ہوئے انسان کے طور پر سامنے آئے۔اُن کی شخصیت کے ساتھ ساتھ اُن کی شاعری میں بھی صوفیانہ پن پورے جاہ و جلال کے ساتھ اُبھر کر سامنے آیا۔

بات چل نکلی تھی عاشقِ رسول ﷺ کی۔آپ کی بار بار طلبی ہوتی

رہی اور ہر بار قلم نئے نئے شاہکار تخلیق کرتا رہا۔ منظوم شرح اسماء الحسنیٰ کے بعد اب حضرت محمد ﷺ کے پاک ناموں کی منفرد منظوم شرح "حسُنَت جمیعُ خِصالہٖ" نے شائع ہو کر قارئینِ ادب کو انگلیاں دانتوں میں داب لینے پر مجبور کر دیا ہے۔ کسی جھرنے کی طرح بہتی شاعری جس طرح پڑھنے والے کو سرشار کرتی ہے اُس کیفیت کا بیان ممکن نہیں۔ جس عرق ریزی و تحقیق کے ساتھ شعروں میں حوالے دیے گئے ہیں اُس سے جنابِ ناظر ایک اعلیٰ پائے کے محقق کے طور پر بھی سامنے آئے ہیں جو اُن کی شخصیت کا ایک اور چونکا دینے والا پہلو ہے۔ یہ کلام، اُسلوب اور فن کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کی تصنیف ہے۔ تخلیق کے اِس جھرنے سے عقیدت کی شاعری کا نکاس جاری رہا اور کچھ ہی عرصہ بعد جناب خورشید ناظر کا معرکتہ الآراء غیر منقوط حمدیہ مجموعہ "وللہ الحمد" منظرِ عام پر آنے والا ہے جس میں ایک حمدِ مسلسل "مِرا اللہ، مِرا ہادی، مِرا مولا" پوری آب و تاب کے ساتھ منصۂ شہود پر آئی جو علمی، ادبی اور دینی تخلیقات میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔

یہ حمدِ مسلسل 786 اشعار پر مشتمل ہے جس میں دریاؤں کی سی روانی اور کسی بہترین تفسیر کا سا ابلاغ قاری کو اپنے سحر میں لے لیتا

ہے۔اشعار کی بے ساختگی اِس بات کی دلیل ہے کہ یہ حمدِ مسلسل واقعی ایک وجدِ مسلسل کی کیفیت میں لکھی گئی ہے۔ کسی ایک شعر پر بھی یہ گمان نہیں ہوتا کہ وہ ''کرافٹ'' کیا گیا ہے۔شاید یہی وجہ ہے کہ دل سے نکلے ہوئے یہ اشعار سیدھے قاری کے دل پر اثر کرتے ہیں۔ یہ غیر منقوط حمدِ مسلسل ایک شعری شاہکار ہے۔اِس میں لفظوں کو اپنی ضرورت کے مطابق ''غیر منقوط'' لکھ کر گزارہ نہیں کیا گیا جیسے کچھ شاعروں کی غیر منقوط شاعری میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اِس نظم میں تمام فنی محاسن اپنی مکمل خوبصورتی کے ساتھ موجود ہیں۔ردیف و قافیہ بہت جاندار، رواں اور حسنِ مطالعہ کی عمدہ مثالیں ہیں۔

اِس زیرِ مطالعہ کتاب میں چھ چھ مصرعوں کے بند پر مشتمل ایک اَور شعری تخلیق قاری کی تسکینِ طبع کے لیے موجود ہے۔ 15 بندوں پر مشتمل یہ نظم بھی شاعرانہ اوجِ کمال کی حامل ہے جس میں خورشید ناظر کا فن محاسن و پختگی کی انتہاؤں کو چھو رہا ہے۔اِس کتاب کی تیسری خاصہ کی چیز غزل کی ہیئت میں لکھی گئی اکتالیس حمدیں ہیں۔اشعار پڑھ کر شاعر کی سرشاری کھل کر سامنے آتی ہے۔محسوس ہوتا ہے کہ کوئی سچا مسلمان اور عاشقِ اللہ دل کھول کر اللہ کے حضور پیش کر رہا ہے۔ یہ شعری مجموعہ

عقیدتوں کا ایک نیا سفر ہے جو ابھی جاری ہے اور میری دعا ہے کہ جناب خورشید ناظر صاحب کا یہ سفر تادیر جاری رہے اور وہ ایسی کتب تصنیف کرتے رہیں جن کے مطالعہ سے ہمارے ذوق کی تسکین اور قلب و روح کی اصلاح ہوتی رہے۔ آمین، ثم آمین

زاہد علی خان

صحافی، شاعر، تبصرہ نگار،

مدیر روز نامہ 'اتفاق رائے' بہاول پور

وللہ الحمد- کمالِ عقیدت، کمالِ فن

ادب سے ایک مدت سے وابستہ ہوں، ادب پڑھ رہا ہوں اور ادب پڑھا رہا ہوں۔ شاعری اور نثر دونوں سے کا یکساں اہمیت کے ساتھ مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ اللہ کا کرم ہے کہ نہایت عمدہ اور عالم فاضل اساتذہ کی رہنمائی میسر آئی اور پھر گھر کا ماحول ایسا کہ آنکھ ہی کتابوں میں کھولی۔

شاعری اور صنائع بدائع کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مختلف صنائع کا مطالعہ کیا اور انہیں جانچنے کا واجبی علم بھی رکھتا ہوں۔ شعری صنعتوں میں یوں تو سبھی ایک خاص کشش کی حامل ہیں لیکن بعض شعری صنعتیں اپنے قاری کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔ انہی صنعتوں میں صنعتِ غیر منقوطہ بھی شامل ہیں۔

خورشید ناظر کو اُن کی تصانیف کے سبب ہر مکتب فکر کے لوگ

بالعموم اور ادبی حلقے بالخصوص بہت احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اُن کے فن کا بہر لحاظ اعتراف کرتے ہیں۔ اُن کی نثری تصانیف میں ایک بے مثال سفر نامۂ حج ''ہر قدم روشنی''، خواجہ فریدؒ پر دو کتب ''کلامِ فرید اور مغرب کے تنقیدی رویّے''، اور ''فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ'' کے علاوہ اُن کے ان گنت تنقیدی مضامین شامل ہیں جبکہ شعری تصانیف میں منظوم سیرت پاک ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ'' منظوم شرح اسماءِ الحسنٰی اور نبی اکرمؐ کے 105 مبارک ناموں کی منظوم شرح ''حسنت جمیع خصالہٖ'' جیسی کتب شامل ہیں۔ شعری کتب میں کہے گئے اشعار کی تعداد تیرہ ہزار سے تجاوز کر رہی ہے۔ اُن کی سبھی کتب پر ناقدینِ ادب انہیں وافر تحسین سے نواز چکے ہیں۔

وہ ایک گوشہ نشین شخص ہیں اور دنیا داری کے معاملات سے تقریباً بے نیاز۔ ادبی مراکز کے شعراء و ادباء کے علاوہ دیگر شہروں کے اُن لوگوں کو سرکار کی طرف سے اعزازات سے نوازا جاتا ہے جو میل ملاپ کے طریقوں اور اثر ونفوذ کے استعمال کا ہنر جانتے ہیں۔ میں یہ قطعی نہیں کہہ رہا کہ اعزازات سے نوازے جانے والوں میں سبھی لوگ دنیا داری میں اسی مہارت کے سبب نوازے جاتے ہیں، اُن میں سے

چند لوگ مستحقین کی فہرست میں جگہ پانے کے لائق ضرور ہوتے ہیں لیکن یہ فہرست انتہائی مختصر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جنہیں ایسے نابغۂ روزگار لوگوں کی نشاندہی کا فرض سونپا گیا ہے، اگر دیانت داری سے اپنا فرض ادا کرنے کی اہمیت سے واقف ہوتے تو خورشید ناظر کو ایسے کئی اعزازات بہت پہلے مل چکے ہوتے لیکن بے نیازی اور خوشامد پسندی کے درمیان رسہ کشی کا کھیل جاری ہے اور سرِ دست خوشامد پسندی اس کھیل میں آگے آگے ہے لیکن تابہ کے......

خورشید ناظر کی ایک اور چونکا دینے والی کتاب ظہور پذیر ہو رہی ہے۔ یہ کتاب ایک حمدیہ مجموعہ ہے جو ایک حمدِ مسلسل، ایک مسدس اور غزل کی ہیئت میں کہی گئی اکتالیس حمدوں پر مشتمل ہے۔ یہ مجموعہ ناقدینِ فن اور ماہرینِ شعر و ادب کے لیے حیرت انگیز ہے کہ اس کتاب کی ساری شاعری غیر منقوط ہے جو کم و بیش گیارہ سو اشعار پر مشتمل ہے۔ محققین میری اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ ادب میں غیر منقوط شاعری کا یہ سب سے بڑا مجموعہ ہے اور خورشید ناظر کا کمال یہ ہے کہ وہ فنِ شاعری کے خاردار جھاڑیوں سے بھرے جنگل میں سے اس مہارت سے گزر کر منزلِ مقصود تک پہنچے ہیں کہ انھوں نے اپنے دامن کو کہیں بھی

اُلجھنے نہیں دیا۔ اشعار نے آورد کو قریب نہیں آنے دیا۔ اشعار رواں دواں، حُب اللہ کا مظہر اور شاعر کی فنِ شاعری پر دسترس کا بے مثال نمونہ ہے جس میں صنائع بدائع قدم قدم پر بہار دکھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ ہیں خورشید ناظر اور اُن کا کمالِ فن۔

خورشید ناظر کو اللہ نے جو سعادت بخشی ہے وہ بہر لحاظ ادب کے سبھی قدردانوں کے لیے بجا طور پر مسرت انگیز ہے۔ یہی وہ کام ہوتے ہیں جو کسی کو ابدی زندگی عطا کرنے کے ساتھ اجرِ کثیر کا مستحق بناتے ہیں اور یہی وہ کام ہیں جو کسی بھی اعزاز کو اعتبار عطا کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اب خورشید ناظر کی ادبی اور مذہبی خدمات کا ہر سطح پر اعتراف کیا جائے گا جنھیں بوجوہ اب تک نظر انداز کیا گیا ہے۔ میں ان لاجواب اور بے مثال خدمات پر خورشید ناظر کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی

شعبۂ اردو، مصنف، کالم نگار،، مرتب، ناقد

خصوصی تاثرات

وللہ الحمد-حب اللہ کا لاجواب اظہار

خورشید ناظر محقق ہیں، مؤرخ ہیں، ناقد ہیں، شاعر ہیں، ادیب ہیں، سیرت نگار ہیں، سفر نامہ نگار ہیں، شارح ہیں، کالم نگار ہیں، سیاست کار ہیں، خواجہ فرید پر اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں اور نا جانے کیا کیا ہیں مگر میری اُن سے دوستی کی بنیادی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ محبتِ خدا اور رسول ﷺ سے سرشار ہیں۔ منظوم سیرتِ پاک ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ'' (ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار)، منظوم شرح اسماءِ الحسنیٰ (اکیس سو سے زیادہ اشعار)، حسنت جمیع خصالہٖ (نبی کریم ﷺ کے 105 اسمائے پاک کی 3333 اشعار پر مشتمل منظوم شرح) اور اب گیارہ سو

کے لگ بھگ غیر منقوط اشعار پر مشتمل حمدیہ مجموعہ ''وللہ الحمد'' اُن کی خدا اور رسولِ عظیم ﷺ سے حد درجہ محبت کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔

حسنت جمیع خصالہٖ پر اپنے تاثرات لکھتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ خورشید ناظر کی سطح کا کوئی لکھاری اگر کسی مہذب ملک میں ہوتا تو اب تک اُس پر دولت اور اعزازات کی بارش ہو چکی ہوتی۔ وہ کیسے سفر نامہ نگار ہیں کوئی اُن کا سفر نامۂ حج ''ہر قدم روشنی'' پڑھ کر دیکھے۔ وہ کیسے ناقد ہیں، کوئی اُن کی فرید پر دو کتابیں ''کلامِ فرید اور مغرب کے تنقیدی رویّے'' اور ''فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ'' پڑھ کر دیکھے، وہ کیسے شاعر ہیں کوئی اُن کی نظمیں اور غزلیں وغیرہ پڑھ کے دیکھے، وہ کیسے محقق، مؤرخ اور سیرت نگار ہیں کوئی اُن کی سیرتِ رسولِ پاک ﷺ ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ'' پڑھ کر دیکھے، وہ کیسے سیاست کار ہیں، کوئی اُن کی بطور ممبر میونسپل کارپوریشن خدمات اور اجلاس کی کارروائیوں کا جائزہ لے کر دیکھے، وہ کیسے کالم نگار ہیں، کوئی اخبارات میں اُن کے لکھے ہوئے کالموں کا مطالعہ کرے اور وہ کیسے شارح ہیں، کوئی اُن کی دو کتابیں منظوم شرح اسماءِ الحسنیٰ اور حسنت جمیع خصالہٖ پڑھ کر دیکھے۔

میں نے اُن کی شخصیت کا بہت قریب سے اُس وقت جائزہ لینا

شروع کیا جب وہ پرائیویٹ سکولز ایڈمنسٹریٹرز ایسوسی ایشن کے صدر تھے۔ میں نے اُنھیں اُن کی شخصیت کے ہر پہلو سے انصاف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ میرے شہر کی جانی پہچانی علمی، ادبی، سیاسی اور سماجی شخصیت ہیں۔ آپ کو اس شہر میں شاید ایک بھی ایسا آدمی نہ مل سکے جو اُن کے بارے میں کسی بھی طرح کے منفی تاثرات کا اظہار کرے۔ اُن سے چھوٹے بڑے سبھی محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ ہر اِک سے محبت کرتے ہیں اور مسلسل دُعائیں دیتے ہیں۔ دکھ پر صبر اور سُکھ پر شکر کا اظہار کرتے ہیں۔

خورشید ناظر کی حالیہ کتاب ہر لحاظ سے چونکا دینے والی اور تاریخ ادب کی انوکھی کتاب ہے۔ ادب اور خصوصاً شاعری کا وسیع مطالعہ رکھنے والے سبھی لوگوں کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ خورشید ناظر نے یہ ایک ایسا ادبی کارنامہ سرانجام دیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ یہ کتاب موضوع کے اعتبار سے خصوصی طور پر متاثر کرتی ہے اور اس کے ہر مصرعے سے شاعر کا مطالعہ اور اللہ پاک سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ دنیاوی اعزازات تقسیم کرنے والوں کو خورشید ناظر کے مذہبی اور ادبی کارنامے نظر آئیں یا نہ آئیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اُن کی ہر کتاب اُن

کے لیے اجرِ کثیر لائے گی اور انہیں پیارے رسول ﷺ کی شفاعت اور اللہ کریم کی طرف سے خصوصی انعامات و اعزازات ضرور عطا ہوں گے۔

سید محمد نسیم جعفری

ممتاز ماہرِ تعلیم، چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز الپائنا ایجوکیشن سسٹم
، لائف ممبر ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ کونسل فار ایشیا اینڈ مڈل ایسٹ

خورشید ناظر کی دیگر کتب

- کلامِ فرید اور مغرب کے تنقیدی رویّے (تنقید)
(صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ یافتہ)
- ہر قدم روشنی (سفرنامہ حج)
- خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ (تنقید)
- بلغ العُلیٰ بکمالہٖ (ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل منظوم سیرت پاکﷺ)
- منظوم "شرح اسماءِ الحسنیٰ" (دو ہزار ایک سو اشعار)
- حسُنت جمیع خصالہٖ (حضرت محمدﷺ کے پاک ناموں کی منفرد منظوم شرح)
- زیرِ ترتیب: حمدیہ و نعتیہ مجموعہ اور دو شعری مجموعے

پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا

صنعتِ غیر منقوط میں چند شعر لکھنا بہت مشکل ہے چہ جائے کہ سینکڑوں اشعار قلمبند کرنا۔ نظم یا نثر کو محض بے نقط الفاظ کی مدد سے لکھنا بہت مشکل کام ہے اور اساتذہ کے عدم التفات کی وجہ یہی دُشواری ہے لیکن خورشید ناظر نے یہ مشکل کام خاصی سہولت سے انجام دے ڈالا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد

کوئی پوچھے کہ بہاول پور میں سب سے زیادہ کس نے لکھا اور کہا اور کس معیار کا لکھا تو میرا صاف ستھرا اور بے لاگ و بلا خوفِ تردید جواب ہوگا کہ اردو مجلس بہاول پور کے نثر نگار، ادیب اور شاعر خورشید ناظر نے سب سے زیادہ لفظ، مجلّے اور شعر لکھے اور کہے اور جو کچھ لکھا وہ ہر اعتبار سے بہترین ہے۔ خورشید ناظر کا حمدیہ مجموعہ ''وللہ الحمد'' اپنے اشعار کی تعداد، جذبۂ عقیدت اور فن کی بلندیوں کے سبب اولیں حیثیت کا حامل ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عارف

جنابِ خورشید ناظر کا غیر منقوط کلام پڑھتے جایئے، معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ کا وسیع وعریض باغ سامنے کھلا ہوا ہے اور وہ بڑی سہولت سے غیر منقوط الفاظ کے پھولوں کو چُن چُن کر اپنی حمدیہ شاعری میں ترتیب دیتے جا رہے ہیں۔ اُن کے کلام کے ہر شعر میں کسی نہ کسی صفتِ الٰہی کا ذکر موجود ہے۔

پروفیسر محمد لطیف

خورشید ناظر کے قلم نے اپنی کرشمہ سازی اور معجز نمائی سے وہ سماں باندھا ہے کہ قارئین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اتنے مختصر عرصے میں مختلف بحروں اور ہیئتوں میں روانی، سلاست اور فطری سادگی کے ساتھ اتنی کثیر تعداد میں غیر منقوط اشعار کہنا، شاعر کی قوتِ تخلیق، قدرتِ کلام اور فنکارانہ مہارت کا حیران کُن مظہر ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر انور صابر

حمد و ثنائے خالقِ کون و مکاں کا جو منفرد انداز خورشید ناظر کو عطا ہوا ہے وہ تاریخِ شعر و ادب میں اپنی مثال آپ ہے۔ اُن کی بے نقط حمدیہ نظمیں اور غزل کی ہیئت میں حمدیں اُن کے ذوق وشوق، قلبِ سعید اور فکرِ بلیغ کے ساتھ ساتھ معجزۂ فن کا روشن ظہور ہیں۔

سید محمد نسیم جعفری

خورشید ناظر کی کتاب ''وللہِ الحمد'' ہر لحاظ سے چونکا دینے والی اور تاریخِ ادب کی انوکھی کتاب ہے۔ ادب اور خصوصاً شاعری کا وسیع مطالعہ رکھنے والے سبھی لوگوں کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ خورشید ناظر نے ایک ایسا ادبی کارنامہ انجام دیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔